صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز اتوار مورخہ 23 جون 2013ء بمطابق 13 شعبان 1434 ہجری صبح گیارہ بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَمَآ اُوتِیتُم مِّن شَیۡءٍ فَمَتَـٰعُ الۡحَیَوٰةِ الدُّنۡیَا ۖ وَمَا عِندَ اللّٰہِ خَیۡرٌ وَأَبۡقَیٰ لِلَّذِینَ ءَامَنُوا۟ وَعَلَیٰ رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُونَ O وَالَّذِینَ یَجۡتَنِبُونَ کَبَـٰٓئِرَ الۡإِثۡمِ وَالۡفَوَٰحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا۟ ہُمۡ یَغۡفِرُونَ O وَالَّذِینَ اسۡتَجَابُوا۟ لِرَبِّہِمۡ وَأَقَامُوا۟ الصَّلَوٰةَ وَأَمۡرُہُمۡ شُورَیٰ بَیۡنَہُمۡ وَمِمَّا رَزَقۡنَـٰہُمۡ یُنفِقُونَ O وَالَّذِینَ إِذَآ أَصَابَہُمُ الۡبَغۡیُ ہُمۡ یَنتَصِرُونَ O وَجَزَٰٓؤُا۟ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثۡلُہَا ۖ فَمَنۡ عَفَا وَأَصۡلَحَ فَأَجۡرُہُۥ عَلَی اللّٰہِ ۚ إِنَّہُۥ لَا یُحِبُّ الظَّـٰلِمِینَ۔

(ترجمہ): پھر جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور سدا رہنے والا ہے یہ ان کے لیے ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی سے بچتے ہیں اور جب غصہ ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں۔ اور وہ جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں اور ان کا کام باہمی مشورے سے ہوتا ہے اور ہمارے دیے ہوئے میں سے کچھ دیا بھی کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو بدلہ لیتے ہیں۔ اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے پس جس نے معاف کر دیا اور صلح کر لی تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے بے شک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: میڈم نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! آج ایک دفعہ پھر گلگت بلتستان میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا ہے کہ جس پہ پوری قوم کو ایک دفعہ پھر انٹرنیشنل دنیا کے سامنے سر جھکانا پڑے گا، پڑ رہا ہے کیونکہ گیارہ غیر ملکی جو ہیں، ان کو ایک ہوٹل میں ان کو دہشت گردوں نے مارا ہے اور اسی کے ساتھ دو تین ہمارے پاکستانی بھی شہید ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اس اسمبلی کی طرف سے ہم ان تمام واقعات کی مذمت بھی کرتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہی حالات رہے تو ہمیں پھر بھول جانا چاہیئے کہ ترقی کیلئے کوئی غیر ملکی یہاں پر انوسٹمنٹ کیلئے آئے گا اور یہ صرف خیبر پختونخوا کا معاملہ نہیں ہے، پورے پاکستان میں یہ زہر ناسور کی طرح پھیل رہا ہے اور جب تک ہم نے اس ناسور کا کوئی علاج نہ کیا، جناب سپیکر، آپ کی پارٹی، ہماری پارٹی، یہاں پر بیٹھی جتنی پارٹیاں ہیں، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اے پی سی کا ہر بندہ، ہر کارکن یہاں پر موجود ہے اور اس کیلئے ہمیں مذاکرات کے راستے میں اگر کوئی آتا ہے تو ہم ان کے ساتھ مذاکرات بھی کرانے کیلئے تیار ہیں، ان کی منت بھی کرانے کیلئے تیار ہیں، ان کے سامنے ہاتھ بھی جوڑتے ہیں کہ خدا کیلئے ہمارے پاکستان کو بخش دیں کیونکہ پاکستان کا بچہ بچہ تعلیم کیلئے، صحت کیلئے، ہر اس چیز کیلئے ترس رہا ہے اور صرف دہشت گردوں کی اس مہربانی کی وجہ سے ترس رہا ہے جو وہ ہمارے پاکستان میں کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اگر اس پر ہم لوگ ایک مذمتی قرارداد آپ کی اجازت سے لے آئیں اور دوسرا جناب سپیکر صاحب، ایک اور میں نے بات کی تھی کہ جس تصویر کے نیچے آپ بیٹھے ہیں تو ان کی ریزیڈنسی پہ بھی جو حملہ ہوا تھا، اس پر بھی ہم لوگ قرارداد نہیں لا سکے ہیں اور چونکہ آپ نے بہت مہربانی کی ہے تو PK - 1 کے لوگوں کی طرف سے ایک ریکویسٹ آئی ہے کہ پوری پوری رات بجلی نہیں ہوتی ہے اور یہ PK - 1 کا معاملہ نہیں ہے بلکہ پورے شہر کا اور میرا خیال ہے کہ پورے صوبے کا معاملہ ہے، جہاں پہ پوری پوری رات بجلی نہیں ہوتی۔ پنجاب والوں نے رات کو آٹھ بجے سے لیکر صبح چھ بجے تک 'ٹائمنگ' مستثنیٰ کر دی ہے لوڈ شیڈنگ سے تاکہ لوگ رات کو آرام کریں اور دن میں اپنا کام کریں، تو جب کام کرینگے تو پاکستان کی ترقی ہوگی۔ تو یہ میری دو تین گزارشات تھیں، اگر آپ اس کو وہ کر لیں، One by one اگر مذمتی قرارداد پر تمام لوگ سائن کر دیں، خواتین کی طرف سے بھی سائن ہو جائے تو ایک یکجہتی کا، اور یہ مذمتی قرارداد کہ دہشت گردوں کو ہم لوگ بتانا چاہتے ہیں کہ

ہم کسی سے ڈرتے نہیں ہیں، اب وقت آگیا ہے کہ ہم نے یا تو ان سے مذاکرات کرنے ہیں، مذاکرات پر نہیں آتے ہیں تو پھر جہاد شروع کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): تھینک یو سر۔سر،محترمہ جو واقعہ ہمارے نوٹس میں لائی ہیں، اس میں میری یہ گزارش ہو گی، چونکہ یہ ہاؤس ماشاء اللہ آپ کی زیر نگرانی اور As a custodian of the rights of the Members of this whole House ہمیں میرے خیال میں ایک تو یہ فیصلہ کرنا چاہیئے کہ اگر وہ پرانا طریقہ کار جو کہ ہم اخبار میں دیکھیں اور آجائیں تو اس سے Frankly جی As a cabinet Member بہت سی چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ ہاؤس کی وساطت سے ہمارے نوٹس میں آتی ہیں اور اس پہ ایک Policy decision لینا یا اس پہ ایک پالیسی بیان دینا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اگر ہم دیں بھی تو اخبارات یا میڈیا کے جو ہمارے بھائی ہیں، پھر یہ ہوتا ہے کہ کیبنٹ میں Contradiction آجاتی ہے۔ایک تو میری یہ گزارش ہوگی کہ جہاں تک اس قسم کے واقعات کا تعلق ہے تو بطور انسان اور مسلمان ہر ایک اس کی نہ صرف مخالفت کرتا ہے، مذمت کرتا ہے بلکہ قابل افسوس ہیں لیکن دوسری طرف ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ ہمارے جو Rules ہیں، آیا اگر ہم ان Rules کو سائڈ پر رکھ دیتے ہیں اور ہم اس طریقے سے قرارداد لے آئیں تو ہماری اور بھی ایسی بہنیں یہاں پر موجود ہیں جن کی کچھ قراردادیں باقی ہیں اور پھر یہ ہوگا کہ آپ کی جو بزنس ہے، وہ معمول سے کافی Delay ہوگی۔میری گزارش یہ ہے کہ Rule 20 اور اس کا (3) Sub rule کا Part (b) اگر ہم دیکھیں کہ جب آپ کی لسٹ آف بزنس ہے، وہ ختم ہو جائے اور جو بھی ممبر اس میں Interested ہو کہ ایسا کوئی فوری نوعیت کا واقعہ ہے جو کہ Immediately disposal چاہتا ہے تو مہربانی کرکے وہ لسٹ آف بزنس کا انتظار کرے، آخر میں ہم اس پوزیشن میں ہونگے کہ اس پہ ایک مذمتی قرارداد بھی لا سکیں اور اس میں جو ہماری باقی بزنس ہے، وہ بھی Wind up ہو چکی ہوگی، تو اس طریقے سے میری یہ گزارش ہوگی کہ ایک تو ہماری چیزیں بھی Streamline ہو جائیں گی اور آپ کیلئے، ہمارے لئے اور اس ہاؤس کا باقاعدہ ایک طریقہ کار بھی اس میں واضح ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی-Definitely بہت بڑا واقعہ ہوا ہے، میرے خیال میں اس پہ ہم کرینگے، میری صرف ایک ریکویسٹ یہ ہے کہ جو ہمارے یہاں سیکورٹی پر معمور لوگ ہیں، مجھے آج انہوں نے ریکویسٹ کی ہے کہ کل تین سپاہی گرمی سے بےہوش ہو گئے تھے، 5 گھنٹے اجلاس چلا تو میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ 4 گھنٹے کے اندر اندر ہم اپنا Wind up کرینگے اور تقریباً 59 لوگ ہیں جنہوں نے ریکویسٹ بھیجی ہے تو میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ وہ مختصر بات کریں تاکہ سب کو موقع ملے اور آج ہم نے اس بحث کو Wind up کرنا ہے-

جناب محمود جان: جناب سپیکر-

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: اچھا محمود جان! میں آپ کو ٹائم دونگا لیکن تھوڑا ایک منٹ، یہ Basically چھٹی کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں، اس کے حوالے سے، اس وقت ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں دی ہیں جن: میں جناب قیموس خان 23-06-2013 تا 24-06-2013; جناب فریڈرک عظیم، ایم پی اے صاحب 23-06-2013 کیلئے; جناب ابرار حسین، وزیر ماحولیات 23-06-2013 کیلئے; جناب وجیہہ الزمان صاحب، ایم پی اے 23-06-2013تا 25-06-2013; جناب سورن سنگھ، ایم پی اے 23-06-2013 کیلئے; جناب افتخار خان مشوانی، ایم پی اے 23-06-2013 کیلئے; جناب راجہ فیصل زمان، ایم پی اے 23-06-2013 کیلئے; سردار اورنگزیب نلوٹھا، ایم پی اے 23-06-2013 کیلئے-تو میں منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں کہ

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

Voices: Yes.

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب محمود جان: جناب سپیکر-

جناب سپیکر: ایک منٹ، Basically ہم، آج جو ایجنڈا ہے، اس کو Complete کریں، اس کے بعد آپ کو موقع دینگے ان شاء اللہ کیونکہ کافی ٹائم ہے تو جو ہمیں ریکویسٹ آئی ہے۔

محترمہ صوبیہ شاہد: محترم سپیکر صاحب! میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں-----

جناب سپیکر: دیکھو، اس طرح جو ہمارا آج کا ایجنڈا ہے، اس کو پورا کریں، اگر ٹائم ہمیں ملتا ہے تو آپ کو بالکل موقع دیتے ہیں۔

محترمہ صوبیہ شاہد: جناب سپیکر! یہ ضروری بات ہے-----

جناب سپیکر: چلو-----

محترمہ صوبیہ شاہد: سپیکر صاحب! ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب جو ہیں، میرے خیال میں 10، 15 سال سے حیات آباد فیز ٹو میں رہ رہے ہیں، ابھی وہ چیف منسٹر بنے ہیں تو اس سے عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہے، عوام کو نقصان ہو رہا ہے، اس لئے کہ وہاں سجاد نامی ایک انسپکٹر ہے یا ٹریفک آفیسر ہے، جو بھی ہے، وہ آتا ہے روزانہ اور مرغی والوں کو چھیڑتا ہے ترنگزئی مارکیٹ میں اور ان کی مرغیاں وہ سب گراتا ہے اور لوگوں کو مارتا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کو بو آرہی ہے اور آپ لوگ ادھر سے ہٹیں، ادھر آپ لوگ اپنا یہ مرغیوں کا کام نہیں کرینگے۔ تو ان بیچاروں کا گناہ کیا ہے؟ وزیر اعلیٰ صاحب کیلئے تو حکومت نے ادھر چیف منسٹر ہاؤس بنایا ہوا ہے وہ اس میں رہیں نا، کیوں نہیں رہ رہے ادھر؟ کیونکہ ان غریبوں کے گھروں میں کتنے بچے ہونگے؟ ان کی بیویاں ہونگی، ان کے ماں باپ ہونگے، وہ اکیلے نہیں ہونگے، ان کو کھانا کون دیگا اس گرمی میں؟ گھر میں بجلی بھی نہیں ہے، وہ رو رو کر میرے گھر میں صبح آئے ہیں-----

جناب سپیکر: ہو گیا جی، آپ کا نقطہ نظر آگیا ہے، منسٹر صاحب جواب دیں گے۔ اسرار گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): تھینک یو سر۔ ان کی جو بات ہے، وہ پھر میں اسی Rule کے حوالے سے کہونگا کہ وہ Rule کافی Specific ہے لیکن محترمہ نے اس ہاؤس میں بات کر لی ہے تو میری یہ گزارش ہوگی کہ PML(N) اپنی طرف سے ایک ریزولیوشن لے آئے جس میں ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ

مطالبہ کریں کہ وہ اپنے Official residence میں شفٹ ہو جائیں تاکہ یہ In convenience بھی نہیں رہے گی، یقیناً ان کی 40، 45 منٹ کی اور سیکورٹی کے مسائل بھی درپیش ہیں لیکن میری یہ خواہش ہوگی کہ یہ ریزولیوشن PML(N) لیکر آجائے۔

جناب سپیکر: مہربانی جی۔ اچھا جی ہم اپنے ایجنڈے کی طرف جاتے ہیں، اس وقت جناب صالح محمد خان صاحب، ایم پی اے۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 14 - 2013 پر عام بحث

جناب صالح محمد: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، کہ آپ نے موقع دیا، موجودہ بجٹ میں صحت کیلئے جو 22 ارب 80 کروڑ، تعلیم کیلئے 66 ارب 60 کروڑ، پولیس کیلئے 23 ارب 78 کروڑ یا جتنے محکموں کیلئے جو بجٹ رکھا گیا، اس پہ میرے معزز ایم پی ایز صاحبان اور پارلیمانی لیڈروں نے تفصیل سے بات کی ہے۔ میں صرف آپ سے یہی گزارش کرتا ہوں اور وزیر خزانہ صاحب سے کہ جس طرح نشاندہی ہوئی ہے اس پہ، میرے ممبران صاحبان نے اس کی نشاندہی کی ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ اس میں جہاں پہ کمی ہے، ان شاء اللہ اس کمی کو پورا کیا جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ یہ جو بجٹ پیش ہوا ہے، اس میں اگر ہم سارے مل کر اس پہ ہم 30، 40 پرسنٹ کا اسی بجٹ میں اضافہ کر سکتے ہیں، وہ ایسے کہ یہی بجٹ جو پیش ہوا ہے، یہ پورے کا پورا استعمال ہو عوام کی فلاح و بہبود کیلئے، جو 40/30 پرسنٹ فنڈز، جو پیسے کرپشن کے نذر ہو جاتے ہیں، اگر ہم اس پہ Check and balance رکھیں اور ایک اچھا مانیٹرنگ نظام رکھیں تو میرے خیال میں یہ 40/30 پرسنٹ بجٹ جو چند لوگوں کے پیٹ میں چلا جاتا ہے، جسے چند لوگ ڈکار لیتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ وہ عوام کی فلاح و بہبود کیلئے خرچ کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ جناب سپیکر، میں تعلیم کے حوالے سے تھوڑی سی بات کرونگا کہ اس وقت صوبہ خیبر پختونخوا میں طلباء کی تعداد سرکاری سکولوں میں 33 لاکھ 63 ہزار ہے، اساتذہ ایک لاکھ 28 ہزار 742 یعنی کل سٹاف ملا کر تقریباً ڈھائی لاکھ کے قریب، کلاس فور اور کلرک سارے ملا کر کوئی ڈھائی لاکھ کے قریب ملازمین اس وقت محکمہ ایجوکیشن میں اپنی ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک

ہائی سکول کامیں حوالہ دیتا ہوں کہ ایک ہائی سکول کا پرنسپل صاحب یا ہیڈ ماسٹر صاحب جو کہ 80/70 ہزار سے لیکر ایک لاکھ تک تنخواہ لیتا ہے اور جسمیں اساتذہ 30 ہزار سے لیکر 40 ہزار تک تنخواہیں لیتے ہیں، کروڑوں کی بلڈنگ، اور اس کے مقابلے میں ایک پرائیویٹ سکول جس کا پرنسپل 10 ہزار روپے تنخواہ لیتاہے اور جو اساتذہ ہیں، وہ 6 ہزار روپے تنخواہ لیتے ہیں۔تو وہ اساتذہ اپنے بچے، اچھی بلڈنگ یعنی کروڑوں کی بلڈنگ بھی ہے، وہاں پر بڑی بڑی تنخواہیں بھی ہیں، تو اپنے بچے لے جاکر پرائیویٹ سکولونمیں داخل کرتے ہیں، اس کا مقصد ہے کہ ان کو اپنے اوپر اعتماد نہیں ہے اور پرائیویٹ جو یہاں پر 10 ہزار اور 6 ہزار والے اساتذہ ہیں، ان پر زیادہ اعتماد ہے۔ اس کی مانیٹرنگ ہونی چاہیئے، اس پر Check and balance ہونا چاہیئے کہ آیا اتنا بڑا، سب سے زیادہ بجٹ، تقریباً 66 ارب روپے اس کیلئے رکھے گئے، اس سے ہمیں وہ ریزلٹ نہیں مل رہا ہے اور یہ تب ہی ممکن ہوگا کہ وزیر تعلیم صاحب کا بچہ اگر سرکاری سکول میں پڑھے گا، میرا بچہ، ایم پی ایز صاحبان کے بچے اگر سرکاری سکولوں میں پڑھیں گے تو ہمیں اس کی کارکردگی کا اندازہ ہوگا۔ چونکہ ارباب اختیار کے بچے جو کہ Aitchison، Beacon اور Educator بڑے بڑے سکولوں میں پڑھتے ہیں، ایک تو سب سے بڑا مسئلہ کہ کل میدان میں وہ بچے جو ٹاٹ پر پڑھتے ہیں، جن کو پنکھے تک میسر نہیں ہیں، کل مقابلے کیلئے انکو بڑی دشواری ہوگی جن کا مقابلہ وہ نہیں کرسکتے۔پھر میں ایک ہائی سکول کا حوالہ دیتا ہوں، میرے حلقے میں ایک ہائی سکول، شنکیاری ہائی سکول ہے جو کہ 05 - 2006 میں تباہ ہوا تھا زلزلہ سے اور ابھی تک وہ Under construction ہے، ایک تو اس میں غلط میٹریل استعمال کیا گیا، پھر آج بھی بچے وہاں پر دھوپ میں، اس دن ہم لوگ وہاں پر گئے، کوئی 40/30 بچے بے ہوش ہوئے تھے اور تین چار دن سے وہاں پر دھوپ اور سردی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں، تو میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس سکول کیلئے جس ٹھیکدار نے وہاں پر اس کا کام کیا، اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ پچھلے 7 سال سے وہ ابھی تک Under construction ہے اور اس میں غلط میٹریل استعمال کیا گیا ہے اور وہاں سے پھر بڑے افسوس کی بات ہے کہ ان بچوں کو ہم نے شفٹ کیا ہے، وہاں پر گرلز ہائی سکول ہے، سیکنڈ ٹائم پر، جو پہلے ٹائم پر بچیاں اور

سیکنڈ ٹائم پر وہاں پر بچے تعلیم حاصل کرینگے۔ جناب سپیکر، اس کے ساتھ میں گزارش کرتا ہوں صحت کے حوالے سے، صحت کی حالت، ہسپتالوں کی حالت پورے صوبے میں ابتر ہے تو اس کیلئے کوئی خصوصی اقدامات کئے جائیں۔ میرے اپنے حلقے میں ایک ہاسپٹل ہے جو حال ہی میں، ایک سال پہلے 30/ 32 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہوا ہے، 30 کروڑ کی لاگت سے جو ہاسپٹل تعمیر ہوا ہے تو اس میں ایک ڈاکٹر وہاں پر موجود ہے، اس کے ساتھ ہی پرائیویٹ دو تین دکانیں ہیں، وہاں پر تین ڈاکٹر صاحبان، وہاں پر ایکسرے کی سہولت بھی موجود ہے، وہاں پر لیبارٹری بھی ہے تو جہاں پر گورنمنٹ کے 32 کروڑ روپے جاتے ہیں، وہاں پر ایک ڈاکٹر 60 ہزار کی آبادی کیلئے، تو میں وزیر صحت صاحب سے بھی یہ درخواست کرونگا کہ وہاں کیلئے Annexe اس کی بن چکی ہے، تو اس کیلئے جو ضروری سٹاف ہے، وہ مہیا کیا جائے۔ پھر موجودہ بجٹ میں تعمیر خیبر پختونخوا پروگرام کو ختم کیا گیا ہے، میں اس ایوان کی وساطت سے آپ سے ایک گزارش کرتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ تعمیر وطن پروگرام کو اس بجٹ میں دوبارہ شامل کیا جائے۔ چونکہ ہزارہ ڈویژن قدرتی اور معدنی وسائل سے مالا مال ہے، جناب سپیکر، ہزارہ ڈویژن کیلئے کوئی خاطر خواہ بجٹ نہیں رکھا گیا، آپ سے درخواست ہے کہ اس کیلئے، ہزارہ ڈویژن کیلئے کوئی خصوصی بجٹ وہاں پر رکھا جائے۔ میں ٹوبیکو کے حوالے سے بات کرونگا، ہزارہ ڈویژن میں ٹوبیکو سب سے زیادہ مانسہرہ میں، اور مانسہرہ میں 90 پرسنٹ کا تعلق میرے حلقے سے ہے۔ جناب سپیکر، آپ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں، وزیر خزانہ صاحب بیھٹے ہوئے ہیں، وزیر خزانہ صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ اس ٹوبیکو سیس میں، چونکہ میرا حلقہ بلکہ میرا ضلع زلزلے سے تباہ ہوا ہے جہاں پر اس وقت بھی دو تین سو سکولوں کا ابھی تک ڈیزائن نہیں ہوا ہے، چھسو سکولز Under construction ہیں تو وہاں کیلئے ٹوبیکو سیس سے خصوصی بجٹ منظور کروانے کی گزارش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ میں آپ سے خصوصی طور پر کیونکہ ہمارا ضلع جو ہے وہ 2005 کے زلزلے میں کافی تباہ ہوا ہے، یہ جو سکول ہیں، اے ڈی پی میں جو دئیے ہوئے ہیں، اس تناسب سے تو ہمیں بہت کم سکول ملیں گے، چونکہ وہاں پر دو ڈھائی سو سکولوں کا ابھی تک ڈیزائن بھی نہیں ہوا ہے، سارا کچھ 'ایرا' پر چھوڑ دیا تھا اور 'ایرا' ابھی تک کہہ رہا ہے کہ ہمارے پاس کوئی فنڈ نہیں ہے، جناب سپیکر، آپ سے یہی درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے مانسہرہ کے ساتھ خصوصی، مانسہرہ پر خصوصی توجہ دی جائے اور آپ کے اپنے فنڈ

میں سے جو آپ کا خصوصی فنڈ ہے، وزیر خزانہ صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ اس فنڈ میں بھی ہمارا حصہ رکھا جائے اور پھر سکندر شیرپاؤ صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں تو ان سے درخواست کرتے ہیں کہ ایریگیشن کے حوالے سے، چونکہ میرے حلقے میں بہت زیادہ، مانسہرہ اور میرے حلقے میں زلزلے نے جو تباہی مچائی ہے تو اس کیلئے خصوصی فنڈ وہاں پر رکھا جائے۔ اسی کے ساتھ میں آپ کا شکریہ کرتا ہوں اور ایک شعر کے ساتھ کہ:

ے وہ وقت بھی دیکھا ہے تاریخ کی گھڑیوں نے لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: جناب محمد شیراز صاحب۔

<u>جناب محمد شیراز</u>: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نئی اسمبلی میں بجٹ پر بحث کا موقع دیا۔ جناب سپیکر، حالات کے تناظر میں بننے والے بجٹ جس سے عوام کو بہت توقعات تھیں کہ اس بجٹ کے آنے کے بعد خوشحالی آئے گی، بلکہ اس بجٹ سے مایوسی میں اضافہ ہوا۔ حالات کچھ یوں ہیں کہ ہمارا صوبہ بدامنی اور دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے اور جو موجودہ حالات ہیں، ہم سب نے مل کر اس کا مقابلہ کرنا ہے، عوام نے ہمیں ووٹ کے ذریعے منتخب کر کے ہم سب پر اعتماد کیا ہے اور عوام ہم سے توقع کرتے ہیں کہ یہ عوامی نمائندے ہمارے لئے اچھے کام کرینگے، انہوں نے ہمیں پھول پیش کئے ہیں، یہ نہ ہو کہ ہم ان پھولوں کے مقابلے میں ان کیلئے کانٹے بوئیں۔ جناب، اہم مسئلہ بے روزگاری کا ہے، ہمارے نوجوان، تعلیم یافتہ طبقہ در بدر کی ٹھوکریں کھا رہا ہے، ہم نے صوبے میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے ہیں۔ جس طرح اس نئے بجٹ میں امبار، یارحسین اور توروڈھیر میں ٹیکنیکل ووکیشنل مراکز قائم کئے جائینگے اسی طرح میں کہتا ہوں کہ اتمان اور گدون میں بھی ٹیکنیکل اور ووکیشنل مراکز قائم کئے جائیں کیونکہ ان لوگوں کی قربانیاں کسی سے کم نہیں ہیں۔ گدون آمازئی اور علاقہ اتمان جسمیں تربیلا ڈیم بنا ہوا ہے اور اس کا بجلی کی پیداوار میں ایک مرکزی کردار ہے، ان لوگوں نے اپنی زمینیں اور اپنے گھر بار دیکر، اب مثال انکی صرف ایک کالونی رہ جاتی ہے، ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے بغیر روزگار کے، اس وجہ سے ان لوگوں کو ان ووکیشنل کالجز میں ان کا حصہ دیا جائے جس طرح ہمیں گدون اسٹیٹ دیا گیا۔ جناب والا، آپ نے اور علاقوں میں نئی اسٹیٹس کا، پرانی اسٹیٹس کا تو آپ نے ذکر کیا ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ گدون اسٹیٹ کو نظر انداز کیا گیا ہے، گدون اسٹیٹ

میں ٹوٹل انڈسٹریز جو تھیں، وہ 269 تھیں جس میں اب چالو حالت میں 98 ہیں جبکہ بند حالت میں جو ہیں، وہ 123 ہیں، Under construction جو ہیں، وہ 20 ہیں، 28 آپریشنل حالت میں ہیں جبکہ ایف ڈی اے کا یہ کردار ہے کہ خالی پلاٹوں پر انہوں نے کوکھے بنائے ہوئے ہیں جنہیں کوئی پوچھتا نہیں ہے جبکہ ایک ایکڑ پلاٹ پر ایس ڈی اے فیزیبلٹی رپورٹ مانگتا ہے جبکہ 4/3 ایکڑ پر ایس ڈی اے خاموش ہوتا ہے۔ گدون انڈسٹریل اسٹیٹ آگے آپ کے علاقے میں بھی آتی ہے، اس کے روڈوں کی حالت دیکھیں، وہ تمام روڈز بالکل بری طرح خراب ہیں، ان پر توجہ دی جائے۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ محکمہ ایریگیشن کی طرف دلانا چاہتاہوں، جو بجٹ حکومت نے پیش کیا ہے، اس میں پرانے منصوبوں کیلئے نئی اے ڈی پی میں اور نئے بجٹ میں رقم مختص کی گئی ہے۔ جناب سپیکر، پیہور نہر ایک ایسا منصوبہ ہے کہ تربیلا ڈیم بننے سے پہلے پورے صوابی ضلع کے نصف کو وہ پانی کے ضروریات پوری کرتا تھا لیکن اس کے باوجود جس کی کل لمبائی ایک لاکھ 95 ہزار 250 فٹ ہے اور جس سے 250 کیوسک پانی کا اخراج ہوتا ہے اور 49 ہزار 849 ایکڑ زرعی زمین اس سے سیراب ہوتی ہے لیکن مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ جس جگہ سے یہ پی ایم سی شروع ہوتا ہے، یہ نہر شروع ہوتی ہے، اس کا 38 ہزار فٹ جو ایریا ہے، اس پر بجٹ میں پیہور نہر کے واسطے تو فنڈ ریلیز ہوتا ہے لیکن جو اس کا فرنٹ ہے، وہ بالکل تباہ و برباد ہو چکا ہے، خاصکر پیہور پل سے لیکر اس کی سائڈ تک جہاں سے پانی کی نکاسی شروع ہوتی ہے، یہ ٹوٹل 38 ہزار فٹ بنتا ہے اس کا Sidewall، Risingwall اور Lining تک ہو جائے تو یہ بہترین ہو جائے گا اور پانی کا ضیاع بھی ختم ہو جائیگا۔ اس طرح ٹوپی لفٹ ایریگیشن جس کی لمبائی 15 سو فٹ ہے اور پانی کا اخراج 7.7 کیوسک ہے تو اس کو پانی Pumping کے ذریعے دیا جاتا ہے حالانکہ اس کو ڈائریکٹ ہونا چاہیئے تھا۔ بجلی کا یہ حال ہے کہ بجلی ہوتی نہیں زمینوں کو، ایک گھنٹہ لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے، ایک گھنٹہ بجلی آتی ہے۔ جس وقت پمپ چالو ہو جاتے ہیں، زمین کو پانی پہنچ پاتا ہی نہیں کہ پیچھے سے بجلی بند ہو جاتی ہے، اس طرح ان کا سراسر سب نقصان ہوتا ہے۔ تو میری آپ سے گزارش ہے کہ جو ٹوپی لفٹ ایریگیشن ہے، جس کی لمبائی 15 سو فٹ ہے، اس کو اس نہر سے ڈائریکٹ کیا جائے تاکہ جو یہ زمین ہے، اس کو پانی صحیح طریقے سے مل سکے۔ جناب والا، میں آپ کی

توجہ ایلیمنٹری اور سیکنڈری ایجوکیشن کی طرف دلانا چاہتاہوں، فنانس منسٹر نے اپ گریڈیشن پرائمری سکول ٹو مڈل لیول اور اسی طرح مڈل ٹو ہائی لیول 100 سکولوں کا ذکر کیا ہے، اصل میں انہوں نے جو سکول اپ گریڈ کئے ہیں، انکی نشاندہی نہیں کی گئی، آیا وہ کس طریقے سے ہونگے، پسماندہ علاقوں میں ہونگے یا کن علاقوں میں ہونگے؟ اسکی نشاندہی ہونی چاہیئے تھی، یہ تو جس کی لاٹھی اس کی بھینس والی بات ہے۔ جناب والا، آپ اور میں جس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں، آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ٹوپی ہائی سکول جناب سر صاحبزادہ عبدالقیوم خان نے بنایا تھا، آج دن تک ٹوپی میں نہ ڈگری کالج ہے اور نہ اس کیلئے زمین مہیا ہوسکتی ہے اور نہ ہوگی کیونکہ اس جگہ پر زمین کی 5 لاکھ، 10 لاکھ فی مرلہ قیمت ہے، اس طرح ایسے علاقوں میں جو شہری علاقے ہیں جہاں زمین میسر نہیں ہے، اس کیلئے گورنمنٹ اپنے وسائل سے اور سکولوں کیلئے خواہ وہ پرائمری ہیں یا ہائی ہیں یا کالج ہے، ان کیلئے گورنمنٹ زمین مہیا کرے تاکہ ہمارا علاقہ تعلیم سے روشناس ہوسکے۔ اسی طرح ہمارے علاقے میں جو بھی مسائل ہیں، ان سے آپ بخوبی واقف ہیں، جس طرح ہمارا ہسپتال ہے، اس کی جو پوزیشن ہے، وہ آپ سے ڈھکی چھپی نہیں ہے، بدبختی یہ ہے کہ آج سے 7 سال پہلے ایم ایم اے دور میں ٹوپی کو تحصیل کا درجہ دیا گیا لیکن اس کے باوجود جو ہمارا حق بنتا تھا، ان 7 سالوں میں اس ہسپتال کو سی گریڈ یا تحصیل ہیڈکوارٹر کا درجہ دینا چاہیئے تھا، اس کو نہیں دیا گیا لیکن میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس میں کوشش کی، محنت کی اور آپ نے ٹوپی کو سی گریڈ کا درجہ دیا۔ میں اس پر آپ کا بڑا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ والسلام۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب اکبر حیات خان صاحب۔

ارباب اکبر حیات: اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! ډیره مننه چې تاسو ما له 14-2013 بجټ باندې د خبرو موقع راکړه۔ جناب سپیکر صاحب، د ټولو نه وړاندې نن سحر په اخبار کښې ما بیا یو واقعه وکتله چې په بډه بیره کښې په یو موبائل باندې دهشت گرد وحمله کړې وه او په هغې کښې زمونږ یو سب انسپکټر شهید شوے دے او ورسره دوه ځلور زخمیان دی، یو زه د هغې مذمت کوم جناب سپیکر صاحب، مونږ چې همیشه اخبار را اوچت

کړو او همیشه مونږه هم د غه رنګ خبرې اورو او د غه رنګ افسوس ناک واقعات به زمونږ د وړاندې وی او مونږ به په فلور باندې صرف مذمت وکړو، زما په خیال دا کافی نه ده۔ مونږه دا وایو چې دې له د عملی جامه ورکړې شی، په کوم منشور باندې، په کومه نعره باندې چې خلقو د چینج په نوم باندې ووټ ورکړے وو او هغوی به دا وئیل چې کله مونږ ته اقتدار ملاؤ شی نو زمونږه وړومبنے قدم به د امن د پاره وی او د هغه مذاکراتو د پاره به وی چې کومو تیر شوی حکومتونه پکښې ناکامی موندلې وه۔ جناب سپیکر صاحب، د ټولو نه وړاندې خو افسوس په دې راځی، مخکښې به چې کله دا سې واقعات وشو نو د هغوی په زخمونو د پټئ د پاره به یو نه یو منسټر، خصوصاً الله بخښلې بشیر بلور صاحب به په موقع باندې ورسیدو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اکبر صاحب! لږ Kindly چې کوم د بجټ ډسکشن دے، تاسو دې باندې بیا د غه وکړئ، لږه دا مهربانی وکړئ بجټ اجلاس دے۔

<u>ارباب اکبر حیات:</u> جناب سپیکر صاحب، دا خبرې ضروری په دې دی چې دا امن زمونږ د دې بجټ سره تړلے شوے دے، که ته د وه سوه کتابونه بجټ کښې پیش کړې او ته هره ورځ د ترقئ په مد کښې اربونو روپئ فنډونه ورکړې خو چې امن نه وی نو د دې هیڅ څه فائده نشته خو بهر حال زمونږ په دې علاقه کښې خصوصاً په ډسټرکټ پښور کښې پرون زما یو ملګری دا خبره وکړه چې څلور زمونږ غړو بائیکاټ کړے وو خپلو ضلعو کښې چې چا سره ناانصافی شوې وه، نو زه په دې خوشحاله ووم چې چونکه زه د ډسټرکټ پښور نه یو واحد ایم پی اے یم نو ما سره به دا ایک نه واخله دس پورې دا څومره ایم پی اے ګان چې کوم د ډسټرکټ پښور نه د پی ټی آئی سره تعلق ساتی، د وئ به هم په د یکښې ما ته ساتھ راکوی چې یو دا سې ضلع، کومه ضلع کښې چې د هرې ضلعې نه راغلی زمونږ افسران، زمونږه ځوانان، سټوډنټان وسیږی او هغې د پاره یو د ومره قلیل بجټ چې په هغې باندې زما په خیال د یو حلقې څه بلکه د یو د وه درې حلقو هم ګزاره نه کیږی او ساړهې چار ارب روپئ ئے ورته ایښودې دی۔ جناب سپیکر صاحب، زه دا وایم چې دا کوم چې د وئ ورته ګرین پیښور او کلین پیښور نوم ورکړے وو نو دا به د وئ په کوم انداز کښې زمونږ دا پیښور ښکلے کوی؟ دا صرف په دې بجټ کښې د دې د پاره چې مونږه دا اووایو چې مونږ پیښور د پاره بجټ ایښودے دے او مونږ به پیښور په ښه انداز کښې جوړوؤ نو دا بجټ

د پېښور د سټرکټ خو د ډېره کافي ده خو د حلقو د پاره دوه دې زما د ، دے کوم چې Totally پاره نه، نو زه غواړم چې زما سره کوم دا لس ایم پی اے ګان دی، هم په دې باندې که دلته آواز نه وچتوئ نو په خپل میټنګ کښې چې کله کښېنئ نو آواز وچت کړئ۔ جناب سپیکر صاحب، د تعلیم په حواله سره به خبره کوم، 66 ارب روپئ ډېر لوئے فنډ ئے ورته ایښودے شوے دے۔ د یکسان نظام تعلیم خبره کیږی، دا ډېره ښه خبره ده، مونږ هم غواړو چې زمونږ راروان نسل په ډېر ښه انداز کښې په پاکستان کښې خپل کردار ادا کړی نو دا فنډ او د یکسان نظام تعلیم د پاره هغه Trained خلق هم پکار دی او جناب سپیکر صاحب، زه د وزیر خزانه صاحب نه دا پښتنه کوم چې آیا هغه Trained استاذان کوم چې د اکسفورډ نظام دلته رائج کول غواړی، هغې د پاره به دوئ استاذان د کوم ځائے نه راولی، آیا هغې د پاره به هغه Trained ټیچران د بهر نه راولی او چې دا کوم دلته دی نو دا به دوئ چهټی کوی او که نه دوئ له به هم ټریننګ ورکوی چې دوئ زمونږ د بچو ښه انداز کښې تربیت وکړی؟ جناب سپیکر صاحب، دریمه خبره، زمونږ دا ملک خصوصاً د خیبر پختونخوا ټول دارمدار زمونږ په دې زراعت باندې دے۔ جناب سپکر صاحب، مونږ زمیندار خلق یو، زمونږ هم دې ګوړې او غنمو ته کتل وی۔ کله چې مونږ زمیندار ډېر زیات محنت وکړو او مونږ ته او زمونږ هغه فصل وخت ته راورسی او کله مونږ هغه خزانه شوګر مل ته یوسو یا بل یو شوګر مل ته ئے یوسو نو هغه ځائے کښې د هغه زمیندار هغه رنګ پذیرائی ونشی او هغه د مل مالکان په خپل مرضئ باندې هغه نرخ چې کوم متعین کړی کوم چې مونږ د پاره کافی نه وی او چې کله هغوی ته دا ووئیلې شی چې مونږ په دې نرخ باندې ګنی نه ورکوؤ نو وائی واپس ئے یوسئ۔ جناب سپیکر صاحب، یا د دې نرخ تعین پکار دے چې تاسو وکړئ او که نه وی نو بیا چې مونږ ګړه جوړوؤ نو د ګړې د ایکسپورټ اجازت د ورکړے شی (تالیاں) ځکه چې کله ګړه ایکسپورټ کیږی نو مونږ ته به هم فائده راځی او دا د مل مالکان چې کوم دی، دوئ به هم په خپل لګام کښې وی۔ جناب سپیکر صاحب، زما د حلقې خبره ده په بجټ کښې د رنګ روډ نه د پجګئ روډ او د ورسک روډ پورې د سړک د پاره چې کومې پیسې مختص شوې دی، یو خو هغه ډېرې ناکافی دی او بل دا منصوبه د تیر شوی

حکومت منصوبه وه او اوسه پورې په التواء کښې پرته ده۔ یو د دوئ ته فنډ ورکړے شی چې هغه کار شروع شی او بل دا فنډ کافی نه دے ، په دې باندې د نظر ثانی وکړې شی۔ جناب سپیکر صاحب، پشکال راروان دے او په پشکال کښې بارانونه ډیر زیات وی او همیشه د فلډ، د سیلابونو او دغه رنګ ډیر نور افتونه راځی او خصوصاً زما حلقه PK-8 چې کوم مخکښې هم ترې ډیره متاثره شوې وه او اوس هم زما په خیال تاسو پخپله هم دوره کړې وه د جوګنئ یونین کونسل، او په هغې کښې زمونږ ډیرو ملګرو هغه چې کوم غریبانان خلق دی، د دوه څلورو جریبو مالکان دی، د هغوی فصلونه تباه کیږی نو په دې بجټ کتاب کښې د فلډ او د دغه د پاره ما څه داسې فنډ ونه لیدلو چې دې د پاره مختص شوے وی او دا ده چې کله په تیار جنګ کښې اسونه نه څربیږی، مخکښې چې کوم دے نو د دې د پاره اقدامات پکار دی۔ مونږ خو دې ایوان ته دې د پاره راغلی یو چې د خلقو خدمت وکړو خو چونکه Umbrella scheme نه پس مونږ سره هیڅ اختیار پاتې نه شو، جناب سپیکر صاحب، که مونږ سړک جوړوؤ، که لاره جوړوؤ، که ویښئ جوړوؤ نو مونږ به جناب وزیر اعلیٰ صاحب ته دا خواست کوؤ چې زمونږ دا لارې او کوڅې، د دې د پاره فنډ راکړه نو دا د نوی او د زوړ پاکستان نه هغه خلق څه خبر دی، هغوی خو وائی مونږ ته ټرانسفارمر جوړ کړئ، مونږ ته لاره جوړه کړئ، مونږ ته کوڅې جوړې کړئ، نو زه وایم چې د دې Umbrellascheme د خاتمه وشی ځکه چې دا په نورو صوبو کښې هم نشته، هلته هم ختمه شوې ده نو پکار ده چې د لته هم د دې خاتمه وشی او هر هغه معزز رکن چې کومې وعدې ئے کړې وې نو هغه خپل انداز کښې د هغه خلقو خدمت وکړی۔ جناب سپیکر صاحب، هیلته باندی خبره کوم، زمونږ په دې ملک کښې یو بیماری ده، H pylori هغې ته وائی جی، دا ډاکټر صاحبه ناسته ده، هغه بیماری د ګنده اوبو د وجې نه جوړیږی، په دې Stomach کښې او کله چې دا بیماری، تقریباً 99% زمونږ په دې ملک کښې په دې خلقو کښې شته، هغوی پوهیږی نه او د هغې آثار دا وی چې یو د خلقو په دې ذهن باندې ډیر زیات بوجهـ وی او دویم دا چې برداشت هم پکښې نه وی، په یو ځائے باندې ډیر کښیناستې هم نه شی او بل غصه هم ورله ډیره ورځی او کله چې بهر ملک ته سړے ځی نو په ایئرپورټ باندې ورومبئ د هغوی ټیسټ کوی، خصوصاً زمونږ د پاکستان او د دې انډیا د خلقو چې دا بیماری

خو ورته نشته، ځکه چې دا دا وبو په ذريعه باندې دغه کيږی او چې کله ساه اخلی نو هغه بل ته هم دغه کيږی نو په هيلتهـ کښې، زمونږ هيلتهـ منسټر نشته بيا، خو زه غواړم چې د دې د پاره خصوصی اقدامات وشی، د دې د پاره د ټيسټونو او د دې يو داسې اندازه او د دې يو تشخيص وشی چې زمونږ د دې بيمارئ نه ځان خلاص شی۔ جناب سپيکر صاحب، هغه بله ورځ بيا زه تلے ووم ايل ار ايچ هسپتال ته او دوه درې مريضان مونږ سره تلی وو چې ډير واقعی غريبانان وو او د هيپاټائټس د ستنو ضرورت وو ورته، خو هلته هغوی دا وئيل چې مونږ سره ستنې نشته او چټ ئے ورکړو چې تاسو به د بازار نه دا ستنې راوړئ، چونکه دا د تير شوی حکومت هغه منصوبې وے کوم چې هغوی فری کړې وې، دا هيپاټائټس وو که دا Angiography وه، د هغې نور څه داسې دغه وو، نو پکار ده چې هغه منصوبې چې کوم زمونږ تير شوی حکومت دغه کړې وې چې هغه خو جاری وساتلې شی۔ جناب سپيکر صاحب، زمونږ-----

<u>جناب سپيکر:</u> د ټائم لږ خيال به ساتو جی۔

<u>ارباب اکبر حيات:</u> جناب سپيکر صاحب، يو منټ به ستاسو اخلم۔ مونږ هميشه د خپل هغه فورسسز کوم چې زمونږ په خدمت باندې معمور وی او هميشه ما کتلی دی، د ښه ښه آفيشلز، د ښه ښه افسرانو سرونه کټ ما ليدلی دی، تن ئے جدا وی او سر ئے جدا وی نو زه وايم، يو د دوئ په تنخواګانو کښې د اضافې ضرورت دے چې کم از کم د دوئ په تنخواګانو کښې اضافه وی نو يو تاسو هغه د کرپشن د خاتمې چې کومه دعویٰ کوئ چې په سو د ن کښې به مونږ د کرپشن خاتمه کوؤ نو هغې د پاره د دوئ اول اخراجات کتل پکار دی، د هغې نه پس بيا زما اميد دے چې ان شاء الله په کرپشن کښې به هم خاطر خواه خاتمه وشی او جناب سپيکر صاحب، هغه چې کوم راغلی دی Contract basis باندې هغوی ته صرف 10 هزار روپۍ ورکړې کيږی او صرف دوه کالو د پاره وی نو هغوی هغه دلچسپی نه اخلی، هغوی خپل ټائم تيروی، زه وايم دا د هم ريګولرائز شی او دوئ له د هم هغه مراعات ورکړی کوم چې يو عام دغه دے، نو زما په خيال دا به هم يو بهتره فيصله وی۔ جناب سپيکر صاحب، يو-----

جناب سپیکر: مهربانی جی۔ زما خیال دے اکبر صاحب پندره منټ وشو او مونږ سره کسان۔۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: دا سټوډنټانو او نوجوانانو چې کوم امید سره ووټ ورکړے وو، هغه نوجوانان او هغه سټوډنټان، د چا په وجه باندې چې دلته اسمبلی آباده ده، هغه خلقو د پاره بجټ کښې زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب د بے روزګارئ په مد کښې دوه زره روپئ ایښودې دی نو زما په خیال دا د هغه ډګریانو توهین دے کوم چې هغوی شپه او ورځ یو کړې وی په ځان باندې د لالټین په رڼا کښې، بجلی خو هسې هم نشته، د لالټین په رڼا کښې هغوی هغه علم حاصل کړے وی او زمونږ وزیر خزانه صاحب وائی چې دا دوه زره روپئ صرف د دې د پاره دی چې دې به پرې کرایه کوی او د دفترو چکرې به وهی او د دې به فوټو سټیټ او باسی او خالی به ئے په دفترو کښې جمع کوی، نو په پنجاب کښې 10 هزار روپئ دی، پکار ده چې دلته هم 10 هزار روپئ شی او جناب سپیکر صاحب، اخر کښې زمونږ د بلدیاتی نظام، مونږ هم غواړو چې زمونږ په دې ملک کښې د بلدیاتی نظام راشی او یو ارب روپئ په بجټ کښې ایښودلې شوې دی خو د دې وضاحت نه دے شوے چې آیا دا الیکشن به چې کوم کیږی نو دا به هغه زوړ سسټم وی او که نه دا نوے کوم چې د ناظمئ سسټم وو، په دې باندې به کیږی؟ نو که د دې تعین وشو نو په دې بجټ باندې، په دې ایک ارب روپو باندې بیا هم بحث کیدے شی چې دا به کافی وی که نا کافی به وی؟ چونکه وخت واقعی لږ کم دے او نور به هم ملګری خبرې کوی خو زه به صرف دومره اووایم، د کرپشن د خاتمې د پاره مونږ ان شاءالله تعالیٰ تاسو سره یو او که کله د نیټو سپلائی د بندولو د پاره تاسو اپوزیشن ته آواز وکړو نو ان شاءالله مونږ به دا نه وایو چې مونږ د مرکز نه به اجازت اخلو، مونږ به د خپلې صوبې د پاره تاسو سره ان شاءالله د اټک په دروازه د تهولو نه مخکښې ولاړ یو خو مونږ دا وایو چې دا خاتمه د وشی او زمونږه دا صوبه او خصوصاً زمونږ دا پیښنور چې کوم دے، د ګلونو ګلستان شی۔ ډیره مهربانی، تهینک یو۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جناب ملک ریاض خان۔

(تالیاں)

ملک ریاض خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، شکریہ۔ اس صوبے کے دو اہم مسئلے امن و امان اور لوڈ شیڈنگ پر میرے معزز اراکین نے بہت خیالات کا اظہار کیا ہے، میں اس کی حمایت کرتا ہوں۔ ہمارے فنانس منسٹر صاحب نے 14-2013 کا جو بجٹ پیش کیا ہے، 344 ارب اور ساڑھے تیرہ پرسنٹ Next year سے اضافہ Show کیا ہے، یہ اعداد و شمار غلط ہیں۔ ہمارے فنانس منسٹر جو ایک نیک انسان ہیں، اس پر ہمارا کوئی شک نہیں ہے لیکن ان کو اندھیرے میں رکھا گیا ہے یا کوئی غلطی تھی؟ بجٹ سپیچ میں انہوں نے جو آمدن ظاہر کی ہے، وہ 333 ارب بنتی ہے، وائٹ پیپر میں بھی انہوں نے 10 ارب 76 کروڑ کا شارٹ فال ظاہر کیا ہے، یہ شارٹ فال کہاں سے پر ہوگا، اس کا مقصد یہ ہے کہ یہ بجٹ خسارے کا بجٹ ہے، یہ متوازن بجٹ نہیں ہے، اس کی درستگی کی جائے۔ دوسری بات، اگر زندگی رہی اور یہ اسمبلی رہی تو آئندہ سال میں بجٹ اور بھی خسارے میں جائے گا۔ اس سال 25 ارب روپے جو بجلی کی مد میں ہمارے بقایاجات ملیں گے، آئندہ سال یہ بھی نہیں ہونگے بجٹ کیلئے تو یہ بجٹ مزید خسارے میں، لیکن اس حکومت نے آمدن کے ذرائع کیلئے، اس کو فنڈ زیادتی کیلئے کوئی تجاویز یا کوئی پلان نہیں پیش کیا ہے۔ میں دو تین منصوبے جو اس صوبے کی ترقی کیلئے اہم ہونگے، فنانس منسٹر صاحب کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔ ایم ایم اے کے دور حکومت میں ملاکنڈ تھری پاور سٹیشن بنایا گیا ساڑھے سات ارب سے اور اس نے 5 سال میں اپنا خرچہ پورا کیا، اب منافع میں جارہا ہے، اس طرح چترال سے سوات تک 25 ہزار یا 30 ہزار میگاواٹ بجلی بن سکتی ہے۔ ہماری یہ موجودہ حکومت اس کیلئے Foreign Donners سے یا Loan کی شکل میں چونکہ اب اٹھارہویں ترمیم کے حساب سے ہم آزاد ہیں کہ اپنے فیصلے کریں اور اس بجلی کو، انرجی کو ترقی دیں، تو اس صوبے میں فنڈ بھی زیادہ ہو جائے گا اور لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ ہمارا صوبہ زراعت سے وابستہ ہے اور زراعت کو ترقی ایریگیشن دیتا ہے، ایریگیشن کیلئے برائے نام رقم رکھی گئی ہے، بہت کم رقم رکھی گئی ہے، اس کو بڑھایا جائے کیونکہ ایریگیشن اگر اس کیلئے چینل نہ بنائے، اس کیلئے ڈیم نہ بنائے تو زراعت کی سیرابی کیسی ہوگی؟ جس طرح ڈی آئی خان میں چشمہ رائٹ بنک کینال 60 ارب کا منصوبہ ہے اور بجٹ میں 10 ہزار Token money رکھی گئی ہے، یہ ہنسنے والی بات ہے۔ ٹھیک ہے، ہمارا صوبہ یہ فنڈ برداشت نہیں کرسکتا

لیکن Foreign سے اس کیلئے کوئی طریقہ کار کیا جائے، صرف یہ ڈی آئی خان کی ترقی نہیں، یہ صوبے کی ترقی ہوگی۔ آج بھی وزیر اعلیٰ صاحب ریکویسٹیں کر رہے ہیں پنجاب کے وزیر اعلیٰ سے کہ گندم دے دیں، ہم خود گندم لوگوں کو دیں گے، اگر ہم نے اس منصوبے کو اہمیت دی اور اس کو اہمیت دینی چاہیئے۔ تیسری میری ایک تجویز ہے کہ سیاحت سے اس صوبے کی بڑی آمدن ہے۔ پچھلی حکومت نے M-1 موٹر وے سے چکدرہ تک براستہ پلئ ایک سکیم Initiate کی تھی، اس کیلئے زمینوں کی خرید بھی ہوئی ہے لیکن صوبے کے وسائل نہیں ہیں، اس کیلئے فنڈنگ نہیں ہوسکتی، اس کیلئے بھی Foreign سے Donners یا Loan لیا جائے اور اس پراجیکٹ کو مکمل کیا جائے کیونکہ اس سے سیاحت کو، ملاکنڈ ڈویژن کے لوگوں کو بڑا فائدہ ہوگا۔ جناب والا، اس اے ڈی پی میں دو تین ایسی سکیمیں ظاہر کی گئی ہیں جن کے خدوخال کا علم نہیں ہوتا آدمی کو، مثال کے طور پر Regional Development 771 میں ایک پراجیکٹ رکھا گیا ہے 2 ارب 18 کروڑ کا، لیکن اس کا علم نہیں ہے کہ یہ کس طریقے سے اور کس مقصد کیلئے اور کون یہ کرے گا؟ اسی طرح اسی سکیم میں ایک 3 ارب کا دوسرا پراجیکٹ 772 اے ڈی پی نمبر پر رکھا گیا ہے، اس کے خدوخال کا پتہ نہیں ہے۔ اسی طرح تیسرا (اے ڈی پی نمبر) 797 پر دو ارب کا پراجیکٹ رکھا گیا ہے لیکن ہمیں معلوم نہیں ہے کہ یہ کس مقصد کیلئے؟ اس ایوان کو اس پر Brief کیا جائے۔ میرے بنوں میں ایک ڈیم جو اربوں روپے کے بجٹ سے پہلے سے بنا ہے، اب Raising ہے اس کی، باران ڈیم نام ہے، ایریگیشن سیکٹر ہے، اس کیلئے 101 ملین رکھے گئے ہیں جو کہ بہت کم رقم ہے، اس کو بڑھائیں کیونکہ اس باران ڈیم سے ضلع بنوں اور ضلع لکی مروت کی سیرابی ہوگی اور کافی زمینیں آباد ہو جائیں گی، یہ صوبے کیلئے فائدہ مند ہوگا۔ لہذا ہماری درخواست ہے کہ آئندہ کیلئے اس صوبے کو ترقی دینے کیلئے منصوبے تجویز کئے جائیں اور اس کو اہمیت دی جائے، یہ نہ ہو کہ ہم یہی Foreign loan کیلئے یا واپڈا بقایات کیلئے بیٹھے رہیں تو بجٹ آئندہ پیش کرنا ہمارے لئے مشکل ہوگا۔ امیدہے کہ فنانس منسٹر صاحب ان منصوبہ جات، اور جس پوائنٹ پر میں نے غلطی کی نشاندہی کی، کیونکہ شارٹ فال کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ خسارے کا بجٹ ہے، اس کی درستگی ہو جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب عبید مایار صاحب۔

جناب عبید اللہ مایار: جناب سپیکر! ډیره زیاته شکریه ادا کوم۔ زما خو ورو مبنے ځل دے چې ایم پی اے شوے یم او فرسټ ټائم مې دے چې دې فلور باندې پاڅیدم۔ (تالیاں) جناب سپیکر، کوم بجټ چې پیش شوے دے نو زه خو ترینه مطمئن یم خو بهرحال بعضې داسې مسائل دی، زمونږ په علاقه کښې خاصکر چې سیوریج سسټم دے، زما په خپل کلی کښې چې کله باران وشی نو هلته روډ بند شی، که لږ باران هم وشی نو هلته مونږ ته روډ بند شی او خلق را اوځی او بیا د هغه ځائے مقامی ایم پی اے یا ایم این اے یا ناظم پسې بد رد شروع شی۔ جناب سپیکر صاحب، زما دا Suggestion دے چې زما په حلقه کښې د سیوریج سسټم، بیا خاصکر زما په خپل کلی کښې، دا د زما په اے ډی پی کښې شامل کړے شی۔ د غه شان ما سره یو کهنډر یونین کونسل دے، خوا کښې زما په حلقه کښې دا In between صوابئ او د غه شان مردان او د غه شان نوښار دے، دا کلے د درې واړو ضلعو په مینځ کښې دے، د دې نه هسپتال ډیر زیات لرے دے، د مردان هسپتال ترینه هم تقریباً 15 کلومیټر دے، د غه شان د صوابئ هسپتال د دې نه 20 کلومیټر دے او د غه شان د نوښار هسپتال ترې 25 کلومیټر دے۔ جناب سپیکر صاحب، دا کلے ډیر پسمانده دے، په دیکښې خلقو ته خاصکر د تکلیف په وخت کښې، د بیمارئ په وخت کښې ډیر زیات مشکلات جوړیږی، زما دا Suggestion دے چې هلته د یو بی ایچ یو منظوره شی، د هغه ځائے خلقو ته چې کوم بنیادی حق دے چې هغه ورته ملاؤ شی۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، زه شکریه ادا کوم د اپوزیشن، د اپوزیشن زه شکریه ادا کوم۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، زه شکریه ادا کوم او بیا خاص کر د نگهت اورکزئی شکریه ادا کوم۔ (تالیاں) ډیر زیات مشکور یم، زه ډیر زیات ستاسو مشکور یم او بیا خاصکر د اورکزئی صاحبې چې دوئ ډیر زیات وخندل نن ډیر زیات۔ مهربانی۔ والسلام۔

جناب سپیکر: جناب محمود جان صاحب۔

(تالیاں)

جناب محمود جان: سپیکر صاحب، ستاسو توجو غواړم جی او مونږ چې کله دې هاؤس ته راغلو، دې هاؤس یو فیصله کړې وه چې مونږ به د Change په صورت کښې فیصلې کوؤ او مونږ دا فیصله کړې وه چې کله مخکښې اسمبلو کښې چې به اسمبلی کیدله، منعقد کیدله نو روډونه به بند وو او هم د غه رنګ مونږ ته خلق اوس هم دا خبره کوی چې تاسو اسمبلئ کښې ناست یئ، پخپله اے سی ته ناست یئ او مونږ بهر ګرمئ کښې، روډونه بند وی، روډونه بلاک شی، خلقو ته تکلیف وی نو زما دا ریکویسټ دے چې تاسو د دې د پاره انسټرکشنز ورکړئ چې کوم دا روډز دی، دا روډ خو کهلاؤ دے، دا مین روډ او دا نور روډز چې کوم بند دی، د هسپتال نه، د جیل نه دا روډ د هم کهلاؤ پاتې شی چې خلقو ته، عوامو ته تکلیف نه وی۔ مهربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب، اسرار گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر، چونکہ بجٹ پر ابھی سپیچز جاری ہیں-----

جناب سپیکر: Basically یو ریکویسټ زمونږ دا دے چې دې وخت کښې چونکه دا بجټ اجلاس دے او په هغې باندې به ډ سکشن کیږی نو تاسو چې څومره ډ سکشن کوئ، صرف په بجټ باندې خپل ډ سکشن کوئ، دا مهربانی به وی۔

وزیر قانون: چونکہ یہ بجٹ کے حوالے سے ہے----

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

وزیر قانون: جعفر شاہ صاحب! اگر، سر! اگر میں ___ نہیں میں سپیچ نہیں کرتا، Explain کرتا ہوں۔

ایک رکن: جواب ورکوی، جواب ورکوی۔

وزیر قانون: سر، ممبر صاحب نے جو ایشو اٹھایا ہے، میرے خیال میں ان کے نوٹس میں نہیں تھا کہ یہ Decision ہوا تھا، جب بجٹ اجلاس ہم Call کر رہے تھے، Mostly تمام پارلیمانی لیڈرز اس میں موجود تھے اور اس میں سیکورٹی کے حوالے سے سی سی پی او صاحب بھی آئے تھے اور انہوں نے جو سیکورٹی پلان دیا تھا، انہوں نے ہمیں یہ بتایا تھا کہ ہمارے لئے کچھ مشکلات ہیں تو وہاں پر ایک متفقہ فیصلہ ہوا تھا اور اس میں یہ طے کیا گیا تھا کہ یہ Security arrangement جو بھی ان کو بہتر نظر آئے، اس مد میں اقدامات وہ کر سکتے ہیں۔تو یہ صرف گورنمنٹ کا یا سپیکر صاحب کا فیصلہ نہیں تھا، اس میں تمام پارلیمانی لیڈرز بھی ان کے ساتھ تھے اور اس کے باقاعدہ Minutes بھی موجود ہیں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ جو روڈز پر ناکے لگے ہوئے ہیں، اس کی وجہ سے اتنا رش ہو جاتا ہے، ہماری گاڑیوں کی کوئی پہچان بھی نہیں ہوتی اور ہمیں بھی کافی ٹائم لگ جاتا ہے، اسمبلی کی طرف ہماری گاڑیوں کیلئے کوئی ایسے سٹیکرز یا کوئی ایسی پہچان ہمیں وہ کر لیں، ہمیں بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ہم دو دو گھنٹے پہلے گھر سے نکلتے ہیں-----

وزیر قانون: سر، اس میں----

محترمہ نگہت اورکزئی: حالانکہ، اور پولیس کی گاڑی کا نمبر اس پر لکھا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا سٹیکرز دے چکے ہیں، اگر کسی کو نہیں ملا تو سیکرٹری صاحب سے رابطہ کر لیں، ہاں سیکورٹی چیف کو۔اچھا جی گنڈاپور صاحب۔

وزیر قانون: سر، اس میں ناکے کے حوالے سے جو محترمہ بات کر رہی ہیں، ہم نے ان کو ایک Umbrella approval دیدی تھی کہ سیکورٹی کے متعلق آپ اپنے Arrangement دیکھیں اور اس میں محمد علی شاہ صاحب جو کہ پی پی پی کے پارلیمانی لیڈر ہیں، وہ بھی اس میٹنگ میں موجود تھے تو میرے خیال میں Approval ہم نے دی تھی۔ اب یہ اگر اسمیں کوئی Changes کرنا چاہتے ہیں تو میرے خیال میں دوبارہ میٹنگ کرنا ہوگی-----

جناب سپیکر: اس کیلئے پھر ہم اجلاس کے بعد میٹنگ کریں گے، ٹھیک ہے جی۔

وزیر قانون: اگر محترمہ اس میں آنا چاہیں تو پھر محمد علی شاہ صاحب کی جگہ یہ Represent کر لیں۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تهینک یو، جناب سپیکر۔ شروع کوم په نامه د خدائے چې بخښونکے او مهربانه دے۔ جناب سپیکر، زه لږ غوندې هټ کے خبرې به کوم ځکه پرون هم خبرې وشوې، ځنی خلق Fed up شوی دی او هغې کښې ما ته دا شعر را یاد شو:

ے اے عندلیب ناداں غوغام کن در ای جا نازک مزاج شاہاں، تاب سخن ندارد

(نعرہ ہائے تحسین اور تالیاں)

جناب جعفر شاہ: نو زما به ریکویسټ وی-----

اراکین: بیا او وایه۔

(قہقہے)

جناب جعفر شاہ: فضل الهی صاحب! ستا سو ټائم کم دے نو بجټ به وا ورو، دا به زه تا سو ته ولیکم-----   (قہقہے اور تالیاں)

جناب جعفر شاہ: تهینک یو۔ جناب سپیکر! پارټی لیډرز ډیر په تفصیل باندې د بجټ پوسټ مارټم کړے دے او زما خیال دے چې محترم سراج صاحب د هغې پوره نوټس اخستے دے او نن په بجټ سپیچ کښې په هغې باندې به پوره هغوی خپل Response ورکوی۔ ایجوکیشن، هیلتھ، امن و امان او انرجی دا درې داسې سیکټرز دی چې په هغې باندې سیر حاصل بحث شوے دے، I would not like to repeat them again، یوه خبره به کوم د انرجی سیکټر په حوالې سره چې یو Energetic وزیر، زما خیال دے سکندر شیرپاؤ صاحب هغه د انرجی سیکټر د پاره Looks like energetic Minister، (تالی)   زما به دا ریکویسټ وی چې په تیر ګورنمنټ کښې آل پارټیز کانفرنس کښې د ټول پارټیز لیډرز په دې باندې

په هغې د پاره د 10 کالو د پلان وو، د انرجی حکومت تیر د کوم چې وو شوی Agree
Implementation باندې تړلو د ستخطې کړې وې نو زما به دا ریکویسټ وی چې
مونږ د هغه پلان په Implementation باندې هغې د پاره فنډ چې څومره مختص
شوے دے، زما په خیال باندې دومره زیات نه دے چې په هغې باندې غور وشی ځکه
چې د دې سره به زمونږ ریونیو سیوا کیږی او هغې سره بیا زمونږ بجټ ان شاءالله
سرپلس به وی په آئنده سیشنو کښې۔ جناب سپیکر صاحب، دا سې ښکاریده چې دې
بجټ سره به یقیناً ډیر لوئے Change راځی خو ما ته ښکاری چې 80 percent هم
هغه بجټ دے کوم چې تیر کال مونږ بجټ پیش کړے وو او مونږ او بیا خاصکر قوم دا
توقع کوله چې یو چهکا به لګی او هغه د آفریدی صاحب چهکا وه په باؤنډرئ باندې
Catch شوه۔ (قہقہے اور تالیاں) جناب والا، مونږ دا توقع لرو چې ان
شاءالله آئنده بجټ که خیر وی د دې نه به ډیر ښه وی۔ هغې کښې به ډیر Changes
وی Let us hope، چا خبره وکړه، ریاض صاحب چې که آئنده کال له اسمبلئ وی،
زه دا وایم چې د Change د پاره سراج صاحب! یو دوه درې خبرې دا سې دی چې
هغه ډیرې ضروری دی او هغې کښې د ټولو نه اهمه خبره دا ده چې مونږ ه د پارلیمنټ
د بالا دستئ د پاره چې څومره سعی کیږی، څومره کوشش کیږی چې Let the
Pakhtunkhwa Assembly takes that initiative او چې کله ستا ایم پی اے
خود مختاره وی، هغه ته اتهارټی وی، هغه د ډیپارټمنټ نګرانی کولې شی، هغه د
ډیپارټمنټ مانیټرنګ کولے شی، زما په خیال باندې نه به کرپشن کیږی، نه به
Misgovernance وی او ان شاءالله یقیناً Let start change from that
place او څنګه چې چیف منسټر صاحب دلته تقریر کړے وو چې مونږ به Change
راولو نو زما به ریکویسټ وی چې نه یوا ځې ټریژری بنچز، که هغه د حزب اختلاف
هر ممبر او د سرکار هر ممبر چې هغه به په خپله حلقه کښې سینئر منسټر هم وی، هغه
به د فنانس منسټر هم وی او چیف منسټر به هم وی نو هله به دا Change راځی۔
(تالیاں) جناب والا، یو خو خبرې د بجټ په حواله باندې مختصر کوم۔ Revenue
authority, a very good innovative idea, I appreciate personally خو

زه به محترم وزیر قانون صاحب ته دا ریکویسټ وکړم چې Is it possible چې دا مونږ During budget، ولې چې دا په Ordinary legislation باندې کیږی زما په خیال باندې او Budget speech can not be sufficient for including this point in the Budget paper نو زما په خیال چې د هغې د پاره مونږ بیا لیجسلیشن چې تاسو کله هم کوئ، مونږ به د هغې د پاره تیار یو۔ دویمه خبره د ریسټ هاؤسز تاسو کړې وه، It`s very good idea او په هغې باندې به جی آنریبل فنانس منسټر! زما Suggestion دا وی چې کومه زمونږ پریویلج کمیټی ده، زما په خیال په هغې کښې به ترمیم کول غواړی، I would like to have the opinion of the assembly secretariat and Law Ministry چې په هغې باندې مونږ غور وکړو خو په هغې به یو بل Calculation کول غواړی او هغه دا چې MPAs, we agree, we will pay خو کوم چې زمونږ سرکاری خلق ځی، آیا د هغوی هغه TA/ DA به بیا د دې اخراجاتو نه زیات نه وی؟ I think, we need to calculate that۔ جناب، هغې کښې بله خبره دا ده چې Designated rooms په هغې کښې Specify شوی دی او زما په خیال باندې We all are the same, let us develop that 'masawat' چې دا Designated rooms پکښې نه وی۔ (تالیاں) جناب والا، د تعمیر خیبر پختونخوا خبره وشوه او زه به د تیرې هفتې مثال ورکړم۔ ما بیا پرون سراج صاحب ته ریکویسټ ولیکلو چې یو معمولی پل په کالام کښې سیلاب وړے دے او د هغې د پاره چې کوم پراسیس دے چې په هغې باندې 50 هزار روپئ لګی، It will take two months نو که دا ایم پی اے سره خپل فنډ وی نو It will take two hours، نو زما په خیال باندې چې دا مونږ بحال کړو چې د ایم پی اے سره خپل د تعمیر خیبر پختونخوا د پاره فنډ وی نو چې دا کومې وړې وړې مسئلې راځی نو هغه به په وخت باندې حل کولې شی او خلقو ته به مشکلات نه وی۔ جناب والا، د لوډ شیډنګ په مسئله کښې زما یو تجویز دے، په تیرې اسمبلئ کښې، سکندر شیرپاؤ صاحب ناست دے، مونږ یو قرارداد منظور کړے وو چې څو پورې واپډا د صوبو په کنټرول کښې نه وی راغلې We should forget about this

cruelty۔ (تالیاں) جناب والا ، سراج صاحب! Regional Languages, there are living Pashto speaking, Hindko speaking, Gujary speaking, Kohistani speaking, Shena speaking, Chitrali speaking, Sariki speaking people in this province, it's a 'guldasta' او د هغه Language د پاره مونږه په تیر حکومت کښې یو اتهارټی جوړه کړې وه، هغه په Initiative stage کښې وه I don't see any budget for that نو دا به زما تجویز وی چې مونږ د هغې د پاره هم بجټ کیږدو او Languages چې کوم زمونږ کلچر هغې سره Promote کیږی، هغه مونږه وکړو۔ د Austerity په حواله سره زما به جی دا ریکویسټ وی چې After 18th amendments پکار دا وه چې زمونږه پینځلس منسټران وے ، Today we have 25 Ministers نو زما خیال دے چې دا د Austerity هغه خبره نه ده۔ پختونخوا ټی وی د پاره We have to try our best ځکه چې دا تیر حکومت Initiative اخستې وه خو I would like to mention it on this Floor چې په هغې کښې مونږ ته اجازت نه وو ملاؤ شوے ، We must try to get Pakhtunkhwa TV for our Province۔ تعلیمی ایمرجنسی سراج صاحب! Good idea خو زما به دا ریکویسټ وی چې نن زه تاسو ته دا ریکویسټ کوم چې بلا سکولونه داسې دی چې هغې کښې Sanctioned پوسټونه شته، زه د خپلې حلقې مثال ورکوم چې 279 پوسټونه خالی دی۔ بابک صاحب سره د خدائے بنه وکړی، دوئ پکښې Approval ورکړے وو، چیف منسټر Approval ورکړے وو۔ نګران دور پرې تیر شو، دا دور پرې تیر شو، تر اوسه پورې هغه پوسټونه هغوی ایډورټائز نه کړل، نو چې دا پوسټونه کم از کم دا اسامیانې چې تاسو پوره کړئ نو زما په خیال That will bring half of the change۔ د غه شان په هیلتھ کښې جناب والا ، د سیلاب متاثره علاقه چې په هغې کښې زما حلقه هم شامله ده او هغې کښې زه مثال ورکوم چې ګیلانی صاحب محترم زمونږ وزیراعظم وو او هغوی کالام ته راغلل، ما خبرې کولې نو وئیل ئے چې ته د کومې حلقې نه خبرې کوې؟ ما ورته اووئیل چې زما حلقه خوئے نوښار ته وړې ده، هغه خود میاں صاحب په حلقه کښې

د ه،   (قہقہے) نو زما حلقه صاحب! اوس په نوښار کښې د ه۔ د هغې روډونه تاسو لیدلی دی، شیرپاؤ صاحب پرون تلے دے ، تشریف ئے وړے دے ، میلې مونږه کوؤ، روډ نشته د هغې د پاره مونږ تیر کال چې کومې پیسې ایښودې وې، هغه سکیمونه نیمګړی پاتی دی جی، د هغې د پاره به خصوصی تاسو ته دا زما ریکویسټ وی چې د هغې د پاره دا دغه کوئ (تالیاں) جناب والا ، صوبائی خود مختاری، این ایف سی ایوارډ د تیر حکومت کارنامې دی، که تاسو ئے نه منئ نو دا به بخیلی وی او د هغې د پاره، د هغې د هغه ثمرات حاصلولو د پاره به مونږ کوششونه کوؤ۔ زه یو لنډ مثال ورکوم چې په هغې کښې په موبائل باندې چې کوم ټیکس دے ، بیګاه خو له خیره 34 پرسنټ شو، چې کوم ټیکس دے نو د هغې 4 billion روپئ د هغې پته نه لګی چې دا څوک Collect کوی او دا کوم ځائے ته ځی؟ نه په دې بجټ کښې Reflect دے او زما په خیال که فیډرل کښې وی نو وی به، نو سراج صاحب ته به مې دا ریکویسټ وی چې We should takle that issue۔ جناب والا ، پی ډی ایم اے ډیره اهمه اداره ده او د هغې د پاره د هغې Capacity build کول غواړی او زه مثال ورکوم چې تیره هفته کښې سوات سیند لږ په غصه شوے وو او هغې کښې د ومره مسئلې مونږ ته جوړې شوې چې هر ایم پی اے به تلو او هلته به غریب ولاړ وو، فضل حکیم به روزانه ولاړ وو، هلته فضل حکیم صاحب محترم، زه به ولاړ ووم، نور به ولاړ وو او هغې کښې هیڅ هم نه کیدل چې هغوی Immediate response کړے وے او مونږ هغه مخ نیوے کړے وے نو دغه محکمې د پاره فنډ به هم زیاتول غواړی۔ دغه شان 1122 یوائې دوه ضلعو ته نه جی، زما به دا ریکویسټ وی چې دا مونږ ټولې صوبې ته د دې Extension وکړو ځکه چې په هر ځائے کښې پکار دے۔ (تالیاں) جناب والا ، په فارسټ کښې، یو دوه منټه ماله راکړې، Rang land: 42 % of our land that is comprised range land in our Province او د هغې د پاره هیڅ شے نه دے ایښودے شوے نو زما به فارسټ محکمې ته دا ریکویسټ وی چې د هغې د پاره Specifically فنډ کیږدی۔ SMEDA، د Small Cottage Industries Development د پاره دا یو ښه

اداره جوړه کړې ده حکومت او هغوی ښه Initiative اخستې ده، I really appreciate خو مونږ ته هغه نور هم Encourage کول پکار دی چې هغه Cottage Industry develop کړی، هغه Soft loans clear کړی او هغې سره سره مونږه Change راولو او روزګار۔ د غه شان Digital divide چې کوم زمونږه په Rural او په Urban areas کښې دا کوم فرق دے نو هغې کښې به زه د آئی ټی منسټر صاحب If he is around هغوی ته به دا ریکویسټ کوم چې د انټرنټ او د انفارمیشن اینډ کمیونیکیشن ټیکنالوجی، دا نه صرف په پېښور، صوابۍ او مردان کښې وی نو چې دا کلو ته ورسی، دا کالام ته هم ورسی او دا ډی آئی خان ته هم ورسی او دا بالاکوټ ته هم ورسی او الائی ته هم ورسی۔ جناب والا، د زکواة منسټر صاحب تشریف د لته ایښود ے دے او هغوی ته به زما دا ریکویسټ وی چې د زکواة د پاره فنډ همیشه کم ایښود ے کیږی، هم د غه شان بیا هم هغه سلسله روانه وه خو چې 50 فیصد فنډ، دا پیره مونږ دا Change راولو چې دا صرف او صرف مونږ د غریبانانو د بچو د تربیت د پاره کیږدو چې تربیت حاصل کړی او هغوی د دې جوګه شی چې بل کال له بیا زکواة ته لاس نه نیسی او هغه مونږ مستقل بنیاد باندې د غه خبره حل کړو۔ جناب والا، ځنی داسې زاړه سکیمونه دی چې د هغې ډیر وخت وشو او په هغې باندې شروعات نه کیږی، زه به د مدین هسپتال مثال ورکړم چې څلویښت کروړه روپۍ مونږ تیر کال نه ایښود ې دی خو په هغه Rehabilitation باندې کار نه دے شروع شوے نو دا Ongoing projects چې دی، دا به هیروئ نه۔ نوجوانانو د پاره دا بجټ ډیر مایوس کن دے، د هغې د پاره کوشش وکړئ، یواځې په ګراؤنډ باندې کار به نه کیږی، زما خیال دے، SMEDA او نور داسې اداره وی چې هغوی د پاره مونږ د روزګار، خواتین چې زمونږ د معاشرې 52 فیصد او که 48 فیصد-----

خاتون رکن: باون فیصد۔

جناب جعفر شاہ: 52 فیصد، چې نګهت اورکزئی بی بی ورسره شی نو 53 فیصد (قهقهے) نو زما په خیال باندې د هغې د پاره خاطر خواه فنډ ایښودل غواړی او زه به

دا اووایم چې تاسو خواتین ته یو منسټری خامخا ورکړئ، دې ټریژری بنچز ته به زما دا ریکویسټ وی او دا ملاکنډ ډویژن له ورکړئ، ملاکنډ له ئے ورکړئ۔ (تالیاں) جناب والا، د سیاحت د پاره، منسټر صاحب خو نن زما خیال دے میله کښې دے خو د هغې د پاره دا ده چې، زه به ورته ریکویسټ وکړم چې ما سره کښینی I have very brilliant and good ideas۔ نوی تحصیلونه مونږ ه جوړ کړی وو جی، هغه فنډ پروسکا لنې هم پروت دے او نوې ورله هم تاسو ایښودے دے چې په هغې باندې زر زر کار شروع کړی۔ د غه شان جی دوه درې خبرې زه داسې کوم چې په دې کالام کښې مونږ سره د ایگریکلچرل یو لویه زرعی زمکه پراته ده په ایکړو باندې، ورسره بنگلې هم دی، ورسره بلډنگونه هم دی او تاسو یقین وکړئ چې د هغه هیڅ پکار باندې نه راځی نو ډیپارټمنټ ته به زما دا ریکویسټ وی چې د هغې د پاره کار وکړی۔ انډسټریز د پاره درې خبرې Must وی چې هغه انرجی، لاء اینډ آرډر، انفراسټرکچر، نو چې د دې د پاره دا زمونږ Focus وی او په هغې کښې به زه دا مثال ورکړم چې د هغې د پاره فنډ هم نه دے ایښودے شوے۔ 'سوات سیلک انډسټری' چې د هغې Revival, that is must، د هغې سره به زمونږ 34 هزار خلقو ته Employment ملاؤ شی او فضل حکیم به په راروان سیشن کښې ان شاءالله بیا ایم پی اے وی که دا Revival وشی۔ جناب والا، Skill ته به فروغ ورکول غواړی او زما او د محمد علی خان یو ریکویسټ دے ځکه چې دا د فرید خان مرحوم یو منصوبه وه او هغه دا چې سوات او دیر او کوهستان دواړه ورونه دی چې د دې دواړو ورونو دا روډ سراج صاحب خصوصی پیسې ورله کیږدی۔ (تالیاں) او بله خبره سراج صاحب! که دا کار مو وکړو چې مرکزی حکومت ته په شریکه باندې مونږ یو قرارداد پیش کړو چې هغه علاقې چې کوم ځائے کښې ځنگلات پیدا کیږی چې هلته سوئی گیس ورا ورسی او په هغې کښې د ټولو نه اول کالام ته ورسی او بیا نورو علاقو ته رسی۔ پاپولیشن ویلفیئر منسټر صاحب ته زما ریکویسټ دے، که څوک وی، چې هغوی سره د تیرو شلو کالونه Social mobilizer په څلور زره روپئ باندې لگیا دی، په تنخواه باندې کار کوی او د هغوی پروسکال مونږ سمری موؤ کړې ده چې هغوی د Permanent شی۔ هم د غه شان هغه Employees چې کوم په

سیاسی بنیاد ونو باندې ویستې شوی وو، برطرف ملازمین د هغوی مسئله پینډنګ پراته ده او ورسره ورسره سپیشل فورس چې ملاکنډ ډویژن کښې اووه نیم زره کسان دی، هغوی چې بې روزګاره شی نو یقیناً مونږ ته به ډیرې خیرې کوی. د سپیشل پولیس فورس خبره کوم، جناب والا، Alpine Botanical Garden کالام کښې، پیښور یونیورسټی د هغې د پاره Agree ده، زما فارسټ ډیپارټمنټ ته دا ریکویسټ دے چې هغه دې د پاره هغه زمکه ورکړی او هغې کښې د رکاوټ نه جوړیږی چې هغه د سرخ فیتې شکار نه شی. جناب والا، اخرنئ خبره زه دا کوم چې په میرټ باندې مونږ بالکل Compromise ونکړو او ماته پرون داسې یو خبره شوې ده چې د ایګریکلچرل یونیورسټئ د وائس چانسلر د پاره لګیا دے Lobbying روان دے، هغې باندې Lobbying کیږی، Bargaining کیږی او د سفارش نه هټ کے دا بهرتیانې په داسې طریقه باندې کیږی. جناب والا، دا کوم بمونو کښې چې کوم خلق الوتلی دی، الله د د هغوی جنت نصیب کړی، هغوی شهیدان دی، د هغوی د معاوضې د پاره هم چې خاطر خواه بندوبست وشی. ګرلز ډګری کالج مدین، چیف منسټر صاحب ډیره مهربانی کړې وه د هغې منظوری ئے په مدین کښې کړې ده خو د هغې د پاره ډیر کم فنډ مختص شوے دے نو زما به سراج صاحب ته دا خواست وی چې د هغه زمکې د پاره کم از کم سږ کال فنډز کیږدی. یوه اخرنئ خبره ستاسو په اجازت باندې کوم، رشوت یو لعنت دے او الله د وکړی چې د دې لعنت نه دا صوبه او دا ملک خدائے پاک خلاص کړی، په میډیا په، اخبارونو کښې یو داسې تاثر روان دے لکه چې د رې کاله، څلور کاله، لس کاله مخکښې، د پښتون قوم داسې پروجیکشن وشو چې په د نیا کښې په دهشت ګردئ باندې د ټولو نه زیات دهشت ګرد او خونی او ځناور وی، په یو داسې طریقه باندې د پښتون قوم پروجیکشن وشو او اوس لګیا دی د قوم په شکل باندې ئے کیږی چې دا د ټولو نه کرپټ ترین قوم دے او دا هر یو سړے دلته کرپټ دے. داسې هیڅ کله نه ده، چې دا Trend مونږ ختم کړو، کالی بهیړیا هر جګه شته، په هر ځائے کښې شته، په هره محکمه کښې به وی خو ټول قوم، ټول سیاستدانان، ټول بیوروکریټس (تالیاں) دا غله نه دی، دا رشوت خواره نه دی، ایماندار خلق هم پکښې شته، لهذا زما به دا

ریکویسټ وی چې دا کوم Media trial شروع دے د دې پښتون قوم چې من حیث القوم پښتون قوم کرپټ دے چې دا Trial ختم شی۔ زما به میډیا ته هم دا ریکویسټ وی چې پښتون قوم ایماندار قوم دے ، پښتون قوم غیرتی قوم دے ، پښتون قوم هډو دهشت گرد نه دے (تالیاں) او چې دا میډیا په کومه طریقه باندې دا کار کوی نو خدائے د پاره دا شے مه کوئ۔ لهذا دا به زما ریکویسټ وی چې دا Trend ختمول غواړی او څوک چې رشوت ورکوی، هغه لعنتی دے چې رشوت ورکوی او چې څوک ئے اخلی، هغه لعنتی دے ، د هغې خلاف به مونږ ټول جهاد کوؤ (تالیاں) هغه چې هر څوک وی۔ ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: جناب میاں ضیاء الرحمان صاحب۔

<u>میاں ضیاء الرحمان</u>: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ لَّآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبۡحٰنَكَ إِنِّی كُنتُ مِنَ الظّٰلِمِینَ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے میں اس معزز ایوان کے اپنے ان دو بھائیوں کا ذکر کرونگا، فرید خان مرحوم کا اور عمران خان مرحوم کا جو کہ آج ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں، تو یہ ایوان جس سے صوبے کے عوام کی بہت بڑی توقعات ہیں تو اس حکومت پر اور اس ایوان پر یہ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان کے قاتلوں کو فی الفور کیفر کردار تک پہچایا جائے اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے اور میں انتہائی ان واقعات کی مذمت کرتا ہوں جو تواتر سے ہو رہے ہیں اور پرسوں جمعة المبارک کے مبارک دن مسجد میں جو واقعہ ہوا ہے، وہ یقیناً پورے ملک کیلئے اور باالخصوص اس صوبے کے عوام کیلئے انتہائی افسوسناک واقعہ ہے تو میں یہ امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ جتنے بھی متعلقہ ادارے ہیں، وہ اپنی ذمہ داری کو ادا کرتے ہوئے ہمارے ان بھائیوں کے قاتلوں کو جلد کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ جناب سپیکر، میں صوبائی حکومت کے تعلیمی ایمرجنسی کے نفاذ کے فیصلے کو سراہتا ہوں اور اس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں، محترم جناب وزیر خزانہ صاحب تشریف فرما ہیں، تو میں یہ کہونگا کہ اس کے عملی اقدامات بھی نظر آنے چاہئیں اور یہاں پر سردار حسین بابک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جو کہ ہماری پچھلی حکومت میں وزیر تعلیم کی ذمہ داریاں سر انجام دے چکے ہیں، ان کے سامنے کہونگا کہ نارمل حالات میں پچھلی حکومت

ہر اے ڈی پی میں ہر ممبر کو دو پرائمری سکول دیتی تھی اور اسی کے ساتھ ساتھ Upgradation میں تین سکول ملتے تھے، ایک پرائمری سے مڈل اور ایک مڈل سے ہائی اور اسی طرح ایک ہائی سے ہائر سیکنڈری، تو میں وزیر تعلیم اور وزیر اعلیٰ صاحب سے خصوصی طور پر اپیل کرونگا کہ آپ نے ایک تعلیمی ایمرجنسی کے نفاذ کا فیصلہ کیا ہے تو ایمرجنسی کے اقدامات بھی نظر آنے چاہئیں اور اگر اس سے آپ زیادہ نہیں دے سکتے ہیں تو میں اپنے تمام معزز دوستوں کی طرف سے اور پوری اسمبلی کی طرف سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ کم از کم زیادہ آپ سکولز دیں کیونکہ آپ ایمرجنسی ڈیکلیئر کر رہے ہیں لیکن اگر آپ زیادہ نہیں کر سکتے تو کم از کم پچھلی حکومت میں جو یہ سکول مقرر تھے، یہ ہر نمائندے کو ملنے چاہئیں اور اس کے بعد میں اپنے حلقے کی طرف آؤنگا جو ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ سے اپنے حلقے کا تعارف کراؤں کہ میرا حلقہ PK-54 سے تعلق ہے جس میں بالاکوٹ مرکزی مقام ہے اور آپ تمام احباب کو پتہ ہے کہ 8 اکتوبر 2005 کے قیامت خیز زلزلہ میں سب سے زیادہ متاثر ہونے والا علاقہ بالاکوٹ ہے کیونکہ یہ زلزلے کا مرکز تھا اور جناب سپیکر، اس 8 اکتوبر کے زلزلے کو 8 سال پورے ہو جائینگے لیکن انتہائی بد قسمتی کی بات ہے کہ زلزلے کے بعد بالاکوٹ کے نام پر اندرون اور بیرون ملک میں سمجھتا ہوں کہ، اعداد و شمار سے میں قاصر ہوں، جو رقم آئی، اتنی بڑی رقم آئی لیکن بدقسمتی سے یہ کہونگا کہ ایک ادارہ بنایا گیا 'ایرا' لیکن آج حال یہ ہے کہ 8 سال پورے ہونے کو ہیں اور اس وقت بھی میرے حلقے کے ہزاروں بچے کھلے آسمان تلے بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی چھتیں نہیں بن سکی ہیں اور اسی طرح اگر آپ دیکھیں، پانی کے بھی اسی طرح مسائل ہیں، روڈز کے اسی طرح مسائل ہیں اور بالاکوٹ جو کہ ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے اور تحصیل ہیڈ کورٹر ہسپتال تھا اور زلزلے میں تباہی کے بعد آج 8 سال گزر گئے ہیں، بالاکوٹ کے عوام، جو ایک بنیادی سہولت ہے ہسپتال کی، اس سے بھی محروم ہیں۔ تو اسی طرح آپ کو پتہ ہے کہ وہ ایریا جس کو Red Zone ڈیکلیئر کیا گیا اور پھر یہ کہا گیا کہ بکریال کے مقام پر نیو بالاکوٹ سٹی تعمیر کی جائیگی اور 2010 میں وہ تیار کرکے دینا تھی لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ بالاکوٹ کے عوام کی بدقسمتی ہے کہ وہ فنڈ کوئی بینظیر انکم سپورٹ پروگرام میں چلا گیا، کوئی لاڑکانہ میں چلا گیا، کوئی ملتان میں چلا گیا اور اس سے قبل کوئی اسی طرح ضلعوں، جن علاقوں کو اقتدار اعلیٰ ملا تو وہ سارا فنڈ بد قسمتی

سے ان علاقوں کو چلا گیا، تو میں اس حکومت کی توجہ بالاکوٹ کے مصیبت زدہ عوام کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آج 8 سال گزر جانے کے باوجود بکریال کا منصوبہ بھی وہیں پر پڑا ہے جہاں پر پہلے دن سے تھا اور ہم یہ امید کرتے ہیں کہ صوبائی حکومت اس میں اپنا جو کردار ہے، وہ ادا کرتے ہوئے بالاکوٹ کے مصیبت زدہ عوام کے ساتھ ان شاء اللہ خیر سگالی کا مظاہرہ کرے گی اور ترجیحی بنیادوں پر چاہے نیو بالاکوٹ سٹی کی تعمیر کا مسئلہ ہے، اس میں بھی صوبائی حکومت اپنا کردار ادا کریگی اور اسی طرح بالاکوٹ آج تک ہسپتال سے محروم ہے تو میں حکومت سے یہ امید کرتا ہوں کہ ترجیحی بنیادوں پر بالاکوٹ میں ہسپتال کی تعمیر بھی کی جائیگی اور اسی طرح 'ایرا' کے ساتھ جتنے معاملات اور جتنے منصوبے، روڈوں کے کام شروع ہو کر جوں کے توں پڑے ہیں، صوبائی حکومت ان کو بھی حل کروانے میں اپنا کردار ادا کرے گی اور اس کے ساتھساتھسابقہ دور میں میرے انتہائی قابل احترام جناب سکندر شیر پاؤ صاحب تشریف فرما ہیں اور ان کے سامنے میں یہ بات کرونگا، سراج الحق صاحب بھی تشریف فرما ہیں کہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں حلقہ PK-54 میں نگران حکومت کے قیام سے پہلے تقریباً 70 کروڑ روپے کے ٹینڈرز لگے اور انتہائی بد قسمتی کی بات ہے کہ یہ 70 کروڑ روپے اقرباء پروری اور سیاسی رشوت کے طور پر استعمال ہوئے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اگر 70 کروڑ روپے صحیح طریقے سے بالاکوٹ اور PK-54 میں لگ جاتے تو آج ایریگیشن کے حوالے سے میرا حلقہ ایک مثالی حلقہ ہوتا لیکن بدقسمتی سے یہ اقرباء پروری اور اپنے ذاتی ورکروں کو نوازنے کی نذر ہوگئے اور میرا حلقہ ایک بہت بڑی سہولت سے محروم ہو گیا۔ تو میں منسٹر صاحب سے اور پوری حکومت سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ اس کی غیر منصفانہ غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائیں، تحقیقات کرائی جائیں اور نیب کے حوالے اس کیس کو کیا جائے اور میرے صوبے کے اور میرے حلقے کے عوام کا جو یہ انتہائی قیمتی پیسہ اور قومی پیسہ جو ضائع ہوا ہے، اس کو واپس لیا جائے اور صوبے کے عوام کے مفاد کیلئے اور PK-54 میں اس کو دوبارہ استعمال کیا جائے اور تمام معزز ممبران نے جو ایک مطالبہ کیا ہے، میں بھی آپ سے جناب سپیکر، آپ کی موجودگی میں حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ تعمیر سرحد پروگرام کے جو فنڈز اس دفعہ ختم کئے گئے ہیں، براہ مہربانی ان کو بحال کیا جائے کیونکہ (تالیاں) یہ میں ایک نہیں کہتا ہوں، میرے خیال میں حکومتی بنچوں کو دیکھ لیں

یا اپوزیشن، یہ سب کا متفقہ مطالبہ ہے اور ہم یہ امید کرتے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب سے اور وزیر خزانہ صاحب سے کہ یہ ایوان کا متفقہ مطالبہ ہے اور آپ اس ایوان کے وقار کا خیال کرتے ہوئے اور معزز ممبران کے وقار کا خیال کرتے ہوئے ان شاء اللہ اس کو بحال کرینگے۔ اور ایک اور جو مسئلہ ہے، آپ کو پتہ ہے کہ بالاکوٹ ٹورازم کے حوالے سے بھی ایک نمایاں مقام رکھتا ہے اور وہاں پر PTDC کے جو ملازمین ہیں، 18 مہینوں سے ان کو تنخواہ کی ادائیگی نہیں ہوئی ہے اور بالاکوٹ اور ناران میں انہوں نے PTDC Motels کو تالے لگائے ہوئے ہیں،حالانکہ یہ Peak Seasonہے اور اس میں نہ صرف کروڑوں روپے ملکی خزانے کیلئے وہاں سے حاصل ہوتے ہیں بلکہ ان ملازمین کاچولہا بھی اسی کے ساتھ وابستہ ہے، تو میں اس معزز ایوان کی وساطت سے مرکزی حکومت سے یہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ 18 مہینوں سے جو ان ملازمین کی تنخواہیں بند ہیں اور وہ Motels کو بھی تالے لگا کے بیٹھے ہوئے ہیں کہ اس مسئلے کو ترجیحی بنیادوں پر اور فی الفور حل کیا جائے اور اس کے ساتھساتھ اس بات کا جائزہ بھی لیا جائے کہ یہ کتنا نفع بخش ادارہ ہے اور 18 مہینوں سے وہاں ملازمین کو، غریب لوگوں کو تنخواہ نہیں دی گئی، اس پر بھی تحقیقات کی جائیں اور میں اس معزز ایوان کی وساطت سے مرکزی حکومت کے یہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ فی الفور اس مسئلے کو حل کیا جائے اور جناب سپیکر، بالاکوٹ جو ہے، ٹورازم کے حوالے سے انتہائی قدرتی حسن سے یہ مالامال علاقہ ہے لیکن بدقسمتی سے اس جانب کسی حکومت نے کوئی توجہ نہیں دی تو میں اس حکومت سے اس معاملہ پر توجہ دینے کی اپیل کرتا ہوں اور ان شاء اللہ یہ یقین دلاتا ہوں کہ اگر اس علاقے میں ٹورازم کو Develop کیا جائے تو اللہ کے فضل و کرم سے نہ صرف یہ کہ قومی خزانے کو وہاں سے ٹھیک ٹھاک آمدن ہوگی بلکہ علاقے کے لوگ بھی اور علاقہ بھی ترقی کریگا اور صوبے میں ان شاء اللہ ان لوگوں کا ایک بنیادی کردار ہو گا۔ میں ایک دفعہ پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ وآخر الدعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں ایک دفعہ پھر معزز اراکین سے درخواست کرتا ہوں کہ ٹائم کا تھوڑا خیال رکھیں کیونکہ بہت سارے معزز اراکین بات کرینگے تو مہربانی ہوگی۔ مہربانی ہوگی کہ میں نے تو کھلا چھوڑا ہوا ہے، دس منٹ کا خیال کریں کہ دس منٹ کے اندر اندر اپنی بات مکمل کریں۔ اس وقت محمد علی صاحب۔

جناب محمد علي: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکريه جناب سپيکر صاحب، زه ستا سو ډيره زيا ته شکريه ادا کوم۔ څنګه چې زمونږ ما يار صاحب ورور وفرمائيل، زه هم د دې ايوان د ټولو نه کشر ستا سو يو ورور ايم پی اے اول ځل منتخب شوم، اولنے سپيچ دے زما، (تالياں) زه د بجټ د سپيچ نه مخکښې اګر که تا سو سره ټائم لږ کم دے خو دا يو ډير ذمه دار فورم دے او د غونډې صوبې پاليسئ، قانون سازئ هم د دې ځائے نه کيږی۔ زمونږه هم يو شو ذمه دارئ او فرض په مونږ باندې جوړيږی چې مونږه، دا کوم زمونږ ورونړه چې نن په دې اسمبلئ او په دې ايوان کښې ناست دی نو دا د دې صوبې، د دې عوامو د پاره د قانون سازئ د پاره، د هغوی د پاره د عدل و انصاف او بنيادی حقوقو ورکولو د پاره دا پارليمنټ دے او د دې د پاره مونږه منتخب شوی يو۔ جناب سپيکر، مونږ په دې اسمبلئ کښې 124 اراکين يو، په ديکښې 99 مونږ براه راست اليکشن Contest کړے دے او مونږ دې ځائے ته راغلی يو۔ اوس او وايه چې نن مونږه 99 ايم پی ايز په دې ځائے کښې جنرل سيټونو باندې راغلی يو خو زمونږه په دې 99 حلقو باندې کم از کم، په هره حلقه باندې به که ډير کم هم وو نو نهه لس يا پينځلس پينځلس Candidates ولاړ وو۔ هر سړے په پارټئ کښې دا ګوری چې په دې صوبه کښې دا Cream دی چې دا دې قوم او د دې ملک او د دې صوبې خدمت کولے شی۔ په دې 99 نشستونو باندې کم از کم چې دے نو نهه لس زره کسان Election contest کوی، په هغې کښې هم بيا خلق خپل هغه 99 Cream کسان راليږی چې دا به زما د صوبې او ستا سو د خپلې حلقې نمائندګی به کوی، نو لهذا زما د دې ټولو ممبرانو په خدمت کښې دا ګزارش دے که هغه په اپوزيشن کښې دے او که په حکومت کښې دے، زه ډير افسوس کوم چې د بجټ په اولنئ ورځ باندې د لته چې کومه هنګامه جوړه شوه، دا ښه ميسج نه دے زما ورونړو۔ جناب سپيکر صاحب، زمونږ د لته ميډيا ناسته ده، ټول شے نن سبا Live ټوله دنيا ګوری، مونږه ته پکار ده چې مونږ په دې ايوان کښې د برداشت ماده پيدا کړو او يو بل باندې د تنقيد کولو هغه حوصله پيدا کړو، په مونږ باندې د ټولو خلقو نظر دے۔ په دې ملک کښې او په دې صوبه کښې مونږ ته ډير لوئے لوئے ايشوز دی، د ټولو نه لويه ايشو چې په دې صوبه کښې ده نو هغه بدامنی ده۔ زه په ډير افسوس سره دا وايم

چې زمونږه په دې صوبه کښې زما په يو مياشت کښې دوه ايم پی ايز زمونږ نه جدا کيږی، په دې يو مياشت کښې زمونږه دوه ايم پی ايز جدا کيږی، دا ولې جدا کيږی جناب سپيکر صاحب! دا د امن و امان بدتر صورتحال دے۔ نن زمونږ په دې صوبه کښې زه په افسوس سره دا وايم، زه اکثر دفترو ته ځم او هغه افسرانو ته زه دا وايم چې ګورئ مونږ که تاسو له راځو نو زمونږ ډير زيات لوئے قدر او عزت کوئ او دا خبره مونږه ولې کوؤ جی؟ نن مونږه په دې خبره باندې مجبور يو چې نن مونږه افسرانو ته وايو چې د ايم پی اے ګانو ډير قدر کوئ او وجه ئے دا ده چې مونږه ورته دا وايو چې هسې نه چې سبا په اخبار کښې راشی چې فلانے ايم پی اے هم په دهماکه کښې الوتے دے، بيا به خفه ئے چې يره افسوس چې د دې ايم پی اے خبره ما اوريدلې وے او پرون راغلے وو او په دې کار کښې دے زمونږ نه جدا شوے دے، نو لهذا په دې صوبه کښې مونږ ته د بدامنئ مسئله ده، د دې د پاره کار کول غواړی، تجاويز ورکول غواړی، پينځه کاله خوارې کول غواړی چې په دې صوبه کښې څنګه امن و امان بحال شی؟ زمونږ ته په دې صوبه کښې جناب سپيکر صاحب! د بجلئ ډيره لويه مسئله ده۔ دا ټول زمونږه اراکين ناست دی، په دې باندې کار کول غواړی، اګر که دا بجلی د وفاق مسئله ده خو په ديکښې زه ډير ګزارش دا کوم چې بجلی په صوبه کښې ده او مسئله د مرکز ده، مونږ به باقاعده د مرکز سره دا خبره هم ډسکس کوؤ چې په دې صوبه کښې د بجلئ دا کومه مسئله ده، دا د حل کړے شی۔ لهذا مونږه په ديکښې، دا نه چې اپوزيشن وائی چې دا د حکومت سره خبرې کوی، زه ډسکونه چې دی هغه ډبوم، لهذا دا يو اجتماعی مسئله ده او په ديکښې به مونږ حکومت او اپوزيشن کښينو او په ديکښې به خپل تجاويز ان شاءالله ورکوؤ چې په دې صوبه کښې زمونږ دلته د بجلئ دا مسئله حل شی۔ مهنګائی ده، بيروزګاری ده، د هغې نه علاوه چې مونږ په دې صوبه کښې کومه پاليسی جوړوؤ نو زمونږ د هر ايم پی اے خپلې مسئلې هم دی-----

<u>جناب سپيکر</u>: سکندر خان۔

<u>جناب محمد علی</u>: دلته هر ايم پی اے صاحب ژاړی، هر ايم پی اے صاحب جهګړه کوی چې زما په حلقه کښې دا مسئله ده۔ دا د ده حق دے جی، عوامو که مونږه دلته راليږلی يو نو په دې وجه ئے راليږلی يو چې ته به په دې صوبه کښې قانون سازی

کوې او خپل د حلقې چې کوم مسائل دی، هغه به هم حل کوې، نو لهذا نن د بجټ اجلاس دے، مونږه دا وایو چې الحمد لله ډیر زبردست بجټ دے، مونږه د دې نه مطمئن یو، مونږه دا نه وایو چې دا بجټ ناکام بجټ دے، بالکل ټهیک ټهاک دے، د یکښې چې څه پکار وو هغه شوی دی (تالیاں) خو زه د یو خبرې گزارش کوم، عرض کوم چې ولې مونږ هغه Positive پهلوگان نه ښایو چې د عوامو د پاره د فلاح و بهبود د پاره دی؟ اگر که څه کمے بیشے به وی خو دا به مونږ تنقید سره د دې نه وایو، دا به مونږه د اصلاح په ذریعه وایو۔ د اپوزیشن دا ذمه واری ده چې د حکومت به توجه راگرځوی چې د حکومت په دې ځائے کښې کمے دے او په د یکښې اصلاح وکړئ، دا نه چې حکومت د نیا ورانه کړه او مونږه پاتې شو۔ لهذا زه دا عرض کوم، زما هم په بجټ کښې یو څو تجاویز دی، اپوزیشن د ډیسکونه نه ډبوی چې د دوئ اعتراضات دی، زه تجاویز ورکوم او په حیثیت د یو ممبر ما د لته حلف اخستے دے او په دې بنیاد باندې (تالیاں) چې زه به هغه تجاویز پیش کوم چې دا د دې صوبې د عوامو د پاره وی۔ مونږ له خلقو ووټ نه دے راکړے هسې چې زه د باچا په پالنگ کښې پینځه کاله خوب وکړم، نو لهذا مونږ به خپل تجاویز پیش کوؤ او اپوزیشن له هم په د یکښې زمونږ مرسته پکار ده۔ زه تاسو ته لنډ صرف د خپلې حلقې PK-92 لږ وضاحت وکړم، دا ممبران صاحبان ناست دی او د میډیا وروڼه هم زمونږ ناست دی چې دا د نیا ته لږ وښائی چې په دې صوبه کښې دا سې حلقې هم شته چې زه واحد په پاکستان کښې دا سې ایم پی اے یم چې زه په خپله حلقه کښې سفرانه مونځ کوم، 180 کلومیټر زما غټه حلقه ده، 180 کلومیټر۔ زما په حلقه کښې دا سې دا سې ځایونه شته چې شپږ شپږ گهنټې زه هلته پیدل گرځم، شپږ شپږ گهنټې۔ زما په حلقه کښې دا سې ځایونه هم شته چې زه یو فاتحې له ځم نو د لس زره روپو زما گاډے ډیزل سیزی۔ زما په حلقه کښې دا سې دا سې ځایونه شته چې هلته زه هسپتال ته مریض بوځم۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: محمد علی صاحب! تجاویز پیش کرکے ٹائم۔۔۔۔

<u>جناب محمد علی</u>: نو جناب سپیکر صاحب! دا د بجټ سره متعلق خبرې دی ځکه چې په بجټ کښې خو مونږه هر شعبې له پیسې اېښودې دی۔ (تالیاں) زما په

حلقه کښې دا سې دا سې ځایونه شته چې خلق خپل خپل مریضان پینځلس پینځلس ګهنټې په کټونو کښې پیدل هلته وړی۔ هغه بله ورځ زما په حلقه کښې یو واقعه شوې ده، یو خاوند خپله ښځه ویشتې وه او د ریالس ګهنټې هغه د هغه ځائے نه سفر کړے دے او راغلے دے او پیښور ته ئے ایل آر ایچ هسپتال ته هغه رارسولې ده، دا مشکلات د هر سړی دی خو پکار ده چې مونږه خپل هغه مسئلې هم دلته ډسکس کړو۔ نو زما یو څو تجاویز د بجټ حوالې سره دی۔ په بجټ کښې زمونږه حکومت22 ارب80 کروړ روپئ د صحت په مد کښې ایښودی دی، پکار ده چې اپوزیشن خو دا Appreciate کړی ځکه چې حکومت د ومره لویه پیسه په صحت کښې ایښودې ده خو زما به هم په دیکښې دا تجویز، بل هم زما په دیکښې راځی چې په دې22 ارب او په دې80 کروړ روپئ کښې ډ سپنسریانې او بی ایچ یوز هم جوړ کړئ۔ دا سې دا سې علاقې دی، اګرچې په پیښور کښې ایل آر ایچ دے، کے ټی ایچ دے، دغلته په حیات آباد کښې غټ غټ هسپتالونه شته، کلی په کلی محله په محله، تاسو دې ډ بګرئ ته لاړ شئ لوئے لوئے، غټ غټ هسپتالونه جوړ دی خو ماته خو سهولت نشته کنه، زما نه خو هغه په اتلس ګهنټو کښې لرے دے، لهذا دا سې علاقې چې هلته بی ایچ یوز نشته، هسپتالونو کښې دوایانې نشته، هغه علاقو ته پکار ده چې تاسو په دې بجټ کښې ځان ته هغه بی ایچ یوزاو ډ سپنسریانې شامل کړئ۔ په تعلیم کښې66 ارب68 کروړ روپئ دی، زما حلقه کښې ماشومانې جینکئ لس لس کلومیټره په غرونو کښې پیدل ځی او سکولونو ته ځی، د ماشومانو هم دغه حالات دی، لهذا زه خو دا ګزارش کوم چې یو یو سکول یو یو ایم پی اے ته ورکړئ، زما په حلقه کښې لس یونین کونسلې دی او په یو یو یونین کونسل کښې څلویښت څلویښت کلی دی نو زه به یو سکول وړم او په یونین کونسل په خپله حلقه کښې به ئے چرته لګوم؟ نو لهذا د تعلیم د پاره هم زما تجویز دے، (تالیاں) زما دا تجویز دے چې په تعلیم کښې پیسې ډیرې ایښودې شوی دی خو په دې بجټ کښې هر ایم پی اے له کم از کم پنځه پرائمری سکولز او دوه مډل سکولز، یو هائی سکول او یو هائر سیکنډری سکول پکار دے۔ په دې پیښور، چارسده، مردان او نوښار کښې خو کوځه په کوځه سکولونه شته، یونیورسټیانې او میډیکل کالج شته خو دا هغه ځایونو ته پکار دی په کوم ځائے

کښې چې تعلیمی مواقع نشته،   (تالیاں) لهذا دا زما تجویز دے چې په دیکښې
تاسو نوی سکولونه شامل کړئ۔ زه په استاذ باندې ډیوټی کوم خو چې سکول
ضروری دے ، نو زما بچیان چې سبق نه وائی نو دا بچیان به چرته ځی؟ نو زما هم دا
گزارش دے چې په دیکښې تاسو پیسې شامل کړئ نورې۔ جناب سپیکر صاحب،
اپوزیشن د ډیر خوشحالیږی نه۔ د ایریگیشن په مد کښې 13 ارب 12 کروړ روپئ
ایښودې دی، زمونږه علاقه ټوله الحمد لله زرعی علاقه ده او زمونږ د پاره مواقعې
ډیرې دی خو په دې 13 ارب روپئ خو په یو حلقه کښې ایریگیشن چینلز نه کیږی نو
لهذا زه دا وایم چې د 13 ارب په ځائے 50 ارب روپئ کړه چې دا زمکې خو زمونږ
اوبه خور شی کنه، دا زما تجویز دے چې دې باندې مونږه غور اوکړو۔ (تالیاں)
جناب سپیکر صاحب! په زراعت کښې زمونږه 12 ارب روپئ وې او مونږه په دې
بجټ کاپئ کښې کتلی دی چې زمونږه د کاشت رقبه 6.5 ملین ده او په دیکښې
صرف 2.2 ملین قابل کاشت زمونږ نن سبا ده، نو چې دا د 12 ارب نه کم از کم 40
ارب روپئ شی نو هغه کومې زمکې چې زمونږ نه پاتې دی نو د هغې د پاره خو به
مواقع راشی کنه چې دا اوبه به هغه ځائے ته ځی او د خلقو به روزگار سیوا او فصل
به ئے سیوا شی، دا د دې صوبې د پاره او د صوبې د عوامو د پاره زما بل تجویز
دے ، لهذا دا د وکړے شی۔ د ماحولیاتو باره کښې وایم جی، ماحولیات دا ډیر
Important ډیپارټمنټ دے جی، یو ارب روپئ د دې د پاره ایښودې شوی دی او په
دیکښې د جنگلاتو هم ډیر لوئے تحفظات دی،په دیکښې تحفظ راځی، نو زه دا
وایم چې په دیکښې ټورازم هم راځی، زما صرف کمراټ داسې علاقه ده چې هغه
الله پاک په دې زمکه باندې یو جنت پیدا کړے دے ، شهید فرید خان د دې اسمبلئ
ایم پی اے پاتې شوے دے او په دې اسمبلئ کښې زه گورم چې ډیر هغه ایم پی گان
دی چې دا د هغه سره په دې ایوان کښې پاتې شوی دی، د شاه حسین صاحب په شکل
کښې، دغه شان د دې جعفرشاه صاحب په شکل کښې، په دې ځائے کښې
اسرارالله گنډاپور صاحب، دغه ځائے کښې سکندر شیرپاؤ صاحب، سراج الحق
صاحب شو، مظفر سید صاحب شو، بهرام خان حاجی صاحب شو، سعید گل صاحب
شو، په دې ایوان کښې هغه دا چغې وهلې دی چې الله پاک ماله د جنت یو ټکړه

راکړې ده په دې صوبه کښې، راشئ تاسو دغلته او په دې علاقه کښې تاسو وګرځئ، دې غونډې اسمبلئ له ئے دعوت ورکړے وو۔ زه اوس هم دې ایوان ته دا دعوت ورکوم چې راشئ کمراټ وګورئ، په دې زمکه باندې یو جنت وګورئ چې تاسو ورته وګورئ چې په دې صوبه کښې الله پاک مونږ له داسې ښائسته ځائے راکړے دے چې د هغې د ټورازم د پاره مونږ ته روډ پکار دے، هلته ریسټ هاؤسسز پکار دی، Tented villages پکار دی چې ټوررسټس مونږه هغه ځائے ته بوځو چې د صوبې د پاره او د دې علاقې د پاره، د آمدن د پاره څه ذریعه پیدا شی۔ زما دا ګزارشات دی چې په دې بجټ کښې ان شاءالله دې شعبو کښې که تاسو پیسې کیږدئ نو دا دې د پاره، د دې ټولې صوبې او د دې علاقې ان شاءالله د خلقو د فلاح وبهبود د پاره به کار وشی۔ وما علینا الا لبلاغ۔

(تالیاں)

جناب منور خان ایڈوکیټ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جناب منور خان صاحب، جناب منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیټ: ما خو تقریر کړے دے سر خو دې محمد علی چې کومه خبره وکړه، د دې روډ په باره کښې، لکه ما مخکښې هم دا ریکویسټ کړے وو چې محمد علی خان ته مونږ ویلکم وایو چې دې اسمبلئ ته راغلو او یقینی د ده خفګان چې کوم مونږ نه دے، هغه ئے په اسمبلئ کښې ظاهر کړو خو زما خیال دے هلته نه ئے صحیح وضاحت ونکړو، که دې دیخوا ته راشی نو ان شاءالله تعالیٰ مونږ به د ده سره ډیرې خبرې وکړو۔

(تالیاں)

جناب خالد خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب خالد خان، جناب خالد خان صاحب (مداخلت) موقع به تاسو له درکوؤ لږ ساعت پس، جناب خالد خان صاحب ټائم ډیر Short دے، مونږ سره چار ګهنټې دی، که دا مسلسل خبرې کیږی نو ګرانه به وی۔ جناب خالد خان صاحب (شور) جناب خالد خان صاحب۔

جناب خالد خان: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تهینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ سی ایم صاحب په خپل وړومبی سپیچ کښې د هلیته په باره کښې چې کوم Initiative اخستې وه، د هغې اظهار په بجټ کښې هم شوے دے او هغه په بجټ کښې که سابقه دور حکومت ته وګورئ او که موجوده بجټ ته وګورئ، هغې کښې چې کوم 12 billion increase شوے دے نو دا زمونږ د پاره ډیره د خوشحالئ خبره ده۔ زمونږ په تحصیل کښې چې کوم هیډ کوارټر هسپتال دے، کوم چې په 1994 کښې جوړ شوے وو او هغه ټائم کښې دا هسپتال چې کوم وو، د یکښې به هغه سپیشلسټس وو چې دې ته به د مختلف علاقو نه خلق چیک اپ د پاره راتلل، دلته به د علاج د پاره راتلل، دلته به ایډمټ کیدل خو زه ډیر په افسوس سره دا خبره کوم چې مونږ ته په بارډر باندې چې کومه مومند ایجنسی ده، د هغوی د پرانګ غر چې کوم تحصیل دے، د هغه خلقو انحصار هم په دې باندې دے، د هغه خلقو Flow هم په دې باندې ده خو د آبادئ په تناسب سره که وګورئ یا دلته چې کوم هغه مشکلات دی هغه خلقو ته، چې کوم د ایمرجنسی په Basis باندې پکار دی، نو که د غه ته مونږ وګورو نو دلته د دې د Upgradation بے حده ضرورت دے او بل د افسوس خبره دا هم ده چې کم از کم د رې کاله کیږی چې د یکښې ګائنی والا موجود نه ده او د هغې په ځائے ایم او د دې په ځائے ډیوټی ورکوی۔ بل زمونږ په حلقه کښې چې کوم یو آر ایچ سی هسپتال وو چې کوم په سابقه ګورنمنټ کښې Upgrade شوے دے چې د جمال آباد هسپتال په نوم باندې یادیږی، د هغې بلډنګ Complete شوے دے، هغې کښې چې کوم پوسټونه دی، هغه سینکشن شوی دی خو اوسه پورې هغه هسپتال په هغه حال باندې پروت دے۔ بل دا افسوس خبره دا هم ده، چې د نن نه پینځلس ورځې مخکښې چې کوم طوفان راغلے وو، په هغې کښې ډیر ماشومان ژوبل شوی وو، په چا دیوالونه راپریوتې وو، په چا باندې کوټې راپریوتې وې، هلته ایمرجنسی نه وه، هلته په او پی ډی کښې چې کوم د هغوی هغه عمله وه، هغه موجود نه وه، د هغوی د لاسه ډیر ماشومان وفات شوی دی، ډیر پکښې ژوبل شوی دی نو زه ستاسو په وساطت سره دا خبره کوم، هلیته منسټر هم دلته ناست دے، چې د یکښې چې کوم د دې بلډنګ Complete شوے دے، شوکت صاحب لږ توجه ورکړئ د غه ته، زه سپیکر صاحب

ستا سو په وساطت سره دا خبره کوم چې د غه هسپتال چې په 2007 کښې Upgrade شوے دے ، هغې کښې چې کوم پوسټونه سینکشن شوی دی، هغې کښې چې کومه عمله ده، هغه اوسه پورې هغې کښې تعینات شوې نه ده او بل پکښې خصوصاً دا خبره چې کم از کم د غلته تاسو ته ما مخکښې هم ذکر وکړو چې په هغې کښې کوم د غه طوفان راغلے وو، د غلته چې کومه هغه تباهي شوې وه چې په کومو ماشومانو باندې د کوټو چهتونه راپریوتی وو، په چا باندې دیوالونه راپریوتی وو نو د فرسټ ایډ په د غه باندې یا هلته چې کوم په هسپتال کښې یو ایمرجنسی پکار وی، هغه نه وه او د هغې د لاسه ډیر ماشومان مړه شوی هم دی او ډیر پکښې ژوبل شوی هم دی۔ بل پکښې زه دا یو خبره کوم چې د غلته کښې اوس دوه ایکسرے پلانټس موجود دی خو د هغې هلته فلمونه چې کوم د هغې د پاره درکار دی، هغه هم نشته۔ بل د غلته که دوئ ځی، د دې ځائے نه چارسدې ته به ځی، چارسده د دې نه په 25 کلومیټر یا په 30 کلومیټر کښې د غه د دې هسپتال نه لرې ده او Already په دې باندې څلور یونین کونسلې دی، دا Depend کوی، نو چې یو سړی ته په یو هسپتال کښې ایمرجنسی نه وی، هغه ته هلته First aid treatment نه کیږی او هغه 25/ 30 کلومیټر فاصله کښې ځی او د چارسدې هیډکوارټر هسپتال ته ځی نو دیکښې ډیر خلق چې الله تعالیٰ ئے په خپل رحم وکرم باندې بچ کړی خو ډیر د غلته په هغه لاره لاره، په هغه تلو تلو، هسپتال ته په رسیدو باندې هغوی وفات شی۔ سپیکر صاحب، دلته د تعلیم په حواله سره د ایمرجنسی د نفاذ چې کومه خبره کیږی، زه ستاسو یو د غه دې ته راګرځوم چې زمونږ په حلقه کښې یو علاقه ده چې هغه د شمالی هشتنغر په نوم باندې یادیږی او هغه په اووه یونین کونسلو باندې Depend کوی، هغه اووه یونین کونسله، په هغې کښې هائی سکول شته د ګرلز د پاره، د Female د پاره هائی سکول شته خو زه ډیر په افسوس سره دا خبره کوم چې نه د جینکو د پاره پکښې هائر سیکنډری سکول شته، نه د جینکو د پاره پکښې ډګری کالج شته، نه پکښې د هلکانو د پاره ډګری کالج شته، نه پکښې د هلکانو د پاره هائر سیکنډری سکول شته او دا خلق د غلته دوئ چې بیا لکه کله خپل میټرک پاس کړی یا د خپل تعلیم جاری ساتلو د پاره دوئ، د دې هری چند نه، د مندنی نه، دلته چې کوم دې سره نور

Surrounding یونین کونسلې دی، دا خلق بیا چارسدې ته، د دوئ ضرورت وی، هلته دوئ تعلیم جاری ساتلو د پاره ځی، هلته تګ کول غواړی. نو که مونږ په دغه خبره باندې بیا راشو نو کم ازکم چارسده زمونږ د دې حلقې نه 20/ 25 کلومیټر فاصله کښې ده او هغه خلق چې ډیر داسې وی چې د هغوی معاشی حالت د دې جوګه نه ګرځی یا داسې د نورو حالاتو د وجې چې کم ازکم هغوی دلته تګ نه غواړی نو د هغوی تعلیم په نیمه کښې پاتې شی، هغوی د تعلیم نه محرومه شی نو زه ستاسو په وساطت سره دا ریکویسټ کوم چې کم ازکم د هلکانو بندوبست یا د هلکانو ته د غسې د ټرانسپورټ څه مسئلې نه وی خو Female Degree Collage چې کوم دے، دا په Priority basis باندې زمونږ په دې PK-20 کښې چې کوم اووه یونین کونسله دی او کم ازکم که د آبادئ لحاظ سره وګورو، دا خو به د دوه لکهو نه د دوئ آبادی Above وی نو د غلته دا د Female ډګری کالج د مونږ ته جوړ کړے شی. سپیکر صاحب! د هیلتهـ په باره کښې ما ته یو بله د غه هم رایاده شوه چې د غلته په سابقه دور کښې یو بی ایچ یو جوړه شوې ده، د هغه بی ایچ یو بلډنګ Complete شوے دے خو د ډیپارټمنټ یا کوم چې Land owners دی، د هغوی په مینځ کښې داسې څه مسئلې پیدا شوې دی چې یا هغوی ته Payment نه کیږی یا هغوی ته پیسې نه ملاویږی د بلډنګ د Complete کیدو نه باوجود، په هغې کښې خلقو دیوالونه وهلی دی او هغه بی ایچ یو اوسه پورې بالکل د یو کهنډراتو شکل اختیار کړے دے. نو مهربانی د وکړی چې په دغه باندې د یو نوټس واخستلے شی چې دا بی ایچ یو ولې بنده ده، د Land owners د وجې بنده ده که هغې ته د ګورنمنټ د طرف نه Payment نه دے شوے؟ دا هم په داسې ځائے کښې ده چې کم ازکم هغې ته د فرسټ ایډ ضرورت دے او دا د په Priority basis باندې وشی. بل سپیکر صاحب! د نن نه 15 ورځې مخکښې چې کوم ما تاسو ته ذکر وکړو چې کوم طوفانونه راغلی وو یا د غلته چې کومې مسئلې جوړې شوې وې چې هغې کښې کوم ماشومان شهیدان شوی وو نو د دغه طوفانونو د وجې او د بارانونو د وجې د غلته زمونږ علاقه چې کوم ده، ټول خلق په ایګریکلچر باندې، په زمینداریٔ باندې Depend کوی او د غلته تمباکو زمونږ د خلقو Basic یو ذریعه آمدن، د غه تمباکو

باندې مونږ Depend کوؤ او دا په دې باندې Depend کوؤ چې کم از کم ډیر داسې غریب خلق وی چې هغوی دې ته یو پروګرام ایښودے وی، چا دې ته داسې نور قرضونه کړی وی چې هغه به په دې تمباکو چې مونږ دا آمدن سنبهال کړو، دغه به پرې خلاصوؤ، چا دې د پاره د خپل بچود مستقبل د پاره سوچ کړے وی، چا د خپل د بچود کور د ودانئ د پاره سوچ کړے وی نو په دغه تیر شوی طوفانونو کښې، په بارانونو کښې هغه د تمباکو فصلونه بیخی تباه شوی دی، زمیندار پریشانه دی نو زه دا خبره کوم ستاسو په وساطت سره چې کم از کم هغه په څه طریقې سره دا خلق Compensate شی او هغوی ته د دې معاوضه ملاؤ شی چې کم از کم د هغوی دلجوئی وشی او هغوی چې کوم دراتلونکی وخت سوچ کړے دے، په هغې کښې څه شیئر هغوی ته ملاؤ شی۔ زه په اخره کښې زمونږ سینیئر منسټر سراج الحق صاحب ته په ټیکس فری بجټ پیش کولو باندې، د ګورنمنټ سیلریز زیاتولو باندې او بل خصوصاً هغوی چې د خلقو د پاره کم از کم کوم 10 هزار روپئ اجرت مقرر کړے دے، زه هغوی Appreciate کوم، زه هغوی ته خراج تحسین پیش کوم۔ ډیره مهربانی جی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: اب چونکہ پانچ منٹ باقی ہیں اور نماز اور چائے کیلئے آدھا گھنٹے کیلئے وقفہ کیا جاتا ہے، ڈیڑھ بجے ان شاءاللہ اجلاس پھر شروع کرینگے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز اور چائے کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر، مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب سپیکر</u>: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ وقفہ کے بعد باقاعدہ کارروائی کا آغاز کرتے ہیں تو اس وقت آمنہ سردار آئی ہیں؟

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: جی جناب سپیکر-----

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، آپ بات کریں۔

(تالیاں)

محترمہ آمنہ سردار: Okay۔ اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ رَبِّ ٱشۡرَحۡ لِى صَدۡرِى، وَيَسِّرۡ لِىٓ أَمۡرِى، وَٱحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّن لِّسَانِى، يَفۡقَهُواْ قَوۡلِى۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس بحث میں حصہ لینے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے چونکہ میرا تعلق گلیات سے ہے اور میں گلیات کی بات کرنا چاہونگی۔ آپ نے جیسے شعبہ سیاحت کا ذکر کیا اور اس میں کہا کہ ہم پرائیویٹ سیکٹر کی مدد سے اس میں کام کرینگے تو جناب صدر، میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ وہاں پر جو اتھارٹی ہے، GDA، گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی، اگر اسی کو ہی زیادہ اچھے طریقے سے فعال بنایا جائے، اسی کے اوپر ہی زیادہ کام کیا جائے تو یہ وہ علاقہ ہے کہ جہاں پہ سوات، جیسا کہ سیکورٹی پرابلمز کی وجہ سے کچھ عرصہ وہ سیاحت نہیں کرسکا، سیاحت میں اس کو فروغ حاصل نہیں ہوسکا، الحمد للہ ابھی کالام میں اور وہاں پہ جو Festivals ہو رہے ہیں اور الحمد للہ بڑے اچھے طریقے سے ہو رہے ہیں، پرامن طریقے سے، تو خدا کرے کہ یہ روایت بھی برقرار رہے، تو بہت زیادہ رش بڑھ جاتا ہے گلیات کی طرف ،تو میں یہ کہنا چاہونگی کہ ہماری جو گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ہے، اس کو اگر زیادہ فعال بنایا جائے، اسی کو زیادہ Activate کر دیا جائے، بجائے اس کے کہ ہم پرائیویٹ سیکٹر کو Involve کریں تو سیاحت کیلئے پرابلم بن جائے گا، جو سیاح وہاں پہ آئینگے، وہ ان کیلئے پرابلم کا باعث بن جائے گا۔ دوسری بات جی، میرا تعلق چونکہ ایجوکیشن سے ہے تو میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کے اوپر بات کرنا چاہونگی۔ یہاں پہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کے اوپر بہت سارے منصوبوں کا بھی ذکر ہے، اس میں میں یہ آپ سے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ٹیکنیکل بورڈ ایک واحد بورڈ ہے جو کہ حیات آباد پشاور میں ہے اور کوہستان اور بٹگرام کے علاقے، ظاہر ہے کہ اتنے دور سے ایک سٹوڈنٹ کو صرف ایک نمبر لگوانے کیلئے یا اپنے نام کا Spelling، والد صاحب کے نام کا Spelling، جو Mistake ہو جاتی ہیں ادارے کی وجہ سے، ادارے کی کوتاہی کی وجہ سے تو اس کو ایک نمبر کیلئے یا دو نمبروں کیلئے یا ان Spellings کی Correction کیلئے آنا پڑتا ہے۔ حیات آباد بھی پشاور سٹی کے شروع میں نہیں ہے، End میں جاکر حیات آباد میں، تو یہ ان کیلئے ایک بہت پرابلم ہے، ادارے تو Manage کر لیتے ہیں خط و کتابت کے ذریعے لیکن سٹوڈنٹس کیلئے بہت پرابلم کی بات ہے تو میں آپ سے یہ ریکویسٹ کروں گی، جس طرح آپ نے سیکنڈری بورڈز ڈویژن میں یا

ڈسٹرکٹس میں بنائے تھے، اسی طریقے سے جو ٹیکنیکل بورڈ ہے، اس کو بھی ہزارہ ڈویژن میں یا جتنے بھی ڈویژن آپ کے موجود ہیں، اس سے پریشر کم کیا جائے کیونکہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کے اگر آپ پرائیویٹ اداروں کا ذکر کریں تو 10 سے زائد تو میرا خیال ہے کہ صرف ایبٹ آباد میں موجود ہیں تو اسی طریقے سے ہر علاقے میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کا ادارہ ہے اور ان کو بہت زیادہ پرابلمز ہیں، یہ میرا ایک پوائنٹ تھا۔ دوسرا جی یکساں نصاب تعلیم پر بہت بحث ہوئی ہے، بہت بات ہوئی ہے، میں صرف یہ عرض کرنا چاہونگی کہ منور خان صاحب نے بہت اچھی Suggestions بھی دی تھیں، اس کے بارے میں انہی کی بات کو میں آگے بڑھاؤں گی کہ ہمارے ہاں پی ٹی سی اور سی ٹی لیول کے استاد ہیں۔ آپ دیکھیں کہ ایک ایف اے لیول کا استاد کیا آگے Teach کرے گا، وہ پرائمری لیول کے بچوں کو یا مڈل لیول کے بچوں کو کیا Teach کرے گا؟ میں یہ چیز Recommend کرتی ہوں، میں Suggest کرتی ہوں بلکہ جو ٹیچرز ہیں پرائمری لیول کے، وہ ایک تو Trained teachers ہوں اور At least ان کی جو ایجوکیشن ہے، وہ بیچلر ہو، بی اے ضرور ہو وہ اور Trained ہوں یا بی اے، بی ایڈ ہوں، مڈل اور میٹرک لیول کے جو ٹیچرز ہوں، At least وہ ایم اے یا بی ایڈ ضرور ہوں۔ مجھے اتفاق ہوتا رہتا ہے سکولوں میں جانے کا اور جو انکی کسمپرسی کی حالت ہے سکولوں میں اور اساتذہ کو بات نہیں کرنا آرہی ہوتی ہے جو پرائمری لیول کے ہیں، خواتین کی میں بات کر رہی ہوں، تو مجھے ان سے جب تھوڑا سا Interaction ہوتا ہے تو مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے اور اس پہ جب میں بات کرتی ہوں پرائمری ٹیچرز کی تقرریوں کی اور میں نے بات کی بھی، ایجوکیشن سیکٹر میں یہ بات اٹھائی تو انہوں نے کہا جی اس میں Political intervention بہت زیادہ ہے۔ تو تھوڑا سا ہمیں اس چیز پر بھی قابو پانے کی ضرورت ہے کہ اگر ہم Politically کسی کو لا بھی رہے ہیں تو At least کوئی Deserve کرتا ہوا بندہ ہو، میرٹ پاس کرنے والا، ہم ایسے لوگوں کو کیوں لے کے آئیں کہ جو آکر آگے ہمارے بچوں کا مستقبل خراب کر رہے ہیں؟ تو یہ ضروری چیز ہے کہ کیا ہمارے پی ٹی سی یا سی ٹی کے مقابلے میں جو ہمارے انگلش میڈیم سکولز ہیں اور جہاں پہ بہت Trained teachers ہوتے ہیں، کیا ان کے مقابلے پہ Educate کر سکیں گے، اگر انگریزی تعلیمی نصاب کو لاگو کیا

جائے؟ اس صوبے میں ایک اور چیز یہ میں کہنا چاہونگی کہ مضر صحت اور ملاوٹ والی اشیاء کی بات پر آپ نے کہا ہے کہ جی ان کی فروخت پر پابندی ہوگی، اس ضمن میں میں عرض کرنا چاہونگی کہ نہ صرف انکی فروخت پر پابندی ہو بلکہ ملوث افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے، سخت سزا دی جائے تاکہ اور لوگوں کیلئے وہ عبرت کا باعث بنیں جو انسانی جانوں کو کچھ نہیں سمجھتے۔ انسانی جانوں کا ضیاع ہو رہا ہوتا ہے، آپ دیکھیں آئے دن جو بیماریاں پھیل رہی ہیں، وہ ملاوٹ شدہ اشیاء سے پھیل رہی ہیں۔ اچھا جی اس کے بعد بہت سارے منصوبوں کا ذکر کیا معزز اراکین نے، ہر بندے نے اپنے علاقے کی نمائندگی کی اور میں ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہونگی، یہاں پہ جی آپ کے منصوبوں میں تھا، حویلیاں ایبٹ آباد جو 'ایکسپریس وے' ہے، تو میں آپ سے ریکویسٹ کروں گی، اس بات کو میں Emphasize کرنا چاہونگی کہ خدارا اس کے اوپر، اس بار تو ضرور کچھ حالات اس کے بہتر بنائے جائیں، اس کے اوپر ضرور کچھ کام کیا جائے کیونکہ ایبٹ آباد، جیسا کہ میرا تعلق ایبٹ آباد اور گلیات سے ہے تو ایبٹ آباد Gateway ہے آپکے نار درن ایریاز کا، آپ نار درن ایریاز جاتے ہیں، آپ ایبٹ آباد سے گزر کے جاتے ہیں، آپ چائنا تک جاتے ہیں، گلگت بلتستان جاتے ہیں، آپ ایبٹ آباد سے جاتے ہیں، آپ Even گلیات تک جاتے تو آپ کو ایبٹ آباد سے گزرنا پڑتا ہے، تو سارا پریشر اس کی ایک سڑک پر ہے، GT road روڈ پر، تو Kindly ایک 'ایکسپریس وے' بھی بنایا جائے اور پھر آگے ایبٹ آباد کیلئے 'بائی پاسز' بنائے جائیں، یہ ہماری بہت ہی Earnest request ہے، ایک Humble request ہے جی۔ اس کے بعد میں یہ بھی کہنا چاہونگی کہ آپ کراچی سے سفر کرکے حسن ابدال تک بڑے آرام سے آجاتے ہیں بائی روڈ لیکن جب حسن ابدال سے آپ ایبٹ آباد تک جاتے ہیں تو وہ ایک صبر کا امتحان ہوتا ہے، تو پلیز اس کیلئے ضرور کچھ اقدامات کئے جائیں۔ پھر جی، آپ نے ہسپتالوں کا ذکر کیا تھا کہ کچھ ہسپتال بنائے جائیں گے اور کچھ میں تبدیلیاں کی جائیگی، کچھ ان میں تبدیلیاں لائی جائیں گی، تو اس ضمن میں میں ذکر کرنا چاہونگی ایبٹ آباد کے ہاسپٹل کا، ڈی ایچ کیو ہاسپٹل کا، اور میری شوکت یوسفزئی صاحب سے بات بھی ہوئی تھی اور میں ان شاءاللہ رپورٹ بھی ان کو بنا کے پیش کروں گی کیونکہ میں نے ویمن اینڈ چلڈرن ہاسپٹل جو کہ ڈی ایچ کیو کے اندر ہی آرہا ہے، اس پہ میں نے کام کیا ہے، میں گئی ہوں اور وہاں پہ ان کے جو مسائل ہیں، وہ بھی میں ان شاءاللہ پیش کروں گی جلدی اور اس کیلئے بہت زیادہ

ان کو ضرورت ہے کہ اس پر Focus کیا جائے کیونکہ ایوب میڈیکل کمپلیکس کے اوپر اردگرد کے علاقوں کا بھی بہت زیادہ رش ہے جو ایبٹ آباد کمپلیکس کے اوپر اردگرد کے علاقوں کا بہت بوجھ ہے، جبکہ ڈی ایچ کیو ایسا ہاسپٹل ہے کہ یہ شہر کے مرکز میں واقع ہے اور اس کے اردگرد جو گاؤں لگتے ہیں، ان کیلئے یہ بہت ضروری ہے اور یہ لوگوں کو بڑا Accessible ہے جی، اس لئے اس کے اوپر پلیز بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ایک اور بات جی، کہ آپ نے بات کی تھی کہ دستکاری کے جو سنٹرز ہوتے ہیں یا ہنرمندی کے سنٹرز خواتین کیلئے، تو اس ضمن میں یہ عرض کرنا چاہونگی کہ Remote areas میں چونکہ ایجوکیشن کے اتنے مواقع نہیں ہیں تو At least ان کیلئے Remote areas میں ضرور دستکاری کے یا ہنرمندی کے، چاہے وہ این جی اوز کے Through بنائے جائیں یا وہ گورنمنٹ کے Through بنائے جائیں، ضرور ان لوگوں کی ڈیویلپمنٹ کیلئے کیا جائے تاکہ خواتین اگر وہ پڑھ نہیں سکتی ہیں تو At least وہ ہنر حاصل کرکے اپنا روزگار کرسکتی ہوں اور اس کے بعد ایک اور بات جو میں کرنا چاہتی ہوں کہ خواتین ٹیچرز کی آپ نے بات کی کہ ان کا Travel allowance بڑھایا جائے گا، ایجوکیشن میں جو خواتین ہیں تو اس ضمن میں یہ ذکر کرنا چاہونگی کہ بہت سی خواتین ایسی ہیں جو بہت سارے دور دور کے علاقوں سے ان کو پوسٹ کر دیا جاتا ہے، یہ عام خواتین میں شکایت ہے کہ ہمیں بہت دور اپنے گھروں سے جانا پڑتا ہے۔ دیکھیں، مرد حضرات تو کسی نہ کسی طریقے سے Manage کر لیتے ہیں، خواتین کیلئے Manage کرنا بہت مشکل ہوتا ہے، ان کی فیملیز ہوتی ہیں، ان کے بچے ہوتے ہیں، ان کو چھوڑ کے جانا ان کیلئے کافی مشکل کا باعث بنتا ہے تو اس میں آپ نے کہا ہے کہ جی یونین کونسلز کے اندر ہی ان کی تعیناتی کی جائے گی تو زیادہ بہتر بات تو یہی ہے کہ ان کو ان کی اپنی اپنی U/Cs میں ہی تعینات کیا جائے اور الاؤنس تو ان کو دیا جائے گا لیکن وہ کریں گی کیا؟ پھر وہ جیسا کہ سردار صاحب نے فرمایا تھا کہ آگے کرائے کے ٹیچرز، تو وہ پھر یہ ہوتا ہے، تو اس چیز کو اگر ہمیں ختم کرنا ہو تو ہمیں جو لوکل لوگ ہیں، ان کو لوکل جگہوں پر ہی تعینات کیا جانا چاہیئے اور یہ میری ایک ریکویسٹ ہے کیونکہ ہمارے علاقے، جو گلیات کا علاقہ ہے تھوڑا دشوار گزار ہے، اتنا آسان نہیں ہوتا، وہاں پہ آنا جانا، Travelling کرنا تو

یہ، میں پانچ منٹ اور لونگی جی اور یہ بڑی ضروری بات ہے، یہ آخری بات میں کرونگی، جی Sorry-----

جناب سپیکر: اصل میں آج-----

محترمہ آمنہ سردار: نہیں سر، صرف-----

جناب سپیکر: آخری دن ہے، بحث ختم کرنے کیلئے تو مہربانی کریں کہ دس منٹ سے زیادہ نہ لیں۔

محترمہ آمنہ سردار: نہیں سر، اصل بات تو میں نے ابھی کی ہی نہیں ہے۔ اچھا جی، ایک اور بات خواتین کی فلاح و بہبود کے ضمن میں کرتے ہوئے آپ نے کہاتھاکہ خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کا خاتمہ کیا جائے گا اور اس پہ خصوصی توجہ دی جائے گی، تو جناب سپیکر! میں آپ سے اور آپ کے توسط سے میں پی ٹی آئی سے سوال کرنا چاہونگی کہ یہ بات بہت اٹھی ہے، بار بار اٹھی ہے کہ وزارت میں خواتین کو حصہ نہیں دیا گیا، چلیں اب وزارتیں بن گئیں لیکن اور شعبے ایسے ہیں، اور تو Designations ایسی ہیں، اور تو عہدے ہیں جو خواتین کو دیئے جا سکتے ہیں، تو ہم اپوزیشن میں ہونے کے باوجود یہ ڈیمانڈ پیش کرتے ہیں(تالیاں) کہ آپ یہ جو Reserved seats ہیں، اس کو ہمارے لئے خدارا طعنہ نہ بنائیں، ابھی آپ نے 99 کہا، ہم 99 نہیں ہیں ہم 124 ہیں، آپ ہمیں تسلیم کرلیں، (تالیاں) اس بات کو اب تسلیم کرلیں۔ اب میں آپ کو ایک اور بات اس ضمن میں بتانا چاہونگی، آپ کے جو Male Members ہیں، اگر آپ footage دیکھیں تو 60% سے 70% خواتین، روزانہ 9 سے 10 بجے کا ٹائم ہے اسمبلی کا، 10 سے ساڑھے دس کے درمیان ہال میں موجود ہوتی ہیں (تالیاں) ورنہ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کی تیاریوں میں بڑا ٹائم لگتا ہے (تالیاں) اور یہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے، 60% میں خود اس چیز کی گواہ ہوں تو ہمیں یہ Deserved seats بنائیے Please reserved seats نہ بنائیے، ہم Deserve کچھ کرتے ہیں، جب ہی ہم یہاں موجود ہیں تو یہ ایک گزارش ہے اور آخر میں میں صرف اپنے جو مرحوم ایم پی ایز ہیں، ان کو ایک شعر Dedicate

کرنا چاہتی ہوں اور نہیں جی بڑا ایک اہم ایشو رہ گیا حج کا، حج کے اوپر کسی نے بات نہیں اٹھائی، وزیر مذہبی امور صاحب سے میں یہ گزارش کرنا چاہونگی، Recently مجھے الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت نصیب فرمائی، پچھلے سال حج کرنے کی، میں تو Package پہ گئی، بڑے آرام سے حج کیا الحمد للہ لیکن مجھے بہت قریب سے ان لوگوں کو دیکھنے کا اتفاق ہوا جو گورنمنٹ کے کوٹے پہ یا گورنمنٹ کے Package پہ آئے ہوئے تھے۔ مجھے تکلیف ہوگی یہ کہتے ہوئے کہ وہ وہاں پر Pilgrims نہیں تھے، وہ زائرین نہیں تھے، وہ متاثرین تھے اور وہ ہماری گورنمنٹ کے متاثرین تھے کیونکہ گورنمنٹ کی کوئی سہولیات ان کو نہیں مل رہی تھیں اور مجھے خود جانے کا اتفاق ہوا جی، پاکستان ہاؤس کے جو ہاسپیٹلز انہوں نے بنائے ہوئے ہیں، آپ یقین جانیئے کہ وہ دوائیاں پاکستان میں موجود ہی نہیں ہیں جو وہاں پہ دی جارہی ہیں، ہمیں Strepsils اور اس قسم کی چاہیئے تھیں، میں نے آج تک وہ Strepsils پاکستان میں نہیں دیکھیں جو وہاں پہ مجھے ملیں، کیوں ایسا ہے؟ تو پلیز ان چیزوں پر بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے، یہ میری آپ سے خاص گزارش ہے اور آخر میں جو ہمارے مرحوم ایم پی ایز ہیں، ان کو میں Dedicate کرنا چاہونگی کہ:

ے زندگی شمع کی مانند جلاتا ہوں ندیم بجھ تو ہو جاونگا مگر صبح بھی کر جاؤنگا

تو ان شاء اللہ ہمارے ان مرحوم بھائیوں کا خون ضرور رنگ لائے گا اور ایک دن ان شاء اللہ KPK میں امن و امان ہوگا اور Hope for the best ji. Thank you so very much ji، بہت شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا، میں ایک دفعہ پھر گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بہت گرمی ہے، باہر ہمارے جو سیکورٹی کے لوگ ڈیوٹی دے رہے ہیں، ان کو بھی کافی تکلیف ہے تو ہم چاہ رہے ہیں کہ تین ساڑھے تین، ساڑھے تین تک ہم اپنا یہ Wind up کر لیں تو Kindly جو بھی بات کریں، تھوڑی ایشو پہ بات کریں اور احتصار سے کام لیں۔ میں ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں، آج کا جو ایجنڈا تقسیم کیا گیا ہے، یہ مورخہ 24/25 اور 26 جون 2013 کیلئے ہے، لہذا آپ سے گزارش ہے کہ ایجنڈے کی کاپی اسمبلی اجلاس کے دوران اپنے ساتھ ضرور لائیں۔ شکریہ۔ ابھی----

جناب شاہ حسین خان: ہمیں تو نہیں ملی ہے، سر کوئی ایجنڈے کی کاپی ہمیں نہیں ملی۔

جناب سپیکر: نہیں ملی؟

جناب شاہ حسین خان: نہیں جی، نہیں ملی۔

جناب سپیکر: ابھی تقسیم ہو رہی ہے، آپ کو مل جائے گی، ابھی آپ کو مل جائے گی۔ شہرام خان۔مظفر سید۔

جناب مظفر سید: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ دې ایوان ته چې څومره معزز ممبران حضرات راغلی دی د خپلو خپلو حلقونه، د زرګونو عوامو توقعات ئې راوړی دی، هغه په هر مد کښې کیدے شی او هغه بے روزګاره ځوانانو د لوډ شیډنګ، د امن و امان او علیٰ هذا القیاس ډیر توقعات، د بجټ کاپی زمونږ لاس کښې ده او د آنریبل فنانس منسټر صاحب تقریر مونږ اوریدلے دے او د هغوی هر یو څیز مثبت خوبئ هم لری او کمئ هم لری خو عوامو دا بجټ د ډیر حده پورې Appreciate کړے دے تر څومره چې میسجونه او جوابونه راځی خو بیا هم تجاویز لری او ځکه دا Proposed کاپیانې پرتې دی او دې معزز ایوان ته (بجټ) د دې د پاره پروت دے چې په دیکښې مثبت آراء راشی، تجاویز راشی او په هغې Consensus developed شی او یو بنه طرف ته سرے لاړ شی۔ 66 ارب 60 کروړ 70 لاکھ روپئ د ایجوکیشن د پاره مختص شوې دی، کافی Amount دے خو زه جناب سپیکر، توجه دا غواړم 'پڑھے گا خیبر پختونخوا تو بڑھے گا خیبر پختونخوا' ډیره بنه نعره ده، ډیر بنه Slogan دے، ډیر Revolutionary جذبات پکښې دی خو په دې معزز ایوان کښې مخکښې خبره شوې هم ده، یو پرائمری سکول چې په هغې کښې دوه کمرې دی، په هغې کښې شپږ کلاسونه دی، دوه Sanctioned پوستونه دی، مونږ به څنګه چې د یو کلاس شپږ پیریډونه هم دی نو دا 66، 66 پیریډونه جوړیږی، په دې اداره کښې به دوه ټیچرز 36 پیریډونه څنګه واخلی؟ زه تجویز ورکوم چې دا Sanctioned پوستونه د زیات شی، دا کمرې د کم ازکم پینځه کمرې د ورکړې شی پرائمری سکول ته بیا مونږ د هغې نه ریزلټ هم اخستے شو او بیا مونږ د هغې نه Quality هم

اخستې شوه او که نه وی نو بیا خو داسې عامه خبره ده او ما شومان به راځی او درې منټه، څلور منټه، پنځه منټه به یو سبجکټ ته استاذ محترم توجه ورکوی، بیا به ځی بل کلاس ته، بیا به ځی بل کلاس ته۔ هغه روایتی (طریقه به وی)، نه هوم ورک او نه کلاس ورک، د هیڅ څیز پته به نه لګی، دې وجې نه محسوسیږی دا خبره، اکثر کالجونو کښې تاسو ډیره ښه دغه ورکړے دے خو پوسټونه خالی دی، خصوصاً په دهاتی علاقو کښې او په غریزو علاقو کښې چې کوم سکولونه او کالجونه دی په هغې کښې فیمیل پروفیسرز/ ټیچرز، لکه زمونږ په تیمرګره کالج کښې صرف دوه، په ډګری کالج کښې درې لیکچرانې حضراتې موجود دی۔ نو داسې د هرې ضلعې او د هر کالج داسې صورتحال دے نو دا کمے محسوسیږی، هغلته پا کې او به نشته، د ټرانسپورټ نظام د هغوی نشته نو تاسو ښه بجټ پیش کړے دے خو په دیکښې بیا هم کوشش پکار دے چې دا دې طرف ته توجه ورکړې شی۔ جناب سپیکر صاحب، ګورنمنټ سیکټر خو د یو حده پورې مونږ Appreciate کوؤ خو زه دا غواړم چې مونږ پرائیویټ سیکټر چې په هغې کښې د دې ګورنمنټ نه د لکهونو ماشومانو هغه بوجهـ د دې معاشرې د غه خلقو اخستے دے چې 'اپنی‌مدد‌آپ' سکولونه چلوی، مونږ له د هغوی حوصله افزائی پکار ده، مونږ ته هغه Appreciate کول پکار دی، مونږ ته هغوی سره تعاون پکار دے، که مونږ د سکالرشپ او که مونږ د لیپ ټاپ او یا هر څه سکیم چې کوؤ یا مونږ په هر سکالرشپ باندې په هغوی سبق وایو، پکار ده چې مونږ پکښې دغه سیکټر نظر انداز نکړو، که دا مونږ نظر انداز کړو نو دا خلق به مایوسه شی او هغه ریزلټ به ملاؤ نشی۔ مونږ د صحت په باره کښې سوچ کوؤ، تاسو یو Amount ورکړے دے خو زه اوس هم دا وایم چې په ایمرجنسی کښې چې کوم Treatment کیږی نو هغه هم د هغه وخت سره معمولی معمولی پټئ او بیا د هغوی سره چې کوم Attendant وی نو هغه ځی د بازار نه سودا راوړی، د بازار نه دوایانې راوړی، سرنج راوړی او د بازار نه پټئ راوړی، کوم ویکسین چې ملاویږی نو هغه نه ډاکټر خپل بچی ته لګوی، هغه Medicine چې کوم په هسپتال کښې Available دی نو هغه هیڅ ډاکټر هیڅ ډسپنسر خپل ماشوم ته نه لیکی، نو دا عوامو سره دا مذاق ولې کیږی؟ پکار خو دا ده چې د دې، د دې ټهیک ټهاک

کوالټي میډیسن یو انکوائری روانه ده او په هغې کښې مونږ مطالبه کوؤ چې د اسې نمونه انکوائریز د نور هم Tight شي چې د و نمبر دوایانې او یا د اسې هغوی کوی نو چې مونږ په هغې لاس واچوؤ۔ زه به د تیمرګرې د هسپتال خبره وکړم، جنریټرې ورانې پرتې دی او د غه شان خلقو ته یو لوئے تکلیف د ے او مونږ په هغې کوشش کوؤ خو توجه غواړم سپیکر صاحب! چې په د اسې نمونه څیزونو د مونږه توجه ورکړو او د ا په هره ضلع کښې مونږ پولیس ته کافی Amount ویستلے د ے خو نن هم د ا کمے محسوسیږی، ما چې بجټ بک کتلو او بیا ما تپوس وکړو نو پولیس ته راشن الاؤنس چې مونږ ورکوؤ، Monthly 680 روپۍ راشن الاؤنس ورکړے کیږی نو تاسو اندازه ولګوئ چې د ا یو پیالئ چائے هم ورباندې Daily نه کیږی نو مونږ هغوی ته د ا راشن الاؤنس ورکوؤ۔ د درانی صاحب په وخت کښې 390 روپۍ راشن الاؤنس به ملاویدو، یو موقع کښې هغوی د ا 680 ته راا ورسولو، زه توجه غواړم او پکار د ا ده چې مونږ په دې توجه ورکړو او مونږ د ا خلق Appreciate کړو او مونږ د ا خلق Encourage کړو او مونږ د ا کم از کم 3000 ته د دوئ ماهانه، ځکه چې په دې مهنګایئ په دې دور کښې هیڅ په دې باندې نه کیږی۔ مونږ د ټریفک د پولیس نه هم ګیله کوؤ، پکار ده چې مونږه ئے تنخواګانې زیاتې کړو او مسلسل د ا شکایات عوامی طور راروان دی نو مونږ په دې بجټ کښې هغوی له په یو بل لحاظ Compensate کول پکار دی خو د ا اجازت نه د ے پکار چې د ائرپورټ نه کوم ګاډے هم راا وځی نو هغه ټریفک پولیس نیسی او هغې له پرچه ورکوی۔ زه په دې ایون کښې د ا خبره ضرور کول غواړم چې چونکه د ا د اسې حکومت د ے چې د دوئ د Change په نعره راغلی دی او زمونږ توقع د ا ده چې ان شاءالله هم د اسې به کیږی، زما او ستا په دې ګاونډ کښې هر ګاډی له، که هغه د دیر د ے، د سوات د ے که د بونیر د ے که د چترال د ے، هغه له پرچه ورکړے کیږی نو زه به د ا توجه غواړم چې د دې په سختئ نوټس واخستے شی او د دې حوصله شکنی وشی۔ جناب سپیکر صاحب، انرجی ایمرجنسی تاسو لګولې ده، توجه غواړم او د ا ټهیک خبره ده چې د بحرانونو نه د وتلو د پاره په دې ایوان کښې یو ډیر ښه سوچ موجود د ے، ستاسو د ا فیصله او ستاسو د ا تجویز مونږ Appreciate کوؤ، په د یکښې زما په حلقه کښې هم

د 132 میګا واټ' شګو کس' کښې تا سو د یو سکیم په دې بجټ کا پئ کښې، البته زه د ریکارډ د درستګئ د پاره د' شګو کس' ټکے لړ غلط شوے دے، د' س' په ځائے ئے' ن' لیکلے دے نو توجه غواړم چې دا په صفحه نمبر 31 باندې په اخری لائن کښې دا ټکے د ټهیک کړے شی چې دا آئنده د ریکارډ د پاره درست شی۔ جناب سپیکر صاحب، خبرې ډیرې دی او تاسو بار بار خبره کړې ده، زه نه غواړم دا چې نور د مونږ ستاسو ټائم واخلو خو په دې بجټ کښې تاسو ښه انقلابی اقدامات هم کړی دی، البتہ میں توجہ چاہتا ہوں، اپنے وزراء حضرات کی کہ اس ایوان کے اندر ان کی بھی ذمہ داری ہے اور ان کی یہ ذمہ داری ضرور ہے کہ وہ ہمارے جیسے منتخب ہوئے ہیں اور اسی ہاؤس میں آتے ہوئے ان کو ایک Portfolio ملی ہے، ہم اس کو Appreciate کرتے ہیں لیکن ہم آپ کی وساطت سے ان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی توجہ (دینے) کا وہ رویہ اختیار نہ کریں، چاہے اس سائڈ پہ ہو یا اس سائڈ پہ ہو، ہم ایک جیسے ہیں اور ممبر کے لحاظ سے ہم ایک ہی پریویلج رکھتے ہیں تو یہ Discrimination نہیں ہونی چاہیے اور میں لاء منسٹر سے بھی Humbly ریکویسٹ کرتا ہوں، وہ بہت ہی ذہین ساتھی ہیں لیکن وہ خواہ مخواہ ایک بات کو ٹیڑھا بنانے کیلئے ادھر ادھر کے وہ نکتے نہ نکالیں اور وہ چونکہ ہمارے دوست ہیں اور میں جانتا ہوں ان کو، تو وہ سائڈ والے ساتھی یا یہ سائڈ والے، بس ایک ہی ایوان ہے اور میں سراج صاحب کے یہ الفاظ Appreciate کرتا ہوں کہ یہ ایک جرگہ ہے تو اسی جرگے کے اندر ہم ایک جیسے حقوق رکھتے ہیں، خواہ اس سائڈ کا ہو، ہاں اس سائڈ سے ایک دعوت ملی تو ہم آپ کو بھی Appreciate کرتے ہیں، ان لوگوں کو جو حق کی بات کرتے ہیں اور میں ایک دفعہ پھر اپنے منسٹر حضرات کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یا آپ نئے آئے ہیں یا آپ جوان ہیں یا آپ کو علم نہیں ہے، ہم نے بھی اس ایوان کے اندر پانچ سال گزارے ہیں تو آپ 'ٹرکالوجی' سے مہربانی کرکے کام نہ لیں اور یہ آپ کے لوگ ہیں، یہ آپ کے دست وبازو ہیں، یہ آپ کی Strength ہیں، یہ آپ ہی کی قوت ہیں، آپ ہی کی ترجمانی کرتے ہیں۔ میں اپنے حلقے کا ایک پرابلم لاتا ہوں تو میں ان کو اچھی طرح جانتا ہوں یا کہ آپ؟ میں جب سپورٹ کرتا ہوں، میں Propose کرتا ہوں تو آپ کو میرے ساتھ اس کو ڈسکس کرنا چاہیئے، یہ نہ ہو کہ 'میں دیکھوں گا، یہ آپ کی بات ٹھیک نہیں ہے یا یہ ہے'، تو یہ سارے ایوان کی

طرف سے ہم ان کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ پھر کسی قسم کا تعاون نہیں ہوگا اور آپ کے ایک بل کو پھر ہم پاس نہیں کرنے دیں گے۔ ہاں، ہم چاہتے ہیں کہ یہاں Change کے نعرے سے ہماری جو حکومت ہے، ان شاءاللہ اس میں بہت ہی تجربہ کار لوگ موجود ہیں، ہم ان سے توقع رکھتے ہیں اور ان شاء اللہ یہ لوگوں کی بھی آپ سے بڑی توقع ہے، توقعات ہیں تو ان شاء اللہ یہ توقعات پہ آپ بھی پورا اتریں گے۔ آپ کی بجٹ کاپی ایک لحاظ سے تجویز کی گنجائش رکھتی ہے تو اس طرف سے بھی تجاویز آئی ہیں یا اس طرف سے جو تجاویز آئی ہیں، آخر میں ان کو Consider ضرور کریں اور ہماری دعا ہے کہ یہ پانچ سال امن کے ساتھ رہے، اخوت کے ساتھ رہے، محبت کے ساتھ رہے اور آپ کے انقلابی اقدامات جو آپ ایک انقلابی ایجنڈے کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں تو یہ واقعی لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور اس کو محسوس بھی کریں اور میں وزیرخزانہ صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے پسے ہوئے ا طبقے کے نمائندگی کی ہے جس کی طرف کسی نے دھیان بھی نہیں دیا، یہ مزدور طبقہ، وہ غریب طبقہ، وہ نادار طبقہ، اس بجٹ کی تقریر میں ان کیلئے کافی وہ موجود ہیں۔ ہاں، میں ضرور ایک آخری بات کہ ہمارے ضلعوں کے اندر جتنی بھی ہماری بیوروکریسی ہے، اس Change کے نعرے سے انہوں نے ایک غلط فائدہ اٹھایا ہے کہ ہاں ہمیں حکم ہے کہ آپ Change لائیں تو انہوں نے بازاروں میں لوگوں کو اور تاجر برادریوں پر دھڑادھڑ وہ چھاپے مارے ہیں اور ان کو جرمانہ کئے ہیں، تیمرگرہ بازار کے اندر بھی میں نے دیکھا ہے اور ہر بازار میں، تو یہ Change ہم مثبت حوالے سے استعمال کریں گے، مثبت Change لانا چاہتے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کو ہم ریلیف دیں، لوگوں کو ہم سکون دیں اور جو لوگ ایک قسم کے محروم ہیں تو ان کے سر پہ ہاتھ رکھنے کی ضرورت ہے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب۔

ذاتی وضاحت

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ سر، Rule 66 کے تحت اگر کوئی منسٹر ہو تو Personal explanation میں آپ کے سامنے اپنا مافی الضمیر کہہ سکتا ہے۔ ابھی سر، بجٹ سپیچ میں محترم ہمارے ممبر صاحب نے کہا کہ Rules کی Interpretation نہ کی جائے تاکہ اس ماحول کو اچھا رکھا جائے۔

میں ان کی توجہ چاہوں گا جو بطور ممبر پراونشل اسمبلی ہمارا حلف ہے، اس میں ہم حلف لیتے وقت کہتے ہیں کہ:

"I will perform my functions, honestly, to the best of my ability, faithfully, in accordace with the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan," آئین, "the law and the rules of the Assembly,"

یہ وہ تیسرا Tier ہے جس کے تحت ہم پابند ہیں کہ Rules کے مطابق چلیں گے۔ ابھی سر اگر میں کوئی چیز Quote کرتا ہوں تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ میں ان Rules کی Interpretation اس انداز میں کر رہا ہوں، اگر کوئی ممبر اس سے Disagree کر سکتا ہے تو وہ بھی اپنا بیان آپ کے سامنے رکھے گا اور پھر Decide آپ کریں گے کہ یہ کونسا ٹھیک ہے اور کونسا غلط ہے؟ یا رولنگ آپ Reserve رکھ سکتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہوگی کہ باقی ہمارے Colleague ہیں لیکن گزارش یہ ہے کہ یہ جو سپیکر کی Chair ہے، اس کا جو احترام تھا، آپ 90s ء میں دیکھیں اور 90s onward دیکھ لیں اور وہ سپیکر کی کرسی جہاں وزیر اعلیٰ جاتے ہوئے بھی پہلے ان سے پوچھ کر جاتے تھے، پھر یہ ہو گیا کہ وہ اتنا مزاج عوامی بن گیا کہ اس میں Rules ہم نے ایک سائڈ پر رکھ لئے اور اس طریقے سے کہ اخباری تراشے پہ ہم آجائیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ سلسلہ ایک عرصے سے جاری ہے اور میں یہ کہتا ہوں کہ یقیناً کچھ ایسے مسائل ہوتے ہیں کہ جو فوری نوعیت کے ہوتے ہیں لیکن اس میں مسائل یہ ہوتے ہیں کہ اگر آپ ایجنڈے پر آئیں تو آپ کا ایجنڈا اتنا طویل ہوتا ہے اور خاص کر جو آپ کے لاء اینڈ آرڈر کے حالات ہیں، اس کے حوالے سے آپ کو وہ چیز Manage کرنا پڑتی ہے۔ آج انہوں نے نکتہ اٹھایا، میں نے اس کو رد نہیں کیا لیکن میں لاء اینڈ پارلیمانی افیئرز کا منسٹر ہوں، میں گورنمنٹ کا Spokesman نہیں ہوں، چونکہ آپ نے میری طرف اشارہ کیا تو میں نے ان کا جواب اس انداز میں دیا کہ ہو سکتا ہے، Late hour میں Spokesman آجائیں تو وہ اس پہ اپنی پارٹی پوزیشن دیدیں گے اور میں نے اسکو Kill نہیں کیا، میں نے ان سے یہ کہا کہ آپ

اس کو Late hour میں دیکھلیں، اگر وہ آجائیں تو اس پہ ریزولیوشن لے آئیں، تو سر! ان کو اپنی پوزیشن Explain کرنا چاہتا تھا۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 14 - 2013 پر عام بحث

جناب سپیکر: جناب عبدالمنعم صاحب۔

جناب عبدالمنعم: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! د بجټ په بحث کولو ډیره شکریه، مننه۔ زه د ټولو نه اول جناب سراج الحق صاحب ته مبارکباد ورکوم چې په د ومره لږ وخت کښې، په شارټ ټائم کښې د ومره متوازن بجټ تیارول څه اسان کار نه وو خو دا صلاحیت الله پاک سراج الحق صاحب ته، وزیر خزانه صاحب ته ورکړے دے نو دا د دوئ یو صلاحیت دے او دوئ له الحمد لله صلاحیتونه، داسې د ډیرو سوالونو جوابونه شوی دی، د هغه سوالونو جوابونه به ان شاءالله دوئ تاسو ته د رکړی۔ مونږ له لکه څنګه چې د موټروے پولیس سړی له پرچه هم ورکړی او سړے ترې خوشحاله هم وی او مطمئن هم وی، ان شاءالله تاسو به ټول مطمئن کړی۔ زه څنګه چې هر حکومت نوے راځی، هر سسټم، بله پارټی چې راځی، په هغه زوړ حکومت باندې تور لګوی چې یره دا د هغوی نه پاتې مسئلې دی، داسې دی، داسې دی، زه وایم چې د یکښې مونږ ان شاءالله داسې یو سنجیده سوچ وکړو، یو ښه سوچ وکړو، یو ښه پالسی تیاره کړو چې دا راتلونکی خلق مونږ پسې، د ویمه اسمبلی چې هغه مونږ باندې تور نه لګوی خو مخکښې یو پراګریس اوباسی، یو سسټم چلوی چې وخت په دې خبرو نه ضائع کیږی۔ زه جناب سپیکر صاحب، د تعلیم خبرې ته راځم، خبرې شارټ شارټ کوؤ، ټائم ستاسو لږ دے۔ د تعلیم په حوالې سره چې تاسو کوم د یکساں تعلیم دا پالیسی کړې ده، دا خو ډیره زیاته زبردسته ده خو هره خبره چې پیپر ورک نه وی، هغه چې وشی نو هغه به ان شاءالله د دې به ډیره لویه ښکلې فائده وی او زمونږ دا علاقه به ډیره ښه ترقی وکړی ځکه چې چرته تاسو وینئ نو زمونږ د ایجوکیشن سیکرټریان، سیکرټری یا فرض کړه ای ډی اوز یا مطلب دا دے استاذانو پورې خپل بچی په سرکاری سکول کښې نه داخلوی۔ کله چې دا خبره ماته یاد شی نو ماته بیا په دې بازار کښې اکثر دا خلق دا یخنی خرڅوی، یخنی نه وی، هغه ژمی کښې ډیره زیاته زمونږ د خلقو خوښه وی نو دوئ ئے په خلقو

خرڅوی او که سړے پرې وس کوی، دې ترې ځان له یو ګوټ نه کوی، نو زه وایم چې یره کم ازکم که دا سپې وشی او دا تعلیم زمونږ یکسان طرف ته لاړ شی نو دا به زمونږ د پاره، خاص کر زمونږ د غریبانانو د پاره ډیر زیات ښه وی او ان شاءالله د دې به ډیر ښه اثرات وی۔ (تالیاں) دویم، بجټ خو ډیر زیات ښه پیش شوے دے او ډیر هم دے د تعلیم د پاره خو زه وایم چې دیکښې تاسو سکولونو ته توجه ورکړئ او هغه ځایونو له ورکړې چې کوم ځائے کښې سبق کم دے، شرح خواندګی کمه ده، زما په حلقه شانګله کښې 26 پرسنټ ده، 26 پرسنټ زما حلقه کښې ده۔ هغې کښې وجه اصلی دا ده چې ماته په څلور پینځه شپږ کلومیټرو کښې پرائمری سکول نشته او پرائمری ته ماشوم ځی د پینځو کالو، نو د پینځو کالو ماشوم د هغه پلار اکثر لاهور یا کراچئ کښې، زمونږ حلقه ډیره غریبه ده نو هغه سره څوک د تلو نه وی، چونکه هغه بیا د لس دولس کالو چې شی نو بس بیا خو ادنی' کښې داخلیږی نه، نو دا زمونږ ماشومان بیا مطلب دغه شان ان پړه پاتی شی او بیا په لاهور کښې داخروخته پورې پنجابیانو له لوخی وینځی او بیا هغه شان بوډا ګان شی ان پړه، نو لهذا دا فنډ ډیر دے، ښه وافر دے نو دا د پرائمری له زیات ورکړی چې کله دا پرائمری تعلیم کم ازکم وکړی نو دا بیا شپږم اووم له بیا وړوکے لاهور ته هم تلے شی او بل ځائے ته هم پلار سره تلے شی یا بل ځائے ته خو کم ازکم ادنی' نه بل ځائے ته نشی تلے، نو زما دا ریکویسټ دے چې یره دا سکولونه، دا پرائمری زیات شی۔ زما حلقه پوره شانګله ده، زمونږ خو کالج شته هلته خو لکچراران پکښې نشته، 18 پوسټونه دی په هغې کښې، شپږ کسان شته او دولس نشته نو زه د هغې هم تاسو ته ریکویسټ کوم چې یره په دیکښې مونږ له تاسو چې دا لکچراران مونږ له راشی چې کم ازکم زمونږ دا ماشومان سبق اووائی۔ دویم زما یو ګیله بله هم ده، زما د سوات وروڼه هم ناست دی، د بونیر هم دی خو دې سوات کښې بورډ دے، سوات بورډ چې دے، دا د شانګله د بونیر او د سوات زمونږ شریک دے۔ زه تاسو ته دا وایم چې د ټولونه زیات فیس زمونږ د شانګلې نه هغې ته راځی ځکه د سوات خلق تکړه دی، دوئ په ښکته زور کوی، د بونیر هغه د دوئ نه زیات دی خو زیات امدن زمونږ د شانګلې نه دے، د شانګلې یو کس په هغې کښې نوکر نشته چې مونږ له هغه یو سوال جواب قدرې یو سی، ټول د سوات او د بونیر خلق بهرتی دی، بلکه په دې نګران سیټ اپ کښې هم

هغې کښې ډیره لویه بهرتی شوې ده، زه د هغې هم سپیکر صاحب ته درخواست کوم چې د هغې نوټس واخلی او په دې ورځو کښې چې کوم کسان بهرتی شوی دی چې کم ازکم د هغې زمونږ د شانګلې څه حصه پکښې وکړی۔ جناب سپیکر صاحب، د صحت باره کښې به زه دا وایم چې ډیر ښه دغه دے بلکه وزیر اعلیٰ صاحب چې په کومه ورځ خبره کړې ده، د هغې نه وروستو ډیر ښه یو سسټم روان شوے دے هسپتالونو کښې او دا وزیر اعلیٰ صاحب وئیلی دی چې تاسو هر سړے د خپلې حلقې وزیر اعلیٰ یئ، هسپتال ته ځئ خو چې مونږ څنګه هسپتال ته لاړ شو نو هلته هغه خلق وائی چې دوایانې، نو مونږ وایو چې مونږ لا سیټ شوی نه یو نو هغوی وائی چې یره سیټ شوی نه یئ نو بیا هسپتال ته هډو هم مه راځئ، کم ازکم هغه صفائی او دا سسټم مونږ کړے دے خو تاسو نه چې څومره زر کیدے شی، د دې حکومت نه چې دغه کوم دوایانې او فرسټ دغه چې کوم وی، هغه تاسو دې هسپتالونو ته اورسوئ۔ زه چې دې بجټ اجلاس له راتلم نو زه په ایبټ آباد راغلے ووم، په لاره کښې یو ایکسیډنټ وشو، ایکسیډنټ وشو، مونږ ته مخامخ یو ماشوم فلائنګ کوچ ووهلو، بس ما خپل ګاډی کښې واچولو چې راومې وړلو ایبټ آباد هسپتال ته، دې سیشن له چې راتلم جی نو چې هغې کښې مونږ لاړو نو هغوی وئیل د ده نوم، نو ما وئیل چې مونږ خو د روډ نه رااوچت کړے دے، نوم خوئے مونږ له نه راځی، وارثان ئے هم څوک نه وو، بیا وائی دا پولیس ته رپورټ کړئ او یو لوئے پراسیس وو، هغه بے هوشه وو، هغه سټی سکین او دا قصې میسې، ډیر په زور، که فرض کړه زه یا ما سره دوه درې تکړه ملګری وو، که هغوی نه وے نو دا ماشوم به ختم شوے وو۔ پښه ئے هم ماته وه نو کم ازکم داسې وی چې دا نامعلومه یا داسې ایکسیډنټ کښې چې کوم دغه وی، د هغې د بغیر د پولیس رپورټ نه دا دغه کیږی هسپتال کښې نو دا به جی ډیره ښه وی۔ دا چیک اینډ بیلنس چې په هر ځائے کښې وی، هغه ډیر ښه وی ان شاء اللّٰه، د ایډمنسټریشن دا سسټم ډیر زیات ښه دے۔ جناب سپیکر، دا زیات تر مرضونه د ګندګو نه راځی، د ګنده خوراکونو نه، د ګنده اوبو نه، د ګنده سسټم نه نو که په دې سره دا یو سسټم وشی، زمونږ په کلی کښې ټی ایم اے وو، ټی ایم اے او اوس یو څو ورځې کیږی چې هغه ټی ایم اے زمونږ الپورئ ته شفټ شوے دے او الپورئ کښې Already یو ټی ایم اے د مخکښې نه هم شته او زمونږ هغه کسان یقین وکړه چې ټول

فارغ ناست دی هسې او مونږ ته هلته هغه ګندګی دومره ډیره شوې ده په 'پورن'
کښې، زما په 88 - PK کښې چې هیڅوک د صفائی نشته، یو ټی ایم اے وو، هغه ترې
بس ختم شوے دے او الپورئ کښې هسې ناست دے، نور ګاډی هرڅه ئے دغه شان
ودرولی دی نو که دغه ټی ایم اے مونږ ته واپس شی او زمونږ دا خلق به هم واپس
راشی نو دا به زمونږ د پاره د مرضونو خاتمه، دا هم یو ښه طریقه ده. جناب
سپیکر صاحب، زه به د زراعت خبره تاسو ته وکړم، زمونږ د KPK 70 پرسنټ
انحصار په زراعت باندې دے نو زمونږ چونکه زراعت ته خوډیر کم فنډ ورکړے
شوے دے، څومره چې دې ته ضرورت دے نو زه وایم زمونږ ضلع، زمونږ صوبه د
خواهشاتو متحمل نه ده خو ضروریات ورله پوره کول غواړی لکه څه رنګ چې
تاسو یو دغه له، ما دا بجټ کتو، تاسو جی ګوادر له KPK house جوړوئ، هلته
مونږ د پاره خو KPK house وی خو د دې ځائے مونږ ته، مونږ به ورته څو خو زه
وایم که فی الحال تاسو د ګوادر هغه سکیم منسوخ کړئ او دا شئ دې زراعت ته
اوباسئ، دا فنډ او دا پیسې نو ان شاءالله مونږ به ترقی وکړو (تالیاں) او کوم قوم
چې خپله پیشه پریښودې ده یا چا پریښودې ده نو هغه بیا ناکامه کیږی، نو لهذا دا
ګوادر کښې KPK house یا بل ځائے کښې نو د دې نه دا ضروریات مخکښې
کړئ او کم ازکم دا د انرجی مسئلی دی چې دا مسئلې خدائے پاک حل کړی. جناب
سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی، زه په اخره کښې یو درخواست کوم څکه چې
مونږ خو په حکومت کښې یو خو د حکومت نه اول مونږ ان شاءالله مسلمانان یو او
چې مسلمان وی هغه به انصاف کوی، نو زه تاسو ته دا خواست کوم چې څنګه مونږ
حکومتی خلقو ته فنډ ملاویږی چې هغه حزب اختلاف والا ته هم ملاؤ شی، اپوزیشن
ته هم ملاؤ شی نو دوئ هم د دې حلقو نه راغلی دی او (تالیاں) او د دوئ حلقه کښې
که چا الیکشن کړے دے، مونږه تاسو، چا چې هم الیکشن ګټلے دے نو 10/ 15
پرسنټ او چې چا 20 پرسنټ ووټ کم ازکم اخستے دے نو هغه کامیاب شوے دے او
80 پرسنټ هغه زما ستا، د بلې پارټئ دی خو د دوئ په حلقه کښې پراته دی نو هغه د
پښتو متل دے، دا څیز بیا، نګهت صاحب ناسته ده، وائی د خر په ځائے به کولال نه
داغوې نو مطلب دا دے هغه قوم به نه خرابوؤ چې کم ازکم که 80 پرسنټ خلق هغه

نور عوامی خلق دی نو لهذا دا تفریق، چې مونږ ته څه مراعات وی هغه چې زمونږ د ورونو ته هم وی چې دا خلق زمونږ نه خفه نه شی او آئنده د پاره بیا زمونږ خیال ساتی۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږ په دې بجټ کښې مونږ وکتل اکثر ځایونو کښې تاسو 'سب جیل' ورکړی دی نو زمونږ په ډسټرکټ شانګله کښې 'سب جیل' بالکل نشته او د ټولو نه زیاتې لانجې هلته دی نو تاسو ته داسې سوال کوم چې هلته یو 'سب جیل' ورکړئ۔ زمونږ چې یو پرچه هم وی، د یوې ورځې جیل وی نو هغه سوات ته راځی نو پنځه زره روپۍ مونږ ګاډی ته او په پنځه زره بیا واپسی چې سبا له ئے رهائی بیا کوی، تهانیدار صاحب خو بغیر د موټر نه ځی، نو د هغه یو دوه سوه روپۍ پرچه باندې زمونږ د هغه سړی نه لس زره او شل زره روپۍ ولګی، لهذا که په الپورئ کښې یا پورن یا بشام هر ځائے کښې یو 'سب جیل' مقرر شی نو مونږ ته به دا پراسیس کم شی او د حکومت خرچ به پرې هم کم شی ځکه چې یو ملزم سره یو پوره ګاډے ځی او پولیس ځی راځی، لوئے خرچ پرې د حکومت هم کیږی او زمونږ د غریب سړی هم کیږی، لهذا که دا 'سب جیل' وشی۔ دویم زمونږه پوره شانګله کښې جی ګراؤنډ نشته، په پوره شانګله کښې او دا تاسو ته هم زه وایم چې سږ کال، دې کال کښې، زړه قصه نه کوم، دې کال کښې په پوره KPK کښې زمونږ د شانګلې ټیم دویم نمبر راغلے دے۔ اوس که وایم دا اول نمبر راتلو، هغه ترې تاسو چا په زور اخستے دے نو بیا به تاسو وایئ خو بهرحال دویم نمبر، په دې پوره KPK کښې زمونږ د شانګلې ټیم، خالی زما د سکول ټیم دویم نمبر راغلے دے او هلته ګراؤنډ هم نشته نو که د ګراؤنډ مسئله کښې مونږ تاسو د نورو ضلعو په شان واچوئ نو ستاسو به مهربانی وی او اخری سوال دا کوم چې کم ازکم زمونږ د حلقې خبره وی، وائی د کلی غل کلی والا نیسی نو کم ازکم د کومې حلقې خبره وی، هغه هغه ممبر سره ئے شیئر کوئ، مونږ ته د هغې ښه پته لګی۔ د دې ځائے نه تاسو به ډیر، زما خیال دے دې ایوان کښې به 80 پرسنټ خلق داسې وی چې شانګله به ئے نه وی لیدلې، داسې مونږ ستاسو حلقې نه دی لیدلې نو چې کم ازکم تاسو مونږ ته څه فنډ راکوئ، څه خبره کوئ نو داسې نه چې هغه مونږ ترې نه یو خبر او داسې یو شے شوے وی چې د هغه سړی ما ته شوې پښنه وی او تاسو پلستر لاس ته اچوئ، نو داسې غوندې سسټم وکړئ چې کم ازکم مونږ ترې خبر یو او تاسو هغه شی کښې مونږ سره مشوره کوئ۔ والسلام۔

جناب سپیکر: جناب عبدالکریم صاحب۔

جناب عبدالکریم: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ موجوده بجټ مثبت، منفی پهلو ټولو ورونړو پرې خپله خپله رائے ورکړه، زما په خیال زه فنانس منسټر ته د دې خبرې داد ورکوم چې زمونږ په صوبه کښې د خیبر پختونخوا د ریونیو اتهارټی قیام، دا مونږ چې نن کوم بحث کوؤ نو دا په وسائلو باندې کوؤ، د وسائلو د کمی د وجې نه ځنی ورونړه خفه دی، ځنی ورونړه اعتراضات کوی، که زمونږ وسائل، جنریشن سیوا شی، هغه به څنګه سیوا کیږی؟ زما صاحب ته دا درخواست دے چې په دې ریونیو اتهارټی کښې د خاص طور باندې د میرټ خیال وساتلے شی څنګه چې FBR د CRIS System پروګرام روان کړے دے، د هغې بدولت د هغې Revenue collection چې دے هغه سیوا شوے ده، زمونږ په سسټم کښې که اصلاحات وشی نو زمونږ ریونیو چې ده د 30 نه 40 پرسنټ پورې سیوا کیدے شی۔ مثال په طور مونږه او تاسو چې کله انتقال کوؤ نو زمونږ او ستاسو نه پیسې سیوا ځی خو د حکومت خزانې له کمې ځی۔ د غه رنګ په Octrio کښې چې کومو خلقو نه په مختلف د غه کښې ټیکسونه اخستے شی نو هغه په یو شیډول کښې وی او د حکومت خزانې له لږ ځی، په د غه کښې اصلاحات کول غواړی او دا په یو ښه ټیم باندی کیدې شی۔ زه یو ځل بیا فنانس منسټر صاحب له مبارکباد ورکوم او Repetition به نه کوؤ، زما ځنو معزز ورونړو په وروستنئ دوه ورځو کښې څه د یو داسې خبرو اظهار کړے وو چې ما ته پرې ذاتی طور باندی دکھ رسیدلے وو، هغه دا وه چې د صوابئ نوم دوه څلور ځله زما ځنی ورونړو واخستو او ئے وئیل چې زمونږ علاقې نه به ډیره بکټی جوړه شی او په مونږ کښې به د بکټی غوندې بغاوتیان پیدا شی، نو زما محترم ورونړو! ستاسو په وساطت صوابئ هغه ضلع ده چې تربیله ډیم جوړ شو نو مونږ له ئے د زیم نه سیوا څه نه دی راکړی، سیم او تهور د صوابئ په نصیب کښې رسیدلے دے، د دې نه علاوه تربیلې مونږ له څه نه دی راکړی، که نن تاسو وګورئ واحد د ګدون انډسټریل اسټیټ Grid دے چې دا د تربیلې نه Energized دے، زما دلته د صوابئ ورونړه ناست دی، داسې بل یو Grid نشته۔ زما د دې هاؤس په وساطت باندی تاسو ته دا ریکویسټ دے چې راروان دوه

Proposed ګرځونه دی، یو Incomplete دے لاهور، اوس چې د هغې Payment وشونو د صوابۍ په ضلع کښې چې کوم ګرځونه دی دا ټول پکار ده چې د صوابۍ ضلع دا ګرځونه د تربیلې نه Connect شی۔ دغه رنګ که مونږ وګورو نو د ټوبیکو سیس په مد کښې چې زمونږه ارب ها روپۍ فیډرل ګورنمنټ له ځی نو ډیر په افسوس سره زه دا وایم چې پنجاب کښې Wheat Export Corporation شته، Rice شته، دغه شان د هغوی کاټن شته، زمونږ د تماکو فصل ترا وسه پورې هغوی فصل نه دے ګڼلے، دا زمونږ د علاقې Cash crop دے، ارب ها روپۍ FBR له زمونږ نه ځی، نن هم زمونږ تماکو چې دی هغه د فصل، د Crops په لسټ کښې نشته، د Narcotics په لسټ کښې دے، مونږ او تاسو ټول د اسمبلۍ وروڼو له دا درخواست دے چې دا خپل فصل مونږ په Crops کښې راولو، د Narcotics نه ئے وباسو چې د دې دا ریونیو ډائریکټ راځی او زمونږ صوبه کښې د دې دغه وی، Connection وی۔ دغه رنګ د Poppy cultivation بدولت چې کوم انډسټریل اسټیټ ګدون امازئ زمونږ خوږی صوابۍ ته ملاؤ شوے وو، هغه زمونږ د بے غورۍ د وجې نه په زوال دے۔ زما وروڼو! IDPs راغلل، صوابۍ قربانی ورکړه، د هغې په عوض کښې صوابۍ له هیڅ شے ملاؤ نه شو۔ زما وروڼو! صوابی یونیورسټی جوړه شوه، په صوابۍ کښې که مونږ وګورو نو هغې کښې چې کومې بهرتیانې شوې دی، په هغې کښې د صوابۍ شیئر ډیر کم دے نو زه هغه وروڼو ته، چې د کومو دا خیال دے چې ستاسو په دې وخت وسائل ټول صوابۍ ته Divert شو، دا غلطه ده، مونږه صوابۍ هم ډیرې قربانیانئ ورکړې دی، ډیره مهربانی په دې مد کښې۔ اوس به زه یو څو ګزارشات د خپلې حلقې وکړم۔ زمونږ حلقه PK-34 هغه حلقه ده چې کوم پراجیکټ 34 ته رانوځی نو هغه د نظره شی او هغه زه به مثال دا سې ورکړم چې زمونږ په لاهور کښې آر ایچ سی هسپتال دے، د هغې اپ ګریډیشن وشو، کیټګری سی هسپتال، Sorry هغه دا اتم کال دے چې پینډنګ راروان دے، په دی بجټ کښې ورته د مشنرۍ د پاره Equipment د پاره، سامان اخستو د پاره ورله څه پیسې کیښودې شوې، دا هم ډیره مهربانی۔ دغه رنګ زمونږ په تورډهیری کلی کښې آر

ایچ سی د بی ایچ یو نه اپ گریډ کیدو کبنې د هغې اووه کاله ولګیدل، د دې ایله فیزا مکمل شوے دے۔ د غه رنګ کرنل شیر انټر چینج زمونږ په حلقه کبنې منظور شو، هغه لاړ و نو ښارته۔ زما ستاسو په وساطت دا عرض دے چې هغې ته Access road وائی، Bado Baba to Karnal Sher Interchange چې مونږ له Jehagira Access را کړی چې زمونږ د علاقې خلق، ولې چې خیر آباد انډسټریل اسټیټ چې کوم د ماربلو Hub دے، کم از کم د ړې سوه یونټې د ماربلو هلته کبنې دی، چې کم از کم موټر وے د پاره هغوی له نزدیک ترین Access ملاؤ شی۔ هم د غه رنګ کنډ نیشنل پارک چې د هغه روډ Access چې دے نو هغه زمونږ په حلقه دے، که تاسو وګورئ نو کنډ نیشنل پارک له چې کوم Collection کیږی، دا کم از کم شل کالو راسې کله چې میر افضل خان صاحب چیف منسټر وو، الله د وبخښی نو هغوی دا روډ منظور کړے وو، هغه روډ بالکل اوس تباه حال دے، د هغې نه دومره ګرد ځی چې د هغې ګرد نواح چې کوم فصل دے، هغه پرې تباه کیږی۔ زما دا ریکویسټ دے، د غه شان زمونږ په علاقه باندې په دې ایریګیشن چینلز باندې خلق دا واړه واړه یونټې پرې لګوی ځان د پاره، د جنریشن د پاره نو زما دا ریکویسټ دے چې هغه د هر قسم پابندئ نه، NOC وغیره نه مبرا ء شی چې خلق نور څه نه وی چې ځان له خپل جنریشن کولے شی۔ د غه رنګ زمونږ په علاقه خصوصاً زما په کلی کبنې د سن 70 ء راسې یو ګرلز هائی سکول دے، په دوه یونین کونسلو باندی زما کلے مشتمل دے او د سیوریج مسئله چې زما د علاقې ده، زما کلے نشیبی کلے دے، چې کله باران وشی نو مونږ بډې وهو په هغې کبنې ګرځو، د غه زمونږ د څلور یونین کونسلو، په هغې کبنې ګرلز سکولونه، سرکاری چې ګرلز سکولونه دی، هغه څلور دی او پرائیویټ هم څلور دی، مونږ له یو کالج، ډګری کالج د Female د پاره پکار دے۔ زه په اخر کبنې فنانس منسټر صاحب له مبارکباد ورکوم د دې بجټ او ان شاء الله زمونږ کوآپریشن به جاری وی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جناب شاد محمد خان صاحب۔

<u>جناب شاہ محمدخان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ إِنَّ ٱللَّهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتَّىٰ یُغَیِّرُوا۟ مَا بِأَنفُسِهِمۡ ؕ جناب سپیکر! زه ستا سو ډیره شکریه ادا کوم چې تا سو مونږ ته د خبرو موقع را کړه او زه د دې هاؤس پهلا ممبر یم، مخکښې نه یم راغلے او نن دا سیشن چې دے ، دا د بجټ سیشن دے خو که چرته مونږ په امن باندې خبره ونه کړو نو دغه به هم بے انصافی وی، ولې چې زمونږ خطیر رقم په بجټ باندې خرچ کیږی، زمونږ خطیر بجټ چې دے هغه امن باندې خرچ کیږی او زمونږ چې غټه مسئله ده د دې صوبې، هغه د امن ده، که چرته په دې صوبه کښې امن وی نو ان شا ءالله بجټ به هم زمونږ پکار راشی، ترقی به هم وشی او هر څه اسان دی او د کروړونو عوامو نن سترګې زمونږ طرف ته دی، دې هاؤس طرف ته چې آیا زمونږ دا نوے سیشن، دا نوے هاؤس زمونږ د پاره څه کوی، په صوبه کښې به امن راشی او که نه؟ نو د دې د پاره زه خپل یو ذاتی رائے پیش کوم، د امن د پاره خو د هغې تعلق چونکه د وفاقی حکومت سره دے ، زمونږ غټه مسئله چې ده او امن زمونږ خراب دے ، هغه زما په خیال کښې 80 پرسنټ د ډرون حملو Reaction دے ولې چې دا زما د ډویژن حصه ده، زه د بنوں ډویژن سره تعلق لرم او نارتھ وزیرستان چې د دنیا نظر په نارتھ وزیرستان دے ، هغه زما د ډویژن حصه ده، نو زه د هغې تصویر د دوه طرفه وینم جناب سپیکر، نو چې 80 فیصد امن خراب دے نو مونږ ته پکار ده چې یو قرارداد پیش شی په دې هاؤس کښې چې هغه مونږ په مشترکه اپوزیشن او حکومت منظور کړو او وفاقی حکومت ته ئے ولیږو نو نور کار د محکمه دفاع د وفاق سره دے ، زمه واری د وفاق ده نو مونږ به خپل اخلاقی فرض، آئینی فرض پوره کړو نو ان شا ءالله امن به د دې سره ډیر بنه شی او که وفاقی حکومت په دې باندی عمل وکړو نو دا به یو ډیره غټه کارنامه وی، نو اوس به زه د بجټ په حقله خبره وکړم۔ جناب سپیکر، 14-2013 اے ڈی پی کا کل حجم 118 بلین روپے ہے جس میں 35 بلین بیرونی امداد شامل ہے۔ 14-2013 اے ڈی پی کل 983 سکیموں پر مشتمل ہے جس میں 609 جاری Ongoing اور 374 نئی سکیمیں شامل ہیں۔موجودہ حکومت نے گزشتہ حکومت کی تمام جاری سکیموں کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے جو کہ موجودہ حکومت کے غیر متعصبانہ رویے کا ترجمان ہے۔حکومت نے تعلیم اور توانائی کے سیکٹرز میں

ایمرجنسی کا اعلان کیا ہے، لہذا ان تمام سیکٹرز میں ان محکموں کی استطاعت کے مطابق خطیر رقوم مختص کی گئی ہیں جس سے ان شاءاللہ نئے پاکستان کا خواب شرمندہ تعبیر ہوگا۔ جناب سپیکر، چونکہ ہماری حکومت نے عوام سے تبدیلی کے نام پر ووٹ لیا ہے، لہذا 14-2013 اے ڈی پی میں تقریباً ہر سیکٹر میں Reform Initiatives کے نام سے سکیمیں رکھی گئی ہیں جس سے ہم ان شاءاللہ عوام سے کئے گئے تبدیلی کے وعدے کو اخلاص سے پورا کرنی کی پرزور کوشش کرینگے مگر میں اس کے ساتھ ہی اس معزز ایوان کو یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ تبدیلی ایک مشکل اور صبر آزما مرحلہ ہے جس کیلئے میں اپنے حکومتی ساتھیوں کے ساتھ ساتھ اپوزیشن ساتھیوں سے بھی بھرپور تعاون کی اپیل کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، ہمارا صوبہ بلخصوص جنوبی اضلاع جس آگ میں جل رہے ہیں، اس کی ایک بنیادی وجہ تعلیم، روزگار اور زندگی کی بنیادی ضرورتوں کی محرومی کے ازالے کو بھی اپنی تبدیلی کے ایجنڈے کا حصہ بنائیگی۔ حکومت اپوزیشن کی تنقید کو ٹھنڈے دل سے سنے گی کیونکہ تنقید جمہوریت کا حسن ہے۔ میں چند تجاویز پیش کرنا چاہتا ہوں جس کا تعلق بھی وفاقی حکومت سے ہے لیکن میں اس ہاؤس کی وساطت سے یہ تجاویز پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارا غلام خان بنوں روڈ ڈبل ہے اور وسطی ایشاء کے ممالک تک رسائی انتہائی آسان ہوچکی ہے تو بنوں ایئر پورٹ کو اپ گریڈ کرنا چاہیئے، وہاں بہت زیادہ آبادی ہے، فارن ممالک میں اس (کے لوگوں) کی کافی تعداد ہے تو ان شاءاللہ یہ سدرن ایریا کیلئے ایک بہت زیادہ مفید کام ہوگا اور ہماری حکومت کیلئے ایک بڑا کارنامہ ہو گا۔ اس کے علاوہ چونکہ میرا حلقہ نارتھ وزیرستان کے ساتھ ملحقہ ہے، 1122 ریسکیو جس کا اے ڈی پی میں ذکر ہے، اس میں بنوں کو بھی شامل کیا جائے کیونکہ وہاں Militancy ہے اور 1122 ریسکیو کی بنیادی شرائط بھی یہی ہیں کہ جہاں Militancy ہو وہاں یہ سسٹم ہوگا۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ بنوں کے ڈسٹرکٹ کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ اس کے علاوہ میں اپنی صوبائی کابینہ کے منسٹر صاحبان اور ایڈوائزر صاحبان، کیونکہ میں گورنمنٹ کا بندہ ہوں، ایم پی اے ہوں، جو Change کا وعدہ کیا ہے، میں رات دو بجے کے وقت ہسپتالوں پر چھاپے مارتا ہوں، تحصیل جاتا ہوں جو عوام سے ہم نے جو وعدہ کیا ہے Change کا، ان شاءاللہ اس کو ہم پورا کرکے دکھائیں گے۔ تو میں اپنے (تالیاں) منسٹر اور ایڈوائزر صاحبان سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ وہ بھی ہم جیسے ایم پی ایز ہیں اور ہمارے ساتھ

تعاون کریں، اپنے اپنے محکموں میں، ہم سے مشورہ لے لیں کیونکہ ان کو ایسا پتہ نہیں ہے جیسا کہ ہم سب کو کچھ معلوم ہے۔ اس کے علاوہ ان شاء اللہ ہم Change کیلئے سب کچھ کریں گے اور Change کے نام پر ہم نے عوام سے جو ووٹ لیا ہے، کبھی بھی عوام کو مایوس نہیں کریں گے۔ ہمارے ڈویژن میں NW بھی شامل ہے، چونکہ صوبائی کابینہ میں ہمارے ڈویژن کی نمائندگی نہیں ہے، مایوسی تو ضرور ہوئی ہے کیونکہ خیبر پختونخوا کے کل سات ڈویژن ہیں، چھ ڈویژن کو نمائندگی دی گئی ہے لیکن ساتواں ڈویژن جس میں میں واحد پی ٹی آئی کا نمائندہ ہوں، اس کو صوبائی کابینہ میں شامل نہیں کیا گیا ہے، اس میں ضرور مایوسی ہوئی ہے لیکن ہم صبر کریں گے ان شاء اللہ، اپنی حکومت کیلئے قربانی دیں گے اور Change کیلئے اپنا خون بھی پیش کریں گے مگر اپنے ضلع میں Change لائیں گے۔ (تالیاں) اور میں خاص کر بنوں ڈویژن کیلئے، اپنے جو اپوزیشن والے ہیں، ان سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ جو بھی مسئلہ ہو ان شاء اللہ ہم لکی بھی جائیں گے، ہر ضلع میں جائیں گے کیونکہ یہ ہمارا فرض ہے اور Change کیلئے جہاں بھی ہماری ضرورت پڑے، ہم جائیں گے، رات دو بجے کے وقت بھی کیونکہ عوام کے ساتھ ہم نے وعدہ کیا ہے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔ خیبر پختونخوا زندہ باد، پاکستان پائندہ باد۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس وقت ہمارے پاس 9 مقررین رہتے ہیں اور آخر میں منسٹر صاحبان جو بات کریں گے، اس کو میرے خیال میں چار پانچ ایم پی اے صاحبان رہے ہیں۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ ساڑھے تین تک wind up کر لیں۔ جو ابھی کریں، مہربانی ہو گی کہ پانچ یا سات منٹ تک اپنی بات کریں، جو اپنی تجاویز ہیں۔ تو ابھی میں فوزیہ بی بی، محترمہ فوزیہ بی بی سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ آئیں۔

<u>محترمہ بی بی فوزیہ</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ 14-2013 کے حوالے سے ڈسکشن کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں اپنی مخلوط حکومت کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ نہایت قلیل مدت میں ایک متوازن بجٹ پیش کیا، جو اخراجات ہیں، جو آمدنی ہے، اس کے حساب سے یہ ایک متوازن بجٹ ہے، اس کے بعد میں اپنے اپوزیشن کے معزز ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ پچھلے تین چار دنوں سے جو بجٹ کے حوالے سے ڈسکشن چل رہی ہے، انہوں نے جس

طرح اپنی قیمتی آراء سے ہمیں آگاہ کیا، یقیناً ایک Strong opposition ہی ایک اچھی حکومت کو چلانے میں مدد دیتی ہے، تو میں اپوزیشن کے ممبران کا بھی بہت زیادہ شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جناب سپیکر، میں کوشش کروں گی کہ میں دس منٹ سے زیادہ نہ لوں۔ جو ہماری مخلوط حکومت خیبر پختونخوا میں بنی ہے اور جو ہم Change کا نعرہ لے کر آئے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ Change 11 مئی کو ہی آچکی ہے خیبر پختونخوا میں اور ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ہی ہمارے عوام کی زندگیوں میں بھی ہم ایک مثبت تبدیلی دیکھیں گے۔ ہماری مخلوط حکومت نے جو بجٹ بنایا ہے، ایک Visionary budget ہے، اس میں کوشش یہ کی گئی ہے کہ جو Already منصوبے جاری ہیں، ان پہ زیادہ فوکس کیا گیا ہے تاکہ ٹائم کی بچت ہو سکے اور جتنا فنانس اس پہ پڑا ہے، اس کو صحیح طریقے سے Utilize کیا جا سکے تاکہ عوام کو جلدی ریلیف مل سکے۔اس کے علاوہ میں اپنی مخلوط کا ایک اور انقلابی قدم جو ہے، اس کو بھی میں اس ہاؤس میں ڈسکس کرنا چاہوں گی کہ ہماری حکومت نے کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا، ہمیں اپنے عوام کے فنانشل بوجھ کا احساس ہے، اسی وجہ سے ہماری حکومت نے کوشش کی ہے، بلکہ کوئی نیا ٹیکس نہیں لگانا۔ اس کے علاوہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں 15 فیصد اضافہ کر کے بھی ہم نے انصاف کے تقاضوں کو پورا کر دیا۔ جناب سپیکر، میں سمجھتی ہوں کہ یہ بجٹ ایک Visionary budget ہے کیونکہ ہمارے بجٹ میں Millennium development goals کو ہم نے Address کیا ہے اور ہم نے یہ تہیہ کیا ہے کہ By the end of 2015 ہم جو Millennium development goals ہیں، ان کو Achieve کریں گے کیونکہ جتنا بجٹ Allocate ہوا ہے، صحت کے شعبے میں، ایجوکیشن کے شعبے میں، میں سمجھتی ہوں کہ 2015 تک ان شاء اللہ تعالیٰ جو Millennium development goals کے فرسٹ اور سیکنڈ نمبر پہ جو Goals ہیں، ان کو ہم Achieve کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ جناب والا، ہماری حکومت کا نعرہ ہے کہ 'پڑھے گا خیبر پختونخوا تو بڑھے گا خیبر پختونخوا'، اس سلسلے میں ہماری حکومت نے ایجوکیشنل ایمرجنسی نافذ کی ہے، میں مبارکباد پیش کرتی ہوں اپنی حکومت کو، ان شاء اللہ تعالیٰ خیبر پختونخوا میں یکساں نظام تعلیم، یکساں نصاب تعلیم اور تعلیم سب کو حاصل ہو گی۔ ہیلتھ کے حوالے سے بھی میں زیادہ ڈیٹیل میں جانا نہیں چاہوں گی کیونکہ

ٹائم ہمارے پاس کم ہے لیکن ہیلتھ کے حوالے سے بھی ہماری گورنمنٹ نے جو فنڈز رکھے ہیں، 66 ارب 60 کروڑ 80 لاکھ 30 ہزار روپے، میں سمجھتی ہوں کہ ان شاء اللہ تعالی Millenniun Development Goal کو حاصل کرنے کیلئے ایک اچھی رقم ہے۔ اس کے علاوہ میں کچھ تجاویز اپنی حکومت کے سامنے رکھنا چاہتی ہوں کیونکہ میں ڈسٹرکٹ چترال کی Representation کر رہی ہوں۔ڈسٹرکٹ چترال ہمارے KP کا سب سے بڑا ضلع ہے لیکن بدقستی سے ہمیشہ جتنی بھی حکومتیں آئی ہیں تو جتنا فنڈ ملتا ہے، اس کو آبادی کے حساب سے ملا ہے، حالانکہ رقبے کے لحاظ سے ہمارا ضلع سب سے بڑا ہے۔ میں اپنے محترم سراج الحق صاحب کی Attention چاہتی ہوں۔ سب سے پہلے میں ایجوکیشن کے حوالے سے بات کروں گی۔ جو میں نے بجٹ کی کاپی اٹھا کے دیکھی تو وہاں پہ چترال کیلئے جو Upgradation ہے، دو ہائی سکولز کی ہے اور اس کے علاوہ بمبوریت میں ایک ورکنگ ویمن ہاسٹل کا ذکر ہوا ہے، جناب سراج الحق صاحب! میں آپ کی توجہ چاہتی ہوں کہ پچھلے دور حکومت میں چترال میں دو یونیورسٹیاں بنی تھیں تو آپ پلیز اس دفعہ ان کو Full fledge universities بنادیں کیونکہ ساڑھے چار لاکھ اور پانچ لاکھ کی جو آبادی ہے، اس کو پشاور آکر تعلیم حاصل کرنے کی جو مجبوری ہے، اس کو مطلب ختم کیا جا سکے اور میری آپ سے گزارش یہ بھی ہو گی کہ ان یونیورسٹیز کو Full fledge کرنے کے بعد وہاں پہ جو مقامی ہمارے ٹیچرز ہوں، ان کو تعینات کیا جائے یونیورسٹیز میں، بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ وہ 12 گھنٹے کا فاصلہ بھی ہوتا ہے اور ایک جو Already چیزیں ہیں، سب کیمپس وہاں پہ بنے ہوئے ہیں تو میری آپ سے گزارش ہے کہ ان کو Full fledge university کا درجہ دیا جائے۔ اس کے بعد میں آپ کے توسط سے جناب سراج الحق صاحب سے گزارش کرتی ہوں، ٹیکنیکل کالج فار ویمن کی میں گزارش کر رہی ہوں کہ چترال میں اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اس کے علاوہ ہائی سکولوں میں سائنس ٹیچرز کو تعینات کریں۔ جناب سپیکر، ہیلتھ کے حوالے سے چترال میں، چونکہ جس طرح میں نے بتایا ساڑھے چار لاکھ پانچ لاکھ کی آبادی ہے تو جو ڈسٹرکٹ ہاسپٹل ہمارا ہے چترال کے اندر، یہاں پہ ہمارے بجٹ میں اس کے حوالے سے لکھا بھی ہوا ہے، جتنی بھی Deficiencies ہیں، ان کو دور کیا

جائے گا۔ میں جناب سراج الحق صاحب سے گزارش کرتی ہوں کہ وہاں پہ ڈاکٹرز کی بہت زیادہ کمی ہے جس میں آئی سپیشلسٹس ہیں، جس میں گائناکالوجسٹس ہیں اور اس کے علاوہ میں چاہ رہی ہوں کہ ڈسٹرکٹ ہاسپٹل کو Well equipped بھی کیا جائے۔ جناب سپیکر، چترال میں پچھلے کئی سالوں سے بہت ساری جو لڑکیاں ہیں، بچیاں ہیں، وہ خود کشیاں کر رہی ہیں، ذہنی امراض اور Depression وہاں پہ کافی تیزی سے بڑھ رہا ہے تو میں جناب سراج الحق صاحب سے گزارش کرتی ہوں، اگر چترال کے ڈسٹرکٹ ہاسپٹل میں سائیکالوجسٹ اور سائکاٹرسٹ کی پوزیشن پہ تعینات لیڈی ڈاکٹرز کو کیا جائے تو میں اس کیلئے آپ کا شکریہ ادا کروں گی۔ اس کے علاوہ جو ہم نے Women empowerment کی بات کی ہے، اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ ابھی چونکہ ہم Millennium Development Goal کی بات کر رہے ہیں تو Women empowerment میں سب سے زیادہ جو ضروری چیز ہے Although practically ہے لیکن جو سب سے زیادہ ابھی وقت کی ضرورت ہے، وہ Strategic needs کی طرف ہم کو جانا ہوگا کیونکہ سلائی کڑھائی کے علاوہ بھی کچھ ایسے شعبے ہیں جن کے ذریعے سے ہم خواتین کو Empower کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ٹیکنیکل کالج یا پھر جو بزنس اور مارکیٹنگ کے جو اور بہت سارے شعبے ہیں، اگر ان کو Introduce کروایا جائے تو Women empowerment کے حوالے سے، جناب سپیکر! چونکہ وہاں پہ

(مداخلت) دو منٹ، صرف دو منٹ، جناب سپیکر! چترال میں پانی کے ذخائر بہت زیادہ موجود ہیں اور اس معزز ایوان سے یہاں پہ میں اس فورم پہ بات کرنا چاہوں گی، اگر ان ذخائر کو Utilize کیا جائے تو انرجی کا جو کرائسس ہمارے صوبے میں چل رہا ہے، اس کو ہم کم کر سکتے ہیں۔ ابھی چترال میں Shydo کی جو فیزیبیلٹی وہاں پہ کر چکے ہیں تو اس کے Under جو پاور پراجیکٹس ہیں، انرجی پراجیکٹس، ان پہ میں آپ کے توسط سے سراج الحق صاحب کے نوٹس میں بات لانا چاہتی ہوں کہ ان پر فوری کام شروع کیا جائے تاکہ انرجی کرائسس کو کم کر سکیں۔ اس کے علاوہ جو Low voltage کا مسئلہ ہے واپڈا کا، تو میں آپ کے توسط سے جناب سراج الحق صاحب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ جو Low voltage کا مسئلہ ہے، وہ واپڈا سے مل کر اس

کو حل کیا جائے۔جناب سپیکر، چترال کی چار لاکھ ساڑھے چار لاکھ، پانچ لاکھ کی آبادی میں ایک Play ground نہیں ہے، ویسے تو ہمارے بجٹ میں ساری چیزیں Mention ہوئی ہیں لیکن میں ضلع چترال کے حوالے سے سراج الحق صاحب اپنے محترم سے گزارش کرتی ہوں کہ چترال کو بھی Play ground مہیا کیا جائے اس بجٹ میں۔ میں آخر میں جناب سپیکر، آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں، اگرچہ مسائل بہت زیادہ ہیں لیکن جن نکات کو میں نے اٹھایا ہے چترال کے حوالے سے، اگر ان پہ عمل کیا جائے تو Next time ان شاء اللہ تعالیٰ، اور بھی مسئلے ہوں گے لیکن یہ ابھی فوری Attention ان مسائل کے حل کیلئے چاہیئے۔ میں آپ کا ایک مرتبہ پھر زیادہ شکریہ ادا کرتی ہوں، Thankyou very much۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب محمود احمد بیٹنی صاحب۔

<u>جناب محمود احمد خان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ زه یو شعر نه آغاز کوم، وائی:

ما وئیل چې زه به ورته ژاړم　　　جانان له کوره په ژړا راغلے وونه

دا ستاسو چې کوم مجلس مو وا وریدو، چې دا کوم حکومت، مونږ وایو چې مونږ به خبرې کوؤ، ستاسو خپل حکومت دا سې سوزیدلے دے چې مونږ ته د خبرو ضرورت نشته۔ (تالیاں) جناب سپیکر! زه دې بجټ حوالې سره یو څو خبرې تاسو ته کوم، زمونږ د فنانس منسټر صاحب هم ناست دے، زمونږ ضلع ټانک د اوبو لحاظ سره بالکل پاتې ده، اوبه پکښې نشته، د څښکلو اوبه پکښې نشته او کومې چې شته هم نو هغه د څښکلو قابل نه دی۔ زه فنانس منسټر ته دا ریکویسټ کوم چې د وئ کومې 20 منصوبې ایښودې دی، هغې کښې د 3 ارب 26 کروړ 18 لاکھ روپئ ایښودی دی، که زمونږ ټانک کښې چې کومې اوبه هم دی هغه دا سې اوبه دی چې هغه څناور هم څښکی او انسانان ئے هم څښکی، زه دا ریکویسټ کوم چې دی ته د سپیشل توجه ورکړی۔ هغې نه بعد چې ستا اوبه صفا وی نو ستا صحت به وی او چې صحت د وی، تعلیم د وی۔ اوبه چې نه وی یو شے د هم نه وی۔ (تالیاں) او زه سراج صاحب ته وایم چې دې باندې سپیشل غور وکړئ۔ هغې نه بعد زمونږ د هسپتالونو چې کوم حال دے، پکښې انجیکشن نشته، پکښې دوائی نشته، دا سې برا حال دے، د ضلع ټانک

د جنوبی وزیرستان چې کوم آپریشن متاثرین دی، هغه په مونږ باندې دی، چې کوم غټ غوبل دے، هغه زمونږ په ضلع باندې دے او په دې بجټ کښې خالی 50 فیصد الاؤنس نه علاوه د ضلع ټانک یو شے هم نشته، لهذا زه سراج صاحب ته وایم چې په دې د خپل خصوصی توجه ورکړی، منسټر صاحب د ورکړی صحت والا چې مونږ ټانک د پاره خصوصی هسپتالونه چې کوم هم وی، دې باندې د توجه ورکړی او ایجوکیشن حوالې سره د غسې سکولونه تباه دی، که ټیچران دی، هغه د کرایه والا دی، نه راځی ورته، د تعلیم نظام درهم برهم دے۔ زمونږ ضلع ډیره پسمانده ده، خاصکر د غه ایجوکیشن لحاظ سره، د اوبو لحاظ سره، د تعلیم لحاظ سره، ټولو ته هم پته ده، مهربانی د وکړی چې دې ته د خصوصی توجه ورکړی۔ زه ډیر وخت نه اخلم خو سراج صاحب ته دا یو خواست کوم:

ے کله چه وخت د خندیدو وو هلته تا نه خندل

اوس چې په تیر ساعت باندې خاندې د غه زه نه منم

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب شہرام خان۔

جناب شہرام خان (وزیر زراعت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، معززاراکین ایوان! اول خو زه بجټ جوړولو باندې سراج صاحب چې په ډیر کم ټائم کښې، ډیر محدود ټائم کښې، ډیر محدود وسائلو نه یو ډیر ښه بجټ پیش کړے دے، دوئ ته خراج تحسین پیش کوم او دا خبره کوم چې یقیناً په دې ملک کښې، KPK کښې چې کوم حالات دی، زمونږ چې کوم وسائل دی، Resources ځومره کم دی او په هغې کښې زمونږ مسائل ځومره ډیر دی نو یقیناً هغه د سوچ نه بهر دی، په هغې باندې ټول ممبرز پارلیمنټ چې کوم دی نو په ډیټیل ئے سپیچز وکړل۔ ډیر تجویزونه هم راغلل، یقیناً سراج صاحب او زمونږ ټول نور چې کوم دی نو د ګورنمنټ آفیشلز ناست دی، هغوی به ټول نوټ کوی او د غه کوی، زه یو ځو تجاویز پیش کوم بیا نور ټائم سراج صاحب ته پریږدم۔ کریم ورور مې خبره وکړه د ټوبیکو حوالې سره، دا زمونږ د KPK او بیا په KPK کښې صوابئ، مردان، بونیر او داسې نور اضلاع چې دی، مانسهره ده، سوات پکښې هم راځی،

ټوبیکو یو Cash crop دے ، د دې نه ډیر زیات Revenue generate کیږی، ما پرون کتل چې تقریباً 60 billion central excise duty کښې مونږ فیډرل گورنمنټ ته ورکوؤ، د غه شان مونږ په انکم ټیکس کښې ورکوؤ۔ دومره پیسې فیډرل گورنمنټ ته ځی، تر ننن‌ئ ورځ پورې دا Crops چې کوم دی نو Narcotics list کښې دی، پکار دا ده چې دا Crop list ته راشی ټوبیکو او دلته چې کوم پاکستان ټوبیکو بورډ دے ، دا فیډرل گورنمنټ سره تعلق ساتی۔ مونږ بحیثیت ایگریکچر منسټر په هغې کښې کردار ادا کوؤ، فنانس منسټر Experienced دے ، نور زمونږ ممبران دی، سی ایم صاحب دے ، مونږ به ان شاء اللّٰہ دا کوشش کوؤ او دا زمونږ سوچ دے او مونږ دا غواړو، دا تجویز به مو وی چې مونږ پراونشل ټوبیکو بورډ په دې صوبه کښې جوړ کړو چې د هغې د پاره، د دې ځائے د کاشتکارونو د پاره سهولت پیدا شی او دلته چې کوم ټوبیکو کیږی چې هغه زمیندار ته خپل حق ملاویږی۔ اوس فیډرل گورنمنټ د دې ځائے د حساب کتاب نه څه خبره دے چې ټوبیکو باندې څومره Cost راځی، په کومې طریقې سره دا کیږی؟ تیره پیره یو سروے شوې وه، د هغې مطابق په تیر گورنمنټ کښې د سندھ نه ئے ورپسې کسان KPK ته رالیږلی وو او هغوی د تمباکو د A، B، C نه نه وو خبر او هغوی Costing کولو چې یره په دې باندې دومره Cost راځی نو دا Totally زمونږ صوبې سره زیاتے دے ، مونږ به دا اپیل کوؤ او دا ریکویسټ دے چې ان شاء اللّٰہ په هره طریقه چې وی چې مونږ دا شے دلته Establish کړو او دلته د دې ځائے زمیندارانو له یو Protection ورکړو۔ یو بل ریکویسټ زما دا دے چې Double taxation کیږی جی، د فنانس منسټر صاحب په علم کښې به Obviously وی خو زما یو Suggestion دے چې حکومت د پاره کوم Purchases کیږی په دې د غه کښې، Let say په سل روپئ یو څیز مونږ اخلو حکومت د پاره 15 percent هغې کښې GST د ه، Hundred and fifteen شی او بیا چې کوم دے نو 15 percent د هغې نه Above حکومت د هغې د پاره Pay کوی او چې کله اے جی آفس ته لاړ شی نو هغوی د حکومت د Purchases نه Automatically 15 percent cut کوی او فیډرل گورنمنټ ته ځی، نو زمونږ دا ریکویسټ به وی چې مونږ په څه طریقې سره

فیډرل ګورنمنت په دې باندې تیار کړو چې زمونږ نه دا 15 percent cut نه کوی۔ د دې نه علاوه نورې خبرې نه کوم جی۔ ایکسپورټ کښې 'پاپولر' چې کوم دے نو افغانستان ته ایکسپورټ کیږی، د دې د پاره یو طریقه کار پکار دے، دا مونږ ایکسپورټ کوؤ، کوم ته چې سفیدار وائی، په دې ملک کښې په پټو کښې کرلې کیږی او هغه ځی نو په لاره ورته Hurdles وی۔ مونږ وایو چې هغه ورته Clear وی چې زمونږ د خلقو Source of income دے چې هغه Generate کیږی۔ نوری خپلې خبرې نه کوم جی، اخرینۍ خبره دا کوم چې خبره دا نه ده چې فنډز یقیناً کم دی یا ډیر دی، زمونږه د حکومت دا پالیسی ده او دا زمونږ پلان دے چې هغه فنډز مونږ Proper طریقې سره Utilize کړو، Effective طریقې سره او هغه د قوم او ملک امانت دے مونږ سره چې هغه مونږ په داسې طریقې سره د هغې څوکیداری هم وکړو چې څنګه مونږ د خپل مال کوؤ او په یو بهتر طریقې سره مونږ خلقو ته هغې کښې ریلیف ورکړو ان شاء الله او دا به د KPK عوام ان شاء الله په راروان پنځه کاله Definitely ګوری۔ Thank you very much، ډیره ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب عارف محمدزئی صاحب۔

جناب محمد عارف: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیم اِیاکَ نَعۡبُدُ وَاِیاکَ نَسۡتَعِینُ۔ ټولو نه مخکښې خو زه آنریبل فنانس منسټر صاحب ته مبارکباد ورکوم چې په لږ ټائم کښې ئے ډیر ښه بجټ پیش کړو۔ خصوصاً د تعلیم او د صحت په مد کښې چې کوم رقم کښې اضافه شوې ده، خاطرخواه، هغه زما په خیال د تبدیلۍ طرف ته وړمبنے قدم دے۔ د خپلې حلقې حوالې سره یو څو تجاویز پیش کوم۔ جناب فنانس منسټر صاحب! د ماربل او د ګرینائټ په شعبه کښې د ترقۍ د پاره تاسو چې د بونیر ماربل سټی اعلان کړے دے، خوش آئند قدم دے، د شبقدر په علاقه 25 دیہاتو کښې د ماربل او د ګرینائټ او داسې چې کوم قیمتی کانړے دے، د هغې یو وسیع ذخائر موجود دی او د غلته په سلګونو، په سوؤنو کارخانې جوړې شوې دی، دې کارخانو ته حکومتی سرپرستی نه ده حاصله، د بجلۍ مسائل دی ورته، د ومره

پورې مسئلې دی چې په هغې کښې هغوی پخپله ځان ته یو فیډر جوړولو، د هغې خپلې پیسې هغوی Pay کولې، اوسه پورې د هغې فیډر اجازت هغوی ته نه ملاویږی، حالانکه که وګورئ هغې کښې زمونږ د شبقدر یو ډیره لویه آبادی چې کوم ده، په روزګار ده۔ که چرې دوئ ته څه نه څه مونږه، مونږ دا وایو چې د دې بونیر ماربل ستی سره سره د شبقدر ماربل ستی اعلان شوے وے نو دا به زمونږ د پاره ډیره ښه وه، د هغه علاقې خلقو ته به روزګار ملاؤ شوے وو، هغوی ته به حکومتی سرپرستی حاصله شوې وه او دیکښې به د دې شعبې ترقی شوې وه۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږ شبقدر تحصیل دا د چارسدې نه یو ډیر الګ تهلګ تحصیل دے او د هغې ذکر به زه نه کوم، کله چې چارسده ضلع جوړیده نو د شبقدر خلقو وئیل چې مونږ په پیښور کښې شامل کړئ ځکه چې مونږ ته د ټرانسپورت یا د سړک په دغه باندې پیښور ډیر نزدے دے، زمونږه ټول روزګار پیښور کښې دے، بهر حال هغه یو الګ خبره وه خو په دې دومره غټ تحصیل کښې مونږ ته ګرلز کالج نشته، انټر کالج نشته، ډګری کالج په هغې کښې نشته۔ زمونږ ماشومان چې کله سبق د لسمه پورې اووائی، د هغې نه بعد به یا هغه چارسدې ته ځی یا به پیښور ته راځی۔ پیښور خو هم کافی لرې دے خو د چارسدې نه تګ چې کوم دے، مونږ ته پیښور اسان دے نو ډیر کسان، ډیرې ماشومانې دا د لسم نه مخکښې سبق نشی وئیلې نو زمونږ دا ریکویسټ دے چې په شبقدر کښې د د ګرلز ډګری کالج قیام زر تر زره اعلان وشی۔ بل ټی ایچ کیو هسپتال شبقدر دے، تحصیل هیډکوارټر که یو سړے په وړمبی ځل هسپتال ته ورننوځی او وګوری نو دا سې محسوسیږی، بلډنګ ته چې وګورئ چې یره دا به د ایل آر ایچ یا کے ټی ایچ یا د ایچ ایم سی نه کم هسپتال نه وی خو چې کله سړے د ننه لاړ شی نو د افسوس خبره ده چې د ننه په هسپتال کښې کلاس فور چې کوم دی، هغه زمونږ علاج کولو ته ناست وی او که چرې د بدقسمتئ نه یا د خوش قسمتئ نه ډاکټر ملاؤ شی نو جناب! هغه دومره دوائیانې، دوائیانې خو پریږده، هغه ټیسټونه دومره ولیکی، یو پرائیویټ لیباټرئ ته ئے ریفر کړی چې هغه کومې پیسې د دوایئ د پاره راوړی وی، هغه لیبارټرئ کښې لاړې شی، بیا مریض هلته تلو ته تیار نه وی چې په دویم ځل هلته لاړ شی د علاج د پاره۔ په دې هسپتال کښې Already لس ډاکټرز، سپیشلسټ ډاکټرز د هغوی پوسټونه Sanctioned شوی دی خو د

هغوی تعیناتی نه کیږی۔ بلډنګ ته تالا لګیدلې ده، هر طرف ته غنې دی۔ دې تیره ورځ باندې د خیبر نیوز یو ټیم راغلے وو، هغوی پخپله هر څه کتلی هم وو۔ هر طرف ته تالې لګیدلی دی، غنې ئے ورته لګولې دی، باړ لګیدلے دے، لکه بلډنګ چې کوم دے، صرف یو د هغې استعمال دے، د هغه بلډنګ یو استعمال ئے د الیکشن په ورځ کیږی چې هلته زمونږ پولنګ بوتھ قائم وی او یو استعمال ئے اوس د فورسز د پاره کیږی چې فروسز کله آپریشن کوی نو بس هغوی هلته پراته وی۔ زمونږ ټی ایچ کیو هسپتال کښې د علاج معالجې هیڅ قسمه دغه نشته۔ زه دا وایم چې دا کوم Sanctioned posts دی، دا د فوراً دا ډاکټران د، زما شوکت یوسفزئی صاحب ته خواست دے او فنانس منسټر صاحب ته چې دا کوم Sanctioned posts دی، دا د پوره کړی۔ په دیکښې زمونږ میډیکل، ENT، آرتھوپیډک چې څومره دی، دا غونډ مونږ ته هغې کښې Sanctioned دی خو په دې باندې د کار وکړے شی او مونږ ته د دا پوسټونه راکړے شی چې هسپتال آباد شی۔ بل زه یو عرض کوم او هغه دا، څنګه چې سردار حسین بابک صاحب اووئیل چې دا هال او دا خلق، دا د دې صوبې د ټولو نه غټه جرګه ده، زه دا وایم که چرې مونږ په دیکښې Interest وانخستلو په دې مسائلو حل کولو کښې، مونږ صرف دلته راځو، کښېنو او واپس ځو، زه ډیر د احترام سره دا خبره کوم، زمونږ دا آنریبل ممبرز او Specially Ministers هغوی په دیکښې Interest وانخستلو نو مونږ به دا قوم معاف نه کړی۔ مونږ دلته راغلی یو، مونږه د مسائلو حل کولو د پاره یو خو دا مونږ نه شو وئیلے چاته، که یو مسئله راشی بس مونږ وایو چې دا د مرکز مسئله ده، مونږ په دیکښې څه نه شو کولے، دا بالکل زړې خبرې دی، اوس په دې مونږ څوک نه معاف کوی چې دا د مرکز خبرې دی۔ مونږ دلته راغلی یو، (تالیاں) په دې جرګه کښې ناست یو او مونږ له پکار دی چې د خپلو ذمه دارو احساس مونږ ته وشی۔ جناب سپیکر صاحب! که مونږ دلته ناست یو، څوک چې ګزارشات کوی، منسټر صاحب موجود نه وی یا څوک ګزارشات کوی، مونږ خپل ګپ شپ کښې مصروف یو، نو دا زما په خیال مونږ د خپلې ذمه دارئ نه سترګې پټوؤ نو زما خواست دے، احتراماً زه دا خبره کوم چې تاسو ټول، مونږه ټول دا زمونږ ذمه داری ده چې د دې جرګې خیال وساتو، د دې

صوبې د عوامو چې کوم د تبدیلۍ په نوم باندې مونږ راغلی یو، کوم حق دے نو هغه مونږ ادا کړو او که چرې نه وی نو دا قوم به مونږ معاف نه کړی۔ نو زما دا خصوصی خواست دے چې د سنجید ګۍ نه مونږ کار واخلو۔ ستا سو ډیر زیات مشکور یم، زه بیا د فنانس منسټر صاحب ته مبارکباد ورکوم چې دوئ یو ښه بجټ په لږ ټائم کښې پیش کړو، ان شاء اللهNext budget به د دې نه بهترین وی۔ ستا سو ډیره مننه۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ابھی ہمارے تین منسٹر صاحبان ہیں اور ایک دو ایم پی ایز صاحبان ہیں، میں پھر ریکویسٹ کروں گا کہ پانچ سے سات منٹ ٹائم لیں تاکہ چار بجے تک ہم Maximum جو ہے نا، اجلاس کا خاتمہ کر سکیں، تو ابھی عارف یوسف صاحب۔

جناب عارف یوسف: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سب سے پہلے جناب سپیکر! میں اس اسمبلی کے فلور پر اپنے خیال کا اظہار کرنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں اپنے قائد جناب عمران خان کی ہمت کو سلام پیش کرتا ہوں اور جناب وزیر اعلیٰ پرویز خٹک صاحب اور جناب سراج الحق صاحب اور جتنے ہمارے Allies ہیں، ان کو کامیاب بجٹ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اتنی مختصر مدت، تقریباً دو ہفتوں کے اندر اندر اتنا کامیاب اور ایک مثالی بجٹ پیش کیا ہے جس کی خیبر پختونخوا کی تاریخ میں مثال نہیں ہو گی۔ ایک گزارش اس میں ضروری سمجھوں گا جو ہمارے سارے ممبران نے اس پہ بات کی ہے، وہ یہ ہے کہ آج کے جتنے بھی حالات خراب ہیں، ہاسپٹلز کے لے لیں، کارپوریشن کے لے لیں، سی اینڈ ڈبلیو کے لے لیں، یہ ہم سے پہلی گورنمنٹس کی طرف سے ہمارے لئے ایک تحفہ ہے----

جناب سپیکر: بجٹ پہ اپنی تجاویز دیدیں، پلیز۔

جناب عارف یوسف: جی بجٹ کی طرف صرف میں آتا ہوں----

جناب سپیکر: بجٹ پہ اپنی تجاویز دیدیں۔

جناب عارف یوسف: بجٹ کی طرف آتا ہوں، بالکل جی۔ اس میں ایک تو یہ گزارش ہے کہ سی اینڈ ڈبلیو کا جو پروسیجر ہے، اس لئے کہ اس میں بڑا وہ ہے، اس کا جو پروسیجر ہے، اس کو بدلا جائے اس لئے کہ جو بھی ان سے خرچے یا

اخراجات ہوتے ہیں، ہم نے Personally جاکر وزٹ کیا ہے، وہاں پر جتنے اخراجات ہوتے ہیں، اتنے ہونے نہیں چاہیئں، اس لئے اکثر سکولز وغیرہ میں پی ٹی سی وغیرہ کی طرف سے جو ہم لوگوں نے کام کروائے ہیں، وہ بڑے کم اخراجات میں ہوتے ہیں، سی اینڈ ڈبلیو کا اس پہ جو بھی پروسیجر ہے، اس کو Change کیا جائے اور چونکہ وقت سپیکر صاحب نے کہا کہ بہت کم ہے، چونکہ میرا تعلق پشاور سے ہے، صرف میں پشاور کی طرف توجہ مرکوز کراؤں گا کہ بجٹ میں جو ہمارے لئے رکھا گیا ہے یا بجٹ میں جو پشاور کیلئے Mass Transit System یا روڈز یا ٹریفک سسٹم اس کیلئے کیا گیا ہے تو پشاور کی طرف بہت خصوصی توجہ دی جائے، اس لئے کہ پشاور جو ہے وہ خیبر پختونخوا کا Capital ہے اور Capital ایک Face ہوتا ہے پورے خیبر پختونخوا کا، تو یہاں پر ہمیں ٹریفک کے بہت زیادہ مسائل ہیں اس لئے کہ Alternate roads نہیں ہیں، یہاں پہ ٹرین کا سسٹم کمزور کیا گیا ہے تو اس لئے میری یہ درخواست ہے کہ ایک تو اس کو بالکل وہ کیا جائے کہ یہاں ایک Alternate ہمیں دیا جائے، بجٹ میں رکھا گیا ہے باقاعدہ، تو بجٹ کی طرف سے اس میں ہو جائے تو یہ سب سے زیادہ ہو گا۔ ایک جو یہ بار بار کہا جاتا ہے کہ بجٹ ایسا ہے، بجٹ کے بارے میں تھوڑا سا Comparison پیش کروں گا، جو KPK کا بجٹ اور پنجاب بجٹ کا ہے۔ ایجوکیشن کے بارے میں جو فیڈرل بجٹ ہے، اس میں 1.6 percent ٹوٹل (بجٹ) کا رکھا گیا ہے جبکہ پنجاب نے 5 اور KPK میں ایجوکیشن کیلئے 13 percent رکھا گیا ہے Full budget کا جی۔ (تالیاں) اسی طرح Total allocation for health ہے، اس میں فیڈرل 2.0، پنجاب میں 7 percent اور KPK میں 32 percent رکھا گیا ہے جی، یہ یادگار اس میں ہے۔ (تالیاں) اس طرح Increase in salaries میں فیڈرل نے بجٹ میں کوئی اس کیلئے نہیں رکھا Percentage، پنجاب نے 10 percent اس میں Increase کیا ہے جبکہ KPK میں 15 percent increase کیا گیا ہے اور اس میں یہ ہے کہ ہمارے بجٹ کی خصوصی بات یہ ہے کہ کوئی اس میں نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا، میں اس کی تعریف کی طرف جانا چاہوں، اپنے بجٹ کے پورے پورے وہ ہیں لیکن چونکہ ٹائم کم ہے تو اس لئے میں شارٹ ٹائم

کی وجہ سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا اور آخر میں پھر گزارش کروں گا کہ پشاور کی طرف خاص توجہ دی جائے کہ ہمارے مسائل حل ہو سکیں۔تھینک یو، بڑی مہربانی، شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جناب سلطان محمد صاحب۔

جناب سلطان محمد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! ستا سو ډیره مهربانی چې تاسو ماله موقع راکړه چې په بجټ 14-2013 باندې چې کوم بحث روان دے، په هغې کښې زه حصه واخستے شم۔ اول خو د سره زه وزیر خزانه صاحب له، ټولې کابینې، زمونږه محترم منسټرانو صاحبانو ته د دې خیبر پختونخوا اسمبلئ هر یو ممبر صاحب ته، ټولو ته مبارکباد پیش کوم چې بجټ 14-2013ء په اسمبلئ کښې پیش شو۔ دا یو حقیقت دے چې وخت ډیر زیات کم وو، چې الیکشن وشو او کله حکومت سازی وشوه نو د هغې او د بجټ د پیش کیدو په ټائم کښې ډیر زیات کم وخت وو خو زه به دا اووایم چې سره د دې چې دا دومره کم وخت وو، په دیکښې هم دا یو بیلنس بجټ دے او پکښې یو اهم خبره دا ده چې دا یو پریکټیکل بجټ دے۔ په دیکښې، په دې بجټ کښې که تاسو وګورئ نو بجائے د دې چې شکایا تو اړخ ته مونږه تلې یو یا هغه اړخونو ته مونږه تلې یو چې کوم د صوبې د کنټرول نه بهر خبرې دی نو په دې بجټ کښې فوکس په هغه خبرو اترو چې کوم صوبه کولې شی، په هغې کښې مونږ که ریونیو اړخ ته راشو نو مشکلات هم شته، زمونږه صوبې د پاره او د ریونیو بجټ کښې زمونږ Revenue sources دی نو په هغې کښې Improvement د پاره کافی Space شته خو په دې مد کښې به زهٔ یو عرض وکړم چې کوم زمونږه نیټ هائیډل پرافټ دے او هغه چې کوم Capping، د هغې شوے دے، په 6 Billion باندې، دا Effort به اوس کول غواړی، د دې نه مخکښې هم زمونږه د قومی وطن پارټئ چې کوم مشران دی نو دې Capping اړخ ته هغوی توجه راوړلې وه نو انشاءالله اوس دا امید دے چې د غه ایشو اړخ ته به اوس توجه ورکولې کیږی۔ د 18th amendment چې کوم په آئین کښې شویدے، د هغې نه پس کوم چې NFC Award, next NFC award چې کوم راروان دے نو دا زما یو تجویز دے، زما یو ګزارش دے چې په دې باندې توجه راوړې شی چې دا NFC

Award کښې چې کوم د صوبو شیئر دے چې هغه زیات شی۔ دا یو دا سې بجټ پیش شوے دے چې هغه ایریاز چې په څه باندې توجه پکار وه، په هغې باندې فوکس راوړلے شوے دے۔ که مونږ وګورو، د هائر ایجوکیشن او د ایلیمنټری او سیکنډری ایجوکیشن بجټ مونږ رایوځائے کړو نو دا د دې بجټ 30 percent دے 103 billion روپئ چې کومې دی نو دا په دې بجټ کښې د هائر ایجوکیشن او د ایلیمنټری اینډ سیکنډری ایجوکیشن د پاره ایښودې شوې دی، دا زما په خیال د دې موجوده حکومت یو کارنامه ده چې ایجوکیشن باندې دومره فوکس راوړلے شوے دے۔ (تالیاں) زمونږ صوبه د امن و امان لحاظ سره ډیره زیاته، هغې ته مسئلې پیښې دی او که وګورئ په بجټ کښې د هغه مسئلې Reflection شوے دے۔ د پبلک سیفټی د پاره 11 percent بجټ کښې ایښودې شوې دی، دا تقریباً 38 بلین روپئ دی جی۔ سپیکر صاحب! په هر یو هغه ایریا باندې چې چرته ضرورت وو نو هغې کښې بجټ زیات ورله دې مد کښې ایښودے شوے دے۔ زه به ډیر تفصیل کښې نه ځم، چونکه ستا سو اړخ نه بار بار دا راځی چې ټائم کم دے، زه به د دې موقعې نه فائده واخلم او یو دوه منته به چې زما کومه ضلع ده، ضلع چارسده او بیا خاصکر زما چې کومه حلقه ده PK-18، په هغې باندې به یو دوه خبرې وکړم۔ زمونږ ډسټرکټ هیډ کوارټر هاسپټل په چارسده کښې، نو عارف خان خوخبره وکړه د تحصیل هسپتال شبقدر خو د هغې نه هم څه بدتر حالت چې کوم دے نو دا زمونږ د ډسټرکټ هیډ کوارټر هاسپټل د چارسدې دے، نو زه په دې خبره خوشحاله یم چې دا خو د مخکښې راسې راروان وو خو په دې خوشحاله یم چې کم از کم موجوده حکومت دا خبره Realize کړې ده چې دا ډیره غټه ایشو ده او د هغې د پاره چې کوم Allocation شوے دے، ان شاء الله دا فوکس به زمونږ وی چې دا ډسټرکټ هیډ کوارټر هسپتال مونږ ټهیک کړو۔ د فیډرل ګورنمنټ او خاصکر د واپډې چې کوم High ups دی، زه د هغوی اړخ ته توجه ورکول غواړم چې دا کوم لوډ شیډنګ کیږی، بیا خاصکر په چارسده کښې Unscheduled loadsheding کیږی، د وولټیج چې کومې مسئلې دی او سپیکر صاحب! چې ټرانسفارمر کله خراب شی نو یا به ورله زه د جیب نه سموم یا زما د حلقې او زما د ضلعې دا غریبانان خلق به

راغونډیږی، دوئ به چنده کوی او ځان له به ټرانسفارمر سموی، دغه اړخ ته زه توجه مرکوز کول غواړم جی۔ د Over billing هم مسئله ده، زما په حلقه کښې داسې یونین کونسلې شته دے چې هغې کښې د سوئی ګیس سهولت نشته دے، زهٔ د دې فلور آف د هاؤس نه فیډرل ګورنمنټ ته او د سوئی ګیس چې کومه اداره ده، هغې ته زه دا خواست کوم چې کومې علاقې په چارسده کښې پاتې دی چې هغې ته سوئی ګیس نه دے رسیدلے چې فوری طور هلته کښې د سوئی ګیس دا سهولت په دې زمانه کښې اورسی۔ د چارسدې ضلعې امن و امان ډیر زیات خراب شوے دے، یو خو دا په باؤنډرئ باندې پروت دے فاټا سره، بل په تیر شوی دورونو کښې چې کوم Open hand ورکړے شوے وو Criminals له او جرائم پیشه خلقو له او د هغوی څه تپوس به چا نه شو کولے نو انشاء الله دا هم زمونږ یو فوکس به وی که خیر وی چې په چارسده کښې کوم Criminals له Open hand ورکړے شوے وو چې د هغوی لاسونه مونږ ونیسو او ان شاء الله په چارسده کښې امن و امان راولو او چارسدې نه یو داسې ضلع جوړه کړو چې ان شاء الله خلق دا اووائی چې او دا واقعی د امن یو ضلع ده۔ زه خپلې خبرې راغونډوم سپیکر صاحب، بجټ کښې ډیر اهم یو بل اړخ ته اشاره کوم، مونږ یو زمه وار بجټ پیش کړے دے، مونږ چې څو پورې خپل قرضونه نه وی ختم کړی نو ترقی مونږ نه شو کولې۔ زمونږه دې وخت کښې 160 نه واخله 170 بلین پورې Debt چې کوم دے نو دا زمونږ مخې ته پروت دے او مونږه د Debt servicing د پاره 15 Billion روپئ په دې بجټ کښې ایښودې دی، زما په خیال دا هم د دې حکومت یو کارنامه ده چې مونږ دې اهم ایشو ته دا دومره فوکس کړے دے، دې سره به ترقی راځی۔ سپیکر صاحب! خپلې خبرې ختموم، حالات ښه نه دی په دې صوبه کښې، امن و امان ښه نه دے، د ترقئ ډیر زیات ضرورت دے، د ترقئ، خو زمونږ په هاؤس کښې چې څومره مونږ ممبران یو، که هغه د اپوزیشن دی که هغه د ټریژری دی، مونږ په یو ښه نیت باندې دې هاؤس ته راغلی یو او نیت مو هم دا دے چې د دې صوبې د خلقو به خدمت کوؤ نو مونږ که ان شاء الله Transparency لړه راوستله، که مونږ Good governance راوستو او مونږ خپل اخلاص وکړو، مونږ خپل محنت وکړو نو زما په خیال مایوسه کیدل نه دی پکار، اپوزیشن له خپل کردار ادا کول پکار دی، که تنقید وی په ټریژری باندې

وکړی نو ټریژری به ځان بیا ټهیک کوی، دا د اپوزیشن یو کردار دے ، هغه مونږه Appreciate کوؤ (تالیاں) او ان شاء الله د هغوی به مونږه واؤرو خو په دې اړخ-----

جناب سپیکر: مهربانی جی، مهربانی۔ ټائم ډیر شارټ دے پلیز، زما خیال دے چې مونږه سراج صاحب له Wind up د پاره موقع ورکوؤ او مونږ ته Strength هم ډیر کمیږی نو معافی غواړم او لږه مهربانی وکړئ جی، ټائم ډیر شارټ دے مونږ سره۔

جناب سلطان محمد خان: بالکل جی، ان شاء الله شانه بشانه به ورسره مونږه روان یو او دا صوبه به ترقئ اړخ ته کړو۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: زهٔ اوس سراج الحق صاحب ته، د فنانس منسټر، هغوی ته خواست کوم چې Windup speech وکړی۔ سراج الحق صاحب۔

(تالیاں)

جناب سراج الحق [سینئیر وزیر (خزانہ)]: الحمد لله رب العالمین و العاقبة للمتقین، اما بعد اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ قابل احترام سپیکر صاحب اور معزز ممبران اسمبلی! مجھے خوشی ہے کہ چار دن ہم نے اس بجٹ پر بحث کی اور مجموعی طور پر 36 مرد حضرات اور 10 خواتین نے اس میں حصہ لیا۔ ہم نے 16 گھنٹے اس بجٹ پر مسلسل یعنی 960 منٹ بات کی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر صاحب!معزز ممبران اسمبلی نے خوبصورت انداز سے اس بجٹ کا تذکرہ کیا ہے اور ہر کوئی اپنی عقل اور شعور کے مطابق بات کرتا ہے۔ ہمارے دوستوں نے ہم پر تنقید بھی کی، ہمارا محاسبہ بھی کیا، تجاویز بھی دیں، ہماری رہنمائی بھی فرمائی اور سچی بات تو یہ ہے کہ جمہوریت نام ہی اپوزیشن اور حکومت کا ہے اور اپوزیشن کے بغیر جمہوریت ایک منٹ کیلئے بھی نہیں چلتی بلکہ وہ آمریت ہوتی ہے اور میں ہمیشہ اپوزیشن کو اپنے لئے ایک آئینہ سمجھتا ہوں جس میں انسان اپنے چہرے کو دیکھتا ہے اور آئینہ توڑنے کے بجائے ہم ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے چہرے کو صاف رکھنے کی کوشش کریں گے۔ (تالیاں) محترم سپیکر صاحب! اس بجٹ پر اپوزیشن لیڈر سردار مہتاب

خان نے، محمد علی شاہ باچا نے، جناب سردار حسین بابک صاحب نے، حضرت مولانا عطاالرحمن صاحب نے اپوزیشن لیڈر اور پارلیمانی لیڈر کی حیثیت سے گفتگو کی ہے اور اس کے ساتھ ہی 40 اور ممبران نے بات کی ہے، میں اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ یقینی طور پر انہوں نے ہماری رہنمائی کی ہے اور بے شمار چیزوں پر انہوں نے اپنے تحفظات کا اظہار بھی کیا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ یکساں نظام تعلیم کیا ہے اور پھر تعلیمی ایمرجنسی کیا ہے، انرجی ایمرجنسی کیا ہے، اس لئے کہ ہمارے ملک میں لوگ صرف ایک ہی ایمرجنسی کو جانتے ہیں جس میں جمہوریت کو ختم کیا جائے اور مارشل لاء آجائے، فوجی ڈکٹیٹر شپ آجائے۔ (تالیاں) سچی بات یہ ہے کہ تعلیمی ایمرجنسی سے لوگ نا آشنا ہیں، انرجی ایمرجنسی سے لوگ نا آشنا ہیں، مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے تعلیمی اداروں کی حالت زار پر بات کی، ہسپتالوں کی بربادی پر بات کی اور مجھے سردار مہتاب کی یہ بات بہت پسند آئی کہ وسائل کی جو اصل مالک ہے، وہ حکومت نہیں ہے بلکہ عوام ہے اور حکومت امانت دار ہے اور انہوں نے بڑی نصیحت کی بات کی، انہوں نے تنخواؤں میں اضافے پر تحفظات کا بھی اظہار کیا۔ میرے بھائی محمد علی شاہ تو نہیں ہیں، انہوں نے 25 فیصد تنخواہوں میں اضافے کی تجویز پیش کی۔ اس طرح میرے بھائی سردار حسین بابک صاحب نے بھی لاء اینڈ آرڈر پر بات کی، تعلیمی نظام پر بات کی، خصوصاً اقراء فروغ تعلیم پر بات کی اور روخانہ پختونخوا پر بات کی اور اس بات کا اظہار بھی کیا کہ اس بجٹ میں پرانی سکیمز کو بحال رکھا گیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہی تو اس بجٹ کا حسن ہے کہ جہاں کوئی اچھی بات ہم نے دیکھی ہے، اس کو اپنانے کی کوشش کی ہے، ہم متعصب نہیں ہیں، ہم تنگ نظر نہیں ہیں اور جہاں بھی کوئی اچھی چیز ملے، ہم نہ صرف اس کی تعریف کرتے ہیں بلکہ اس کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ (تالیاں) اور میں بابک صاحب کو یقین دلاتا ہوں، تمام دوستوں کو یقین دلاتا ہوں کہ تعلیم کا شعبہ ہو، صحت کا شعبہ ہو، ہم اس میں مسلسل آپ لوگوں کے ساتھ، آپ دوستوں کے ساتھ مشاورت جاری رکھیں گے اور کسی کے تجربات سے فائدہ اٹھانا بالکل شرم کی بات نہیں ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اسمبلی کے اندر بھی اور اسمبلی کے باہر بھی ہم اپنے دوستوں، اپنے ساتھیوں کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔ میں ابھی، منور خان صاحب تو یہاں تشریف نہیں رکھتے ہیں، انہوں نے سی اینڈ ڈبلیو کے حوالے سے بات رکھی ہے اور اس بات کیلئے اچھی تجاویز دی ہیں کہ کیوں ایک کمرہ 24 لاکھ میں اور 25 لاکھ میں اور 34 لاکھ میں بنتا ہے؟ اور پھر اس عزم کا اظہار بھی کیا کہ یہ جو 34

لاکھ میں ایک کمرہ بناتے ہیں، ہم تین کمرے بنا سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً یہ سوچنے کی بات ہے اور کبھی کبھار ہمیں خود احساس ہوتا ہے کہ ہم مرکز سے لڑ کر یہاں فنڈز لاتے ہیں، بیرونی دنیا میں جا کر مختلف اداروں سے یہاں پیسہ لاتے ہیں لیکن وہ سارا پیسہ یہاں پر اس ڈیپارٹمنٹ کی کرپشن کی نذر ہو جاتا ہے، اس لئے میں تو تجویز دینا چاہونگا کہ یہاں جو ہمارا اصل دشمن اس صوبے میں ہے، وہ کرپشن ہے اور جس کے بارے میں Transparency international نے کہا ہے کہ اس ملک میں 7 ارب سے لیکر 15 ارب تک روزانہ کرپشن ہے اور اس کرپشن کو اگر ہم نے قابو کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں باہر سے پیسہ لینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ آج اگر ہمارا یہ صوبہ 132 بلین کا مقروض ہے، میں نے 31 دسمبر 2006ء کو جب باجوڑ میں استعفیٰ دیا تھا تو ان دنوں خیبر پختونخوا پر کل قرضہ صرف 66 بلین تھا اور جب میں نے 2002ء میں حلف لیا تھا تو 70 بلین صوبہ مقروض تھا لیکن اس عرصے میں ہم نے اس قرضے کو کم کر کے 60 بلین پر پہنچایا تھا اور آج ایک بار پھر جب میں نے رپورٹ لی تو جناب سپیکر، 132 بلین کا یہ صوبہ مقروض ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ اداروں میں خرابی موجود ہے جس کی اصلاح کرنا اس ایوان کا فرض ہے، ہم سب کا فرض ہے۔ یہاں عسکر پرویز صاحب نہیں ہیں، انہوں نے مینارٹیز کے حوالے سے ہماری توجہ دلا دی ہے اور یقیناً ان کے چرچز کے مسئلے ہیں، ان کے سکولوں کا مسئلہ ہے، بچوں کی فیسز کا مسئلہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اپنے آپ کو مینارٹیز کہتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ مینارٹی کی بجائے آپ اپنے آپ کو پاکستانی برادری کہیں، آپ اقلیتی برادری نہیں ہیں، آپ پاکستانی برادری ہیں۔ (تالیاں) اس ملک میں ایک اسلامی برادری ہے اور ایک پاکستانی برادری ہے تو ان تمام مسائل کو Address کرنا یہ ہمارا دینی فریضہ بھی ہے، یہ ہمارا ملی فریضہ بھی ہے، اسلام نے بھی ہمیں درس دیا ہے اور جمہوریت نے بھی۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے پیارے بھائی ہزارہ کے ساتھیوں نے ہزارہ کے مسائل رکھے ہیں، ہمارے جنوبی اضلاع کے ساتھیوں نے جنوبی اضلاع کے مسائل رکھے ہیں اور زلزلہ سے متاثرہ اداروں کی بات کی ہے اور اسطرح جنوبی اضلاع میں پانی کی کمی کی بات بھی ہوئی، ڈی آئی خان کی بات بھی علیزئی صاحب نے کی اور وہاں لفٹ کینال کا مسئلہ ہے اور اس طرح بالاکوٹ کے مسائل اور ہمارے ہری پور کے مسائل، ہنگو کے مسائل، لکی مروت کے مسائل، ڈی آئی خان کے ایسے مسائل

ہیں جو حل کرنے کے قابل ہیں اور میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سارے مسائل ایسے ہیں جن کو ہم نے خود ملکر Address کرنا ہے۔ یہاں خواتین نے بھی بات کی ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ اپوزیشن کی خواتین ہوں یا سرکاری بنچوں کی، سب نے مشترکہ بات کی ہے کہ خواتین کیلئے بھی ایک علیحدہ منسٹر ہونی چاہیئے، اگرچہ یہ بجٹ سے متعلق مسئلہ تو نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں الحمد للہ خواتین کے مسئلے کو سب سے اہم سمجھ کر اس طرف توجہ دینا ہمارا فرض ہے اور میں تو خواتین کے حقوق کا اتنا حامی ہوں کہ میں چاہتا ہوں کہ ان کیلئے علیحدہ اس طرح ایک خوبصورت اسمبلی بنے تاکہ وہ علیحدہ بیٹھکر کھلے انداز میں (تالیاں) اور ہر طرح کے مسائل ڈسکس کر سکیں۔ مرکز میں بھی، صوبوں میں بھی اس لئے کہ یہ 51 فیصد ہیں ہمارے معاشرے کی اور 51 فیصد کیلئے اتنی کم تعداد میں یہاں پر ان کا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ ہم شاید ان کے مسائل کو صحیح Address نہیں کرتے ہیں اور وہ شاید خود بھی اپنے تمام مسائل یہاں ڈسکس نہیں کر سکتی ہیں، اس لئے ہمیں پروگریسو بننے کی ضرورت ہے، ہمیں ان کو ان کی میجارٹی کو تسلیم کرنے کی ضرورت ہے (تالیاں) اور اس کیلئے اس سے زیادہ خوبصورت اپنا ہال، اگر ہمارے اس ایوان میں 124 ہیں تو ان کا بھی کوئی 150 کا ایوان ہو، میں سمجھتا ہوں کہ جب تک ہم خواتین کے مسائل کو Address نہیں کرتے ہیں، ہمارے معاشرے کے، ہمارے ملک کے مسائل حل نہیں ہونگے۔ یہاں جعفر خان صاحب شاید موجود ہیں، انہوں نے یہاں مقامی زبانوں کے حوالے بات کی ہے اور مقامی زبان، وہ سرائیکی ہو، وہ گجری ہو، وہ چترالی ہو، کوہار ہو یا اور یہاں بے شمار زبانیں ہیں، یہ سب ایک حسن ہیں ہماری اس سوسائٹی کا، ان تمام کیلئے میرے ڈیپارٹمنٹ نے کافی پیسہ رکھا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مثالی بجٹ کیا ہوتا ہے؟ مثالی بجٹ یہی ہے کہ جس کیلئے زیادہ سے زیادہ مشاورت کی جائے، ممبران اسمبلی سے مشاورت کی جائے، چیمبرز کے ساتھیوں سے مشاورت کی جائے، ٹرانسپورٹرز سے مشاورت کی جائے، ساتھیوں سے مشاورت کی جائے، سابقہ وزراء سے مشاورت کی جائے لیکن سچی بات یہ ہے کہ اس بجٹ کیلئے ہمیں اس طرح مشاورت کا کوئی موقع نہیں ملا ہے، البتہ ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ جو بجٹ ہوگا، اس میں جتنے بھی اس صوبے کے اور اس ایوان کے Stack holders ہیں، ان تمام کے ساتھ مشاورت کرینگے اور ان کا حق بھی ادا کرینگے۔ جناب سپیکر

صاحب، یہاں بات ہوئی تنخواہوں میں اضافے کی، معیشت کا تو بیڑا غرق ہوا ہے اور مہنگائی بہت زیادہ ہوئی ہے تو ہم نے سوچا کہ کیوں نہ 4 لاکھ ملازمین کی 15 فیصد تنخواہوں کو بڑھاکر اگر ہم 2 کروڑ عوام کو ڈائریکٹ فائدہ تو نہیں دے سکتے لیکن اس کے ذریعے ان 40 لاکھ لوگوں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور اس لئے موجودہ بجٹ میں ہم نے 4 لاکھ ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کر کے 40 لاکھ لوگوں کو ڈائریکٹ فائدہ پہنچایا ہے (تالیاں) اور اس طرح جو پنشنرز ہیں، ان کیلئے بھی ہم نے 15 فیصد اس میں اضافے کا پروگرام کیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے کل محاصل تو 344 ہیں اور 344 ہی پھر ہمارے اخراجات ہیں، اس لئے میں اس کو ایک متوازن بجٹ سمجھتا ہوں۔ اس کا اظہار کیا گیا، شاید شاہ حسین صاحب نہیں ہیں، موجود ہیں، کہ شاید ہمیں مرکز سے وہ پیسہ ملے گا یا نہیں ملے گا؟ میں تو سمجھتا ہوں کہ مرکز جو پیسہ ہمیں دیتا ہے، وہ خیرات نہیں ہے کہ وہ دیگا یا نہیں دیگا، وہ ہمارا حق ہے، (تالیاں) ہم پاکستانی ہیں، پاکستان ہمارا ہے اور جو کوئی ہمارا حق نہیں دیتا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ ہم سب نے ملکر اس حق کے حصول کیلئے ہم نے جدوجہد کرنی ہے، اس لئے ایک فری ٹیکس بجٹ ہم نے پیش کیا ہے، یہ ٹیکس ختم کرنا، ٹیکس کم کرنا، یہ کوئی پروگریسو کام نہیں ہے اس لئے کہ جتنے بھی ترقی یافتہ ممالک ہیں، ان میں زیادہ سے زیادہ ٹیکس لگایا جاتا ہے لیکن ہم نے جب سوچا اور دیکھا کہ کس سیکٹر پر ٹیکس لگایا جائے؟ تو ہر جگہ غربت ہے، بدامنی کی وجہ سے ہر جگہ پریشانی ہے، اس لئے ہم نے اپنی چادر کے اندر پاؤں پھیلانے کی کوشش کی ہے جناب سپیکر صاحب، ہم نے غیر ترقیاتی اخراجات کو 15 فیصد کم کرنے کی کوشش کی ہے، ہم نے وزیر اعلیٰ ہاؤس کو، ہم نے گورنر ہاؤس کے اخراجات کو 50 فیصد کم کیا ہے۔ اسطرح نئی گاڑیوں کے خریدنے پر پابندی، بیرون ملک جو سیر سپاٹے لوگ کرتے تھے، وزراء صاحبان کرتے تھے، اس پر پابندی، حتیٰ کہ بیرون ملک علاج پر بھی پابندی، علاوہ یہ کہ کسی آدمی کی ایسی بیماری ہو جس کا علاج ڈاکٹرز کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ممکن نہ ہو تو یہ پھر انسانی مسئلہ ہے کہ اس کو باہر جانے دیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، اس بجٹ میں کل منصوبے 983 ہیں جس میں Ongoing منصوبے 609 ہیں اور اس لئے ہم نے ان کو برقرار رکھا ہے کہ

ماضی میں ہم نے دیکھا ہے کہ جو بھی نئی حکومت آتی ہے، پرانے منصوبوں کو ایک طرف پھینک دیتی ہے لیکن اس کے باوجود بھی ہم نے Ongong منصوبوں کیلئے 53 فیصد فنڈ رکھا ہے تاکہ اس کو ہم مکمل کریں، اس لئے کہ اس پر صوبے کا خرچ ہوا ہے اور صرف 42 فیصد ہم نے نیو سکیمز کیلئے رکھا ہے، مجموعی طور پر 118 ارب روپے ترقیاتی بجٹ ہم نے رکھا ہے اور پہلی بار ہم نے 100 کا ہندسہ Cross کیا، یعنی پہلے کبھی بھی بجٹ جو ہے، ترقیاتی بجٹ یہ 100 سے اوپر نہیں گیا ہے، پہلی بار 100 بلین سے زیادہ ہم ترقیاتی بجٹ پیش کر رہے ہیں۔ میں اسمبلی ممبران کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بہت سارے پراجیکٹس ایسے ہیں جو ایک Pool کی صورت میں ہم نے پیسہ رکھا ہے اور یہ اس لئے رکھا ہے،تقریباً 10 بلین سے زیادہ ہے، اس لئے رکھا ہے کہ ہمیں آپ سے مشاورت کا موقع نہیں ملا، ہم نے آپ سے آپ کی ترجیحات نہیں لی ہیں، اس لئے میری خواہش ہے، ہمارے کیبینٹ کے تمام ساتھیوں اور دوستوں کی خواہش ہے کہ ہم تمام ممبران اسمبلی کے ساتھ پھر بیٹھ کر ان سے مشاورت کر لیں اور ان سے ان کے حلقوں کی ترجیحات لے لیں۔ میں بالکل کھلے ذہن سے بات کرتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی بٹگرام سے آیا ہے، کوئی چترال سے آیا ہے، اس کا تعلق کسی بھی پارٹی کے ساتھ ہے لیکن وہ تو ہے عوام کا نمائندہ، وہاں کی خواتین نے ووٹ دیا ہے، وہاں کے مردوں نے ووٹ دیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ تعصب، تنگ نظری کی بنیاد پر نظام، یہ ٹھیک ہے کہ 'الیکشن ڈے' تک ہر کوئی اپنی سیاست کرتا ہے لیکن 'الیکشن ڈے' کے بعد جو الیکشن جیت جاتے ہیں، وہ سرکار اور حکومت بنتی ہے تو حکومت کسی ایک پارٹی کی نہیں ہوتی، حکومت سب کی ہوتی ہے، اس لئے ہمارا عزم یہ ہے کہ ہر گھر تک صاف پانی پہنچانا، ہر جھونپڑی تک روشنی پہنچانا اور ہر گاؤں اور بستی تک پکی سڑک پہنچانا یہ اس حکومت کا عزم ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ ہم یہ اس سیشن میں کرینگے، (تالیاں) اس سیشن میں نہ کر سکے، 100 فیصد تو آئندہ سیشن میں کرینگے لیکن بہرحال اس کام کیلئے ہم پر عزم ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، وہ جو تعلیم کے حوالے سے بات ہے، مجھے خوشی ہے کہ میں اپنی تعریف، ہمیں خود نہیں کرنی چاہیئے لیکن اس بجٹ کے حوالے سے پاکستان کے میڈیا نے، پاکستان کے اخبارات نے حتیٰ کہ بیرونی ذرائع ابلاغ نے یہ اخبار میں لکھا ہے کہ برطانوی نشریاتی ادارہ بھی متوازن بجٹ کہنے پر مجبور ہوا اور مخالفین خوردبینی مشاہدے کے باوجود بھی نقائص ڈھونڈنے سے قاصر

رہے، جناب سپیکر صاحب، مجھے خوشی ہے کہ عالمی ذرائع ابلاغ نے بھی خیبر پختونخوا کے اس بجٹ کو Appreciate کیا ہے، (تالیاں) اس میں اگر ہم نے 46 پرسنٹ 46.7 بلین روپے ہم نے تعلیم کیلئے رکھے ہیں تو میں آپ کے علم میں اور ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ اس وقت 28 ہزار 510 سکولز ہیں جن میں کل 29 لاکھ طلباء زیر تعلیم ہیں اور اس طرح 170 کالجز میں ایک لاکھ 60 ہزار طلباء زیر تعلیم ہیں۔ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ہم مزید کچھ کام نہ کر سکے اور یہ جو 40 لاکھ طلباء ہمارے تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہیں، اگر ہم ان کی صحیح تربیت کر سکیں، بہتر تعلیم دے سکیں تو یہ جو 40 لاکھ شمعیں اس ملک میں روشن ہو جائیں گی، اس کے نتیجے میں ان شاء اللہ تعالیٰ اندھیرے ختم ہو جائیں گے لیکن ان کو کوالٹی ایجوکیشن دینا، میں جب یکساں نظام تعلیم کی بات کرتا ہوں تو اس سے پہلے کہ نصاب کیا ہو؟ یکساں ہو، نظام امتحان یکساں ہو، وہ بعد کی بات ہے لیکن میرے نقطہ نظر میں تو پہلی بات یہ ہے کہ جو Facilities پشاور میں ایک طالب علم کو میسر ہیں، وہی Facilities بٹگرام میں بھی ایک طالب علم کو پہنچنی چاہئیں، (تالیاں) وہی چترال کے ترکوں اور مرکوں میں بھی پہنچنی چاہیئے، یکساں نظام تعلیم سے میرا پہلا مطلب یہی ہے کہ الفاظ بعد کی بات ہے، پہلے بیٹھنے کی جگہ ہو، پہلے سکول پہنچنے کا ایک انتظام ہو، محمد علی صاحب نے صحیح فرمایا کہ ایک یونین کونسل میں اگر ایک بچہ تین کلو میٹر سفر کر کے سکول تک پہنچتا ہے تو وہ پڑھنے کے قابل نہیں ہوتا۔میں خود ایک دیہات سے تعلق رکھتا ہوں اور آپ یقین کریں، میں روزانہ 11 کلو میٹر پیدل سفر کر کے ہائی سکول پہنچتا تھا اور پھر کالج کیلئے 25 کلو میٹر روزانہ میں سفر کرتا تھا اور ہم نے 04-2003 میں جب تعلیم کو مفت کرنے فیصلہ کیا تو اس لئے کہ مجھے اپنی چھٹی کلاس میں جانے سے قبل سکول سے نکالا گیا تھا کہ میرے والد صاحب میرے لئے بستے کا انتظام نہیں کر سکے تھے اور 25 دن میں سکول سے باہر رہا، تو میں اس لئے سمجھتا ہوں کہ یکساں نظام تعلیم کا مطلب، پہلا مطلب وہ تو یکساں Facilities ہیں کہ اب ایسے بچیوں کے سکول ہیں جہاں واش رومز نہیں ہیں، جہاں باؤنڈری وال نہیں ہے، جہاں پردے کا انتظام نہیں ہے تو الحمد للہ یہاں Energetic وزیر تعلیم بیٹھے ہیں اور ہائر ایجوکیشن

کے بھی بیٹھے ہیں، میری ان سے یہی ریکویسٹ ہے کہ پہلے Facilities کی طرف ہم نے جانا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں عرض کروں کہ ہم نے ایک مانیٹرنگ سسٹم بنانے کا فیصلہ کیا ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ 500 لوگ باہر سے ہونگے تاکہ اس نظام کو صحیح کر سکیں اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پروموشن کی بات ہے، ان اساتذہ کو عزت دینا، یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے لیکن یہ جو پروموشنز ہیں، ترقیاں ہیں، الاونسز ہیں، اس کو Result oriented بنایا جائے، یہ کام مشکل بھی ہے، سخت بھی ہے لیکن بہرحال ایک کام کا آغاز تو ہم نے کرنا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو ہمارا نظام تعلیم ہے، طرح طرح کے نظام تعلیم ہیں، دینی ادارے بھی، پانچ بورڈ ہیں، یہ جو ہم کہتے ہیں کہ مسلکی اختلافات ہیں، کیوں نہیں ہونگے؟ پانچ ان کے مختلف بورڈز ہیں اور اس طرح جو ہمارا جدید نظام تعلیم ہے، اس میں بھی 500 اقسام کے ہیں، اس کو ایک کرنا تب ہی ایک قوم بنے گی اور تب ایک سوسائٹی اور ایک مہذب سوسائٹی بن سکتی ہے جب ہمارا نظام تعلیم ایک ہو جائے۔بیشک میں سپورٹ کرتا ہوں کہ ہماری تعلیم اپنی مادری زبان میں اگر ہو جائے تو زیادہ آسان ہوگی (تالیاں) اور زیادہ Approachable ہوگی، میں سپورٹ کرتا ہوں، جاپان نے جاپانی میں ترقی کی ہے، چائنا نے چائنیز میں پڑھا ہے، ایران نے فارسی میں پڑھا ہے تو ہم بھی ایک زبان، ایک مادری زبان، اس سے محبت کرنا، اس کو اپنانا، اس کو ترقی دینا میں اس کو بہت ہی سپورٹ کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، میں عرض کروں، اس وقت ہمارے ہسپتالوں کے حوالے سے اپوزیشن نے بات کی اور ہمارے حکومتی بنچز کے دوستوں نے بات کی، اس وقت ہمارے ہاں کوئی 1600 ہسپتال ہیں، 2 کروڑ کی آبادی کیلئے 1600 ہسپتال اور پھر 2 کروڑ کی آبادی کیلئے 6 ہزار 500 ڈاکٹر، تقریباً 1600 افراد پر ایک ڈاکٹر ہے، اگر چہ ہم نے اس کیلئے 23 بلین مختص کئے ہیں لیکن میں تجویز بھی پیش کرتا ہوں اپنے ساتھیوں کو، ایوان کو کہ ہمیں زیادہ سیمنٹ اور لوہے کی تعمیرات قائم اور بنانے کی بجائے جو موجود ہاہسپٹلز ہیں جو موجود سکولز ہیں، انکی کوالٹی کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے اور اگر ہمارے اضلاع کی سطح پر کوالٹی بہتر ہو جائے، ڈاکٹر میسر ہو جائے، میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت بہت سارے ایسے ہسپتال ہیں جن کا ذکر شبقدر کے ساتھی نے کیا، چارسدہ کے ساتھی نے کیا، کل سلیم خان نے چترال کے ہسپتال کا ذکر کیا، یہ سارے میں نے ایک ایک نوٹ کئے ہیں لیکن ظاہر ہے 960 منٹ کا جواب میں

چند منٹ میں تو نہیں دے سکتاہوں لیکن بہرحال میں نے ارادہ کیا ہے کہ آپ لوگوں نے جتنی تقاریر کی ہیں، ہمارے دوستوں نے اس کو نوٹ کیا ہے، آپ کی بہت سی تجاویز کو میں دوبارہ منگواؤنگا اور جس منسٹر کے ساتھ جو بات تعلق رکھتی ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ میں اس منسٹر کو بھیجونگا تاکہ وہ آپ کے ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ اس طرح ہم نے ہسپتالوں میں ایمرجنسی ہر ضلعی ہیڈکوارٹر ہاسپٹل میں ایمرجنسی کو مفت کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور یہ بہت بڑا کام ہے، مشکل کام ہے لیکن بہرحال کہیں سے تو آغاز کرنا ہے۔ میں عرض کروں کہ ہمارا ایک بہت ہی بڑا مسئلہ اس ملک میں جو ہمیں درپیش ہے، اس صوبے میں ہمیں درپیش ہے، جس پر ہماری اپوزیشن نے بھی بات کی، وہ ہمارا ہائیڈل پاور کا مسئلہ ہے۔ اس وقت میں آپ کے علم میں لانا چاہوں کہ کوئی 38 ارب روپے ہم اس مد میں خرچ کر رہے ہیں اور ہمارے ساتھ وہ ساری Feasibilities تیار بھی ہیں۔میں سمجھتاہوں کہ ہم سے پہلی حکومتوں نے بھی اس پر کام کیا ہے لیکن ان تمام پراجیکٹس کو Mature کرنا یہ ہماری اس حکومت کا عزم ہے۔میں آپ کے علم میں لانا چاہتاہوں کہ اس وقت کوئی 20 مقامات ایسے ہیں کہ جس کی Feasibility تیار ہے اور ہمارے اندازے کے مطابق وہاں 25 ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی گنجائش ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں مرکزی حکومت سے بھی، اسلام آباد سے بھی یہ کہنا چاہتاہوں کہ آپ کالاباغ ڈیم اور بھاشا ڈیم کے پیچھے نہ پڑیں، آپ پیسہ لاکر ہمارے دریائے چترال میں استعمال کریں، دریائے پنجکوڑا ہے، دریائے سوات ہے، ہم آپ کو 25 ہزار میگاواٹ سے زیادہ بجلی دے سکتے ہیں لیکن اسلام آباد کی بیوروکریسی شاید یہ نہیں چاہتی ہے کہ اس صوبے کے عوام کو فائدہ ملے۔ میں سمجھتاہوں کہ یہاں گنجائش موجود ہے اور یہ پانی یہ قدرت کی طرف سے ایک عطیہ ہے، اگر ہم اس کا صحیح استعمال نہیں کرتے ہیں تو ہم جرم کر رہے ہیں اور اس جرم میں وہ سب لوگ شریک ہیں جن کے ساتھ وسائل ہیں اور اس پر بسم اللہ نہیں کر رہے، استعمال نہیں کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے خوشی ہے کہ گزشتہ نیشنل اکنامک کونسل کے اجلاس میں جناب نواز شریف صاحب نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ جتنے کیسز ہیں صوبہ خیبرپختونخوا کے اور آپ لوگوں نے یہاں لائے ،جو PSDP میں رکھے ہیں، جن کیلئے گزشتہ حکومت نے تو کمال کیا تھا کہ 93.5 بلین اس کیلئے رکھے تھے لیکن کمال اس سے بڑھ کر یہ کیا تھا کہ پھر اس میں صرف 4 بلین ہمیں دیئے تھے اور 4 بلین میں بھی صرف 2 بلین

اس کے استعمال ہوئے تھے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی زیادتی ہے، اس مرکزی حکومت نے اس بار ہمارے لئے 84 بلین رکھے ہیں لیکن یہ اگر ہمیں مل جائیں تو میں یقین دلاتاہوں کہ خیبر پختونخوا اس بوجھ سے، معاشی بوجھ سے یہ علاقہ بالکل نجات پاسکتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں عرض کروں کہ ہم نے یہ جو ہائیڈل پاور کے حوالے جو ہمارے پراجیکٹ ہیں، یہ میں سچی بات کہتاہوں کہ کبھی کبھار جو ہماری بیوروکریسی ہوتی ہے، وہ فائلوں کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے میں بھی کئی کئی مہینے لگتے ہیں اور سال لگتے ہیں اس لئے کہ کوئی رسک لینے کیلئے تیار نہیں ہے لیکن ان شاءاللہ تعالیٰ ہماری مخلوط حکومت اور ان کے جو وزراء ہیں، وہ خود اس کو Lead کرینگے اور ایک ایمرجنسی کی بنیاد پر، جنگی بنیادوں پر یہاں انرجی کرائسس کو Face کرنے کیلئے اور ختم کرنے کیلئے کوشش کرینگے۔ جناب سپیکر صاحب، میں عرض کروں کہ ایک اہم مسئلہ ہمارے اس پورے نظام میں کرپشن کا ہے اور بہت بڑا پیسہ ہر ادارے میں اس کی نذر ہو جاتا ہے، میں اعتراف کرتا ہوں کہ اگر اپوزیشن کے لوگ اس جہاد میں ہمارے ساتھ نہ ہوں، ہم شاید تنہا کچھ نہ کریں، اس لئے میں دعوت دیتاہوں کہ اس صوبے میں ہم نے آؤ مل کر جنگ کرنا ہے، جہالت کے خلاف جنگ کریں، غربت کے خلاف جنگ کریں، کرپشن کے خلاف جنگ کریں، آپ اپنی لڑائی کے بجائے ہم خرابیوں کے خلاف جنگ کریں، ہم اس میں آپ کے ساتھ ہیں، آپ ہمارا ساتھ دے دیں اور میں ایک بار کہتا ہوں کہ تنقید سننا اور تنقید کرنا یہ ہمارا فرض اور یہ آپ کا فرض ہے، یہ محاسبہ کرنا، یہ جمہوریت کی روایت ہے، یہاں اس ایوان میں 06 - 2002 تک میں رہا تو ہمارے ایک ممبر اسمبلی نے تین سال ہوئے کوئی بات نہیں کی، میں نے اسے کہا کہ آپ بھی کوئی بات کریں، آپ کو بھی عوام نے بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیا کہوں؟ میں نے اس کو ایک تقریر لکھکر دی اور اس پر ساری تنقید میں نے سراج الحق کے اوپر لکھی، انہوں نے کہا آپ خفا نہیں ہو جائینگے، میں نے کہا بالکل میں خفا نہیں ہوتا، آپ بات کریں، انہوں نے تنقید شروع کی، Environment کے حوالے سے، جنگلات کے حوالے سے اور الحمدللہ وہ دو سال مسلسل پھر بولتے رہے۔ اس لیے ہم خوش ہوتے ہیں، اچھی بات یہ ہوگی کہ تنقید کے ساتھ اگر تجاویز بھی ہوں تو پھر ہم سمجھیں گے کہ یہ بہت ہی مثبت کام ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں آخر میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک بار پھر بجٹ کے بعد مناسب موقع پر ہم سب نے مل کر بیٹھنا ہے اور ایک ایک علاقے کے مسائل کو Address کرنا ہے اور باہمی مشاورت کرنی ہے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ آپ

آج کی گفتگو میں یا چار دن کی گفتگو میں ہم نے خیبر پختونخوا کے تمام مسائل کا احاطہ کیا ہے، میں جب سے یہاں آیا ہوں تو اس بجٹ کے پہلے دن محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی نے امن و امان کے حوالے سے بات کی اور سچی بات یہ ہے کہ دل کی آواز بھی ہر کوئی محسوس کرتا ہے اور انہوں نے بہت اچھی بات کی کہ آپ سکول بنائیں یا کالج بنالیں یا آپ ہسپتال بنالیں لیکن اگر امن نہیں ہے تو اس کا کوئی مقصد نہیں ہے، تو سب سے پہلا کام مرکزی حکومت کا بھی اور صوبائی حکومت کا بھی اس ملک میں امن قائم کرنا ہے۔لوگ باہر نکلیں، بچے سکول میں جائیں، ڈاکٹر ہسپتال میں جائیں، تب ہی کام آگے بڑھے گا، اس لئے میں Appreciate کرتا ہوں ان کے اس جذبے کو اور ان تمام خواتین کا جنہوں نے اس بجٹ میں حصہ لیا ہے۔میرے خیال میں 10 ہماری بہنوں نے اس بجٹ میں حصہ لیا ہے،میں ان کی تمام تقریر نوٹ کر چکا ہوں، خصوصی طور پر ہمارے آخر میں جو چترال کے مسائل انہوں نے بیان کئے ہیں، میں بھی متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو وہ تمام نکات بھیجونگا، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم مل کر چلنے کی کوشش کرتے ہیں، ہم مل کر سیکھنے کی بھی کوشش کرتے ہیں اور ہم عقل کل اپنے آپ کو نہیں سمجھتے ہیں اور اس بجٹ کو میں ایک Perfect budget بھی نہیں کہتا ہوں اس لیے کہ Perfect کتاب صرف دنیا میں ایک قرآن حکیم ہے، اس کے علاوہ ہر چیز میں کمی ہے۔مجھے خوشی ہے کہ کل ہمارے ایک فاضل ممبر نے میرے حوالے سے بات کی کہ انہوں نے خلافت کی بات کی، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات کی، مجھے اس لیے اس پر بے انتہا خوشی ہوئی کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کبھی مساجد میں ہوتا تھا، مدارس میں ہوتا تھا، الحمد للہ ہمارے اس بجٹ کے نتیجے میں خلافت راشدہ والے نظام کا تذکرہ اسمبلی فلور پر ہونے لگا (تالیاں) اور میں اس دن کا انتظار کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے اور ہم اقوام متحدہ میں جاکر خلافت راشدہ کے نظام کو Represent کر سکیں (تالیاں) اور وہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکومت کی مثال دے سکیں اس لئے کہ تمام انسانی نظام ناکام ہوگئے ہیں، ایک ہی نظام ابدی ہے، لافانی ہے اور وہ اللہ کا دیا ہوا نظام ہے۔جناب سپیکر صاحب، میں ایک بار پھر آپ کا، آپکی ٹیم کا، معزز ایوان کا بے انتہا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بجٹ کی جو سپیچ ہوتی ہے، یہ بے رنگ، بے بو اور بے ذائقہ ہوتی ہے، یہ تقریر بے رنگ، بے بو اور بے ذائقہ چیز ہوتی ہے لیکن بہرحال دلجمعی کے ساتھ آپ لوگوں نے مجھے سنا ہے، ایک بار پھر میں آپ کو جزاکم اللہ کہتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی۔ میں آخر میں اجلاس ختم کرنے سے پہلے ریکویسٹ کرونگا کہ کل آپ تمام ممبران حضرات ٹائم پر آئیں کیونکہ بہت کام ہے اور پھر آخر وقت پر ہمارے لئے مشکل پیدا ہوگی تو Kindly کل ٹائم کا بہت خیال رکھیں۔

The Sitting is adjourned till 4:00 p.m. of tomorrow afternoon.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 24 جون 2013 بعد از دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)